

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_232738**

UNIVERSAL  
LIBRARY









بھوکھے اور پیاسے ہیں زندہ دے

## تحقیق اسباب

مولوی عماد الدین صاحب پانی پتی حال وارن لاکھڑو نے جو  
اپریل سنہ ۱۸۹۹ ع میں بعد تحقیقات کامل کے عیسائی  
بھوکھے پیاسے مسلمانانِ حق کے لئے لکھے ہیں ان مولوی  
صاحبان کے واسطے جو کہ دینِ مقدس پر بھروسہ  
کر کے بے فکر بیٹھے ہیں اُسی سنہ میں تالیف  
کی اور بارہویکے بہتوں نے اس کے جاری  
ہونے میں سخت کوشش کی تو بھی ناکام  
الہی سے لاہور ہی میں چھپ  
گئی تھی \*

الکتاب

مطبع مشن پریس میں چھاپی گئی  
سنہ ۱۸۷۰ ع میں \*

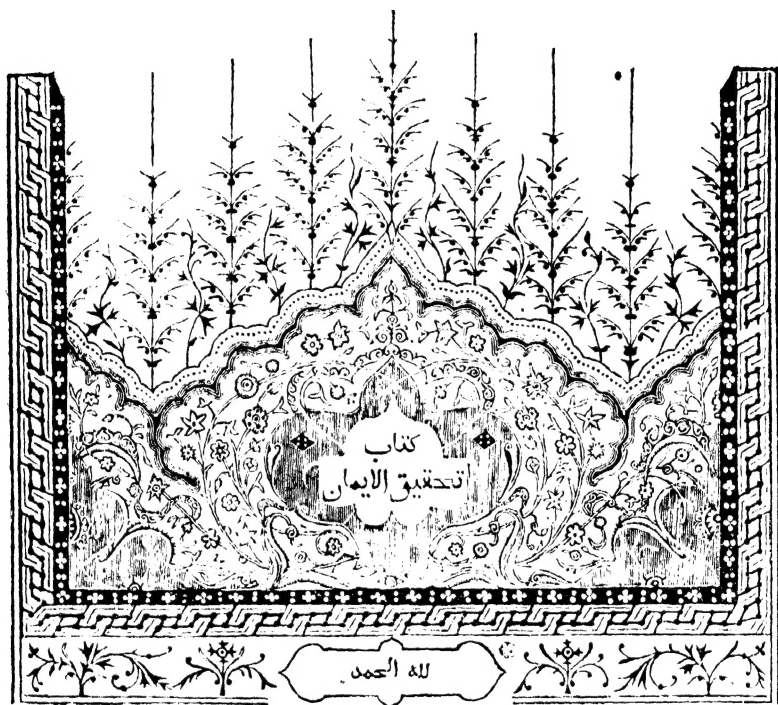
[مبلغ درم ۵۰۰۰ جلد]

[مبلغ ایل ۱۵۰۰ جلد]









سب طرح کی حمد و ثنا اُس خداے وحدہ لا شریک لہ اور قادر مطلق رحیم و عادل کو زیبا ہی جس نے انسان کو فاعل مختار پیدا کر کے صراط مستقیم کی تلاش کرنیکو ارشاد کیا۔ اور اُسکے قہور تہذیبوالوں کو اپنے فضل سے ایسی عقل بخشی کہ اگر چاہیں تو ہر ایک نیک و بد میں تمیز کر سکیں۔ پھر گنہگاروں اور خطاکاروں کے واسطے ایک خوشخبری بوسیلہ رسولوں سابقین اور متاخرین کے ایسی تسلی بخش نازل کی کہ جب مخطی و عاصی بتوجہ تمام اور خوض تام

اُسکو پڑھیں یا بگوش ہوش سنیں اور اعتقاد لائیں تو راہ مستقیم جو باعث نجات ہی اُنکو معلوم ہووے \*

اما بعد بندہ کترین عماد الدین پانی پتی ناظرین اس رسالہ کی خدمت میں التماس کرتا ہی کہ بندہ بیس برس سے اپنے خالق بیچوں کی مرضی کی تلاش میں ہی اسی شوق میں کتب مند اولہ عربیہ اسلام کی حقیقت اور اصول و فروع کے دریافت کرنیکے واسطے اکبر آباد میں جاکر گورنمنٹ کالج کی عربی و فارسی کی اول جماعت میں پوری میعاد تک پڑھا—اور صوفیہ کی خدمت میں بھی رہکر مدت تک تعلیم پائی \* بعد ازاں اکبر آباد کی بادشاہی جامع مسجد میں قرآن و حدیث کا وعظ و نصیحت تین برس تک کرتا رہا اور کچھ عرصہ تک شہر قزولہ میں بھی جاکر مقیم رہا وہاں پر بھی درس تدریس اور شغل اشغال اور ورد و ظایف بطریقہ صوفیہ ادا کئے \* الغرض کئی جگہ کے سفر کے بعد اب لاہور کے مدرسہ تعلیم المعلمین میں ایک مدرس مقرر ہو کر آیا یہاں آکر چند عیسائیوں سے بابت حقیقت دین اسلام گفتگو ہوئی اسی واسطے چند کتابیں اپنے مذہب اسلام کی جو عیسائیوں کی تردید میں لکھی گئی ہیں بلا تعصب غور سے پڑھیں اور بعض مولویوں اور عیسائیوں سے زبانی گفتگو بھی کی مگر بعد نہایت غور و تامل اور بحث و تکرار کے دین اسلام کی طرف بہت قوی شک پڑ گیا اور ایسا معلوم ہوا کہ عیسائی لوگ ضرور سچ کہتے ہیں کیونکہ کوئی قوی دلیل ہمارے مسلمان بھائیوں کے پاس واسطے ثبوت نبوت محمد کے نظر نہیں آتی اور ضعیف دلیل سے جو بات ثابت کیجاوے اُسپر بھروسہ کر کے اپنا بیش بہا ایمان خراب

نہیں کیا جاتا \* اِس لئے میں نے دین عیسائی اختیار کر لیا \* لب اہل علم مسلمانوں کی خدمت میں یہہ عرض کرتا ہوں کہ اگر ممکن ہو تو یہہ اعتراضات دفع کریں تاکہ اسلام کی حقیقت ثابت ہو جاوے اور مسلمانوں کے کام آوے نہیں تو خود بھی یہہ راہ راست قبول کریں \* لہذا یہہ رسالہ لکھا گیا اور اپنی تحقیقات اِس رسالہ میں درمیان ایک مقدمہ اور دو باب و ایک خاتمہ کے بیان کی گئی اور نام اِسکا تحقیق الایمان رکھا گیا \* اگر کوئی صاحب اِسکا جواب لکھنا چاہیں تو بہتر یوں ہی کہ لکھ کر چھپوا دیں ورنہ نسخہ قلمی ہی میرے پاس کہ شہر امرتسر میں حاضر ہوں ارسال کریں لیکن اِس مباحثہ میں چند قواعد مرعی ہیں جواب میں بڑی اگر اُنکی رعایت رہے تو بہت ہی مناسب ہوگا اور جواب الجواب میں بھی کمترین کو زیادہ توضیح کی ضرورت نہ دھیگی کیونکہ اُن قواعد کو تحقیق کے واسطے پہلے سے ماننا واجبات سے معلوم ہوتا ہی اور وہ یہہ ہیں \*

۱ جو نقصان یا عیب جانبین میں پایا جاوے یعنی محمدیوں اور عیسائیوں میں وہ عیب یکساں ہو تو وہ ایک جہت کے واسطے موجب بطلان مذہب تصور نہ کیا جاویگا بلکہ اُسکو عیب ہی نہ سمجھینگے کیونکہ جانبین کے نزدیک مستحسن ہی \*

۲ کوئی عبارت قرآن کی یا کتب الہامیہ کی اگر چند معنی رکھتی ہو تو وہ ایک مطلب کے واسطے دلیل قطعی نہوسکیگی خصوصاً مخالف کے سامنے \*

۳ نہایت تکلف اور تاویلات دیکھ کر کے جو مطلب نکالا جاویگا وہ قابل پذیرائی جانبین کے نہوگا \*

۴ عبارات متشابہات پر جو جانبیں کی کتابوں میں موجود ہیں اعتراض نہ کیا جاویگا کیونکہ وہ احاطہ عقل انسانی سے خارج ہیں اُنکے معنی سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا \*

۵ اگر کسی امر کو ایک فرقہ کے لوگوں کی عقل کسی طرح تجویز کرے اور جانبیں کی کتابیں جو الہامی خیال کیجاتی ہیں اُس تجویز کے خلاف بیان کریں تو وہ امر اُس فرقہ کے طور پر نہیں بلکہ اُنکی کتابوں کے بیان کے طور پر تسلیم کیا جاویگا \*

۶ ہر ایک مذہب میں کئی کئی فرقے ہوتے ہیں اگرچہ وہ مسائل جزئیہ میں باہم اختلاف رکھتے ہوں تو یہی جس وقت اُنکی اصل کتاب اور اُنکے نبی کی نبوت ثابت کیجاویگی تو مخالف کو ضرور اُن سب کی تقریریں اور ان سب کے دلائل جن سے کہ وہ اپنی کتاب اور اپنے نبی کو ثابت کرتے ہیں سننے لازم ہونگے تا کہ اُن سب کے بیانات سے اُس کتاب اور اُس نبی کی صداقت یا عدم صداقت ثابت ہو \*

## مقدمہ

اس امر کے بیان میں کہ تحریف جسکا ذکر قرآن میں آیا ہی اُسکے کیا معنی قرآن سے ثابت ہوتے ہیں اور کتب مقدسہ میں اُس معنی سے پائے جاتے ہیں یا نہیں — اگر تحریف ہوئی ہی تو بیشک وہ کتابیں قابل توجہ کے نہ رہیں گی اور جو نہیں ہوئی تو ناحق خدا کی پاک کتابوں کو جو حقائق و معارف سے مالا مال ہیں اور انسان کا چال چلن درست کرتی ہیں ہم لوگ محرف خیال کر کے



پہینک نہ دیں ورنہ سخت قباحت لازم آویگی پس واضح ہو کہ قرآن میں سورۃ بقرہ کے دسویں رکوع کے اندر لکھا ہی وَ قَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يَكْفِرُونَ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ \* یعنی تحقیق تھا اُن میں سے ایک فرقہ کہ سنتا تھا خدا کو پھر بدل ڈالتے تھے اُسکو دیدہ و دانستہ \*

یہاں سے معلوم ہوا کہ دیدہ و دانستہ اُن کتابوں میں تحریف ہوتی تھی اِس لئے ہم یہ لازم ہوا کہ تحریف عمدی اُن کتابوں کی ثابت کریں ورنہ دعویٰ غلط تھریگا اور ایمان میں بڑا نقصان آویگا پس ثبوت تحریف کی بابت جو جو دلائل محمدی مذہب کے علما نے استفسار و ازالۃالوہام اور اعجاز عیسوی وغیرہ میں لکھے ہیں خوب غور سے دیکھے اور عیسائیوں کے سامنے پیش بھی کئے لیکن اُنہوں نے اُسکے جواب ایسے شافی دئے کہ ہمارے سب دلائل رد ہو گئے اور قابل بھروسے کے نہ رہے اِسکا بیان بڑا علول طویل ہی اِس لئے ایک جدی کتاب اِس بحث میں لکھی جاتی ہی مگر اجمالی جواب جو اُن سب دلائل کے ضعف کا باعث ہی اِس رسالہ میں لکھا جاتا ہی \*

وہ یہہ ہی کہ کتاب استفسار اور ازالۃالوہام میں ثبوت تحریف کے لئے ترجموں کا اختلاف پیش کیا گیا ہی اُسکا جواب یہہ ہی کہ سب اہل علم جانتے ہیں کہ کتاب میں بعض مقاموں پر الفاظ مشترکہ یا وہ عبارات جن کے چند طرح پر معنی ہوسکتے ہیں ہوا کرتے ہیں ترجمہ کے وقت جس مترجم کی راے میں جو معنی درست معلوم

ہوتے ہیں وہ بیان کرتا ہی علاوہ ازیں اختلافِ قرأت بھی ہوا کرتا  
 ہی اس لئے ترجموں میں بھی بعض الفاظ کا اختلاف پڑ جاتا ہی \* مثال  
 اسکی یہہ ہی کہ اکبرنامہ ایک فارسی زبان میں کتاب ہی اگر ہم  
 چند مترجموں کو کہیں کہ اُسکا ترجمہ اُردو میں کر دو تو ضرور ہی  
 کہ سب مترجم یکساں ترجمہ نہ کریں گے بلکہ الفاظ مشترکہ یا اختلاف  
 قرأت کی جہت کسی کسی جگہ اُنکے ترجموں میں بھی اختلاف  
 ہو جاویگا اس سے یہہ لازم نہیں آتا کہ اکبرنامہ محرف ہی غرضیکہ اختلاف  
 ترجموں کا موجب تحریف اصل کتاب نہیں ہو سکتا \* ان سب کتابوں  
 کے بعد ڈاکٹر وزیر خاں نے ثبوتِ تحریف میں ایک کتاب اعجاز  
 عیسوی چند انگریزی کتابوں سے جسکی عبارت مولوی رحمت اللہ نے  
 درست کی تالیف کی ہی راقم نے اُسکو بھی بہت غور سے دیکھا  
 اور اُسکا حال پہلے سے بھی کمترین کو اچھی طرح معلوم تھا کیونکہ  
 وقتِ تالیف اُس کتاب کے بندہ مصنف کے پاس اکبر آباد میں موجود  
 تھا اور رات دن اُنکے گھر میں رہکر اُسکی تالیف کا حال دریافت کرتا  
 تھا \* الغرض وہ کتاب بھی ثبوتِ تحریف کے واسطے دلیل شافی نہیں  
 ہی اگرچہ اُسکا جواب تفصیلی جدا لکھا جاتا ہی تاہم اس رسالہ  
 میں اجمالاً اُسکا بیان بھی کرنا مناسب ہی وہ یہہ ہی کہ توریت کی  
 نسبت قطع نظر اور دلائل کے یہہ دلیل کہ حضرت عیسیٰ نے اُسپر  
 گواہی دی اور اُسکو ہاتھ میں لیکر پڑھا ہی پر محرف نہیں بتایا  
 ہمارے واسطے کافی و شافی دلیل ہی اور مسیح نے یہہ بھی کہا  
 ہی کہ اُسکا ایک شوشہ نہ تلینگا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو —  
 اب اگر کوئی کہے کہ بعد حضرت عیسیٰ کے اُس میں تحریف

ہوئی یہ دعویٰ بھی قابل سماعت نہیں ہی کیونکہ حضرت عیسیٰ سے پہلے تو صرف یہودی اُسکے حامی اور محافظ تھے بعد حضرت عیسیٰ کے اُس کتاب کے محافظ دو فرقے ہو گئے یعنی یہودی اور عیسائی جو باہم مخالف اور جانی دشمن ہیں۔ اب اگر یہودی یہ کام کرتے تو عیسائی شور مچاتے اور اگر عیسائی تحریف کرتے تو یہودی غل مچاتے حال آنکہ وہ دونوں اس امر کو محال و متعسر خیال کرتے ہیں \*

دھی انجیل سو اُسکی نسبت اعجاز عیسوی کے مقصد سیوم میں چار فصلوں کے اندر تحریف ثابت کی گئی ہی لیکن اُن چاروں فصلوں کے مضمون سے تحریف ثابت نہیں ہو سکتی کیونکہ پہلی فصل میں اُن کتابوں کے نام بتلائے ہیں جو صدیوں کے اوایل میں اناجیل و نامجات کر کے مشہور تھیں اور اب وہ مروج نہیں ہیں یعنی جعلی کتابیں \* اُسکا جواب یہ ہے کہ البتہ یہ کتابیں بھی تصنیف ہوئی ہیں باعث اِسکا یہ تھا کہ جب حواریوں نے انجیل کو جاری کر دیا اور ہزارہا آدمی عیسائی ہو گئے تو بعض لوگوں نے اِن اناجیل کے کچھ مطالب اخذ کر کے اور کچھ اپنے ذہن کے مطالب جو الہام سے نہ تھے اگرچہ خلاف اِن اناجیل اربعہ کے بھی نہ تھے اُس میں داخل کر کے بعض مقدسوں کے نام سے لوگوں کو دیدی تھیں مگر تحقیق کے وقت محققین و اجماع امت نے اُنکو تسلیم نہ کیا کیونکہ کلام الہی کے ساتھ اُنکا مقابلہ کرنے سے اُنکی موضوعیت ظاہر ہو گئی پس جو کتابیں کہ حواریوں سے دست بدست چلی آئی تھیں اُنہیں کو الہامی جانا اُن موضوعات غیر معتبرہ پر توجہ نہ کر کے اُنکو

دراج ندیا اور تاکہ کوئی معترض اعتراض نہ کرے اس لئے اکثر اُن کتب و نامیات کو اپنے بڑے بڑے کتب خانہ میں آج تک جمع رکھیں \* چنانچہ اس قسم کی کتابیں ولایت کے کتب خانہ میں اب بھی موجود ہیں اس دلیل سے تحریف ثابت نہیں ہوتی \*

اور جو یہہ دلیل ثبوت تحریف کے واسطے کافی سمجھی جاوے تو پھر اُسکا کیا جواب ہی کہ ہزارہا احادیث جو اہل اسلام نے پہلی و دوسری صدی میں بنا کر محمد کے طرف منسوب کی تھیں جنکو محدثین نے موضوع اور باطل سمجھ کر کتب احادیث سے خارج کر دیا اور کئی کتابیں موضوعات کی آج تک پائی جاتی ہیں بلکہ کئی فرقوں کے لوگ اُن موضوعات پر آج تک عمل بھی کر رہے ہیں چنانچہ صرفیہ وغیرہ کے فرقہ میں صدہا حدیث موضوعہ جاری ہیں \* سورے اسکے خود قرآن کا یہہ حال ہی کہ ایک قرآن تو زید بن ثابت نے جمع کیا تھا اور ایک سابق میں خلیفہ ابوبکر نے جنکو کہ خلیفہ عثمان نے جلا دیا۔ اور متفرق اوراق جو بیشتر اس قرآن کے جاری تھے اور منسوب بآنحضرت بھی تھے اور اُنکے لکھنوالے بھی اصحاب ہی تھے بلکہ خلیفہ ابوبکر جیسا معتبر شخص اُنکا جامع تھا وہ سب جلائے گئے اور شیعہ لوگ لڑتے ہی وہ گئے کہ ہمارے علی کی تعریف کی آیات نہ نکالو بلکہ آج تک سورہ احزاب کے پورا نہونے کے قایل ہیں۔ اور دبستان المذاہب میں لکھا ہی کہ شیعہ کہتے ہیں کہ بہت سی سورتیں قرآن میں لکھی نہیں گئیں \* از انجملہ ایک یہہ سورہ بھی قرآن کی ہی کہ عثمان نے قرآن میں درج نہیں کی اور وہ یہہ ہی \*

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ \*

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِالنُّورِ إِنَّا لَنُنَزِّلُ لَكُم مِّنْهُ نُّورًا ۖ وَمَا لَكُم مِّنْ عَذَابٍ يَوْمَ عَظِيمٍ \* نُورَانِ بَعْضُهُمَا مِّنْ بَعْضٍ ۚ وَإِنَّا السَّامِعُونَ ۚ  
 الْعَالِمِينَ \* إِنَّ الَّذِينَ يُؤْفِكُونَ بَعْدَ بَعْدٍ عَهْدِهِمْ فِي آيَاتِنَا لَهُمْ جَنَّاتٌ نَّعِيمٌ فِيهَا  
 وَالَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا آمَنُوا بِنِقَاطِهِمْ فِي مَوَاقِفِهِمْ وَمَا عَاهَدَ لَهُمُ الرُّسُلُ  
 عَلَيْهِ تَقَدُّفُونَ فِي الْجَحِيمِ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَعَصَوْا الرَّسُولَ أُولَٰئِكَ  
 يُسْتَقَرُّونَ مِنْ حَمِيمٍ \* إِنَّ اللَّهَ الَّذِي نَزَّلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِمَا شَاءَ  
 وَاصْطَفَىٰ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّسُلِ وَجَعَلَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أُولَٰئِكَ فِي خَلْقِهِ  
 يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ  
 بِرُسُلِهِمْ فَأَخَذْتَهُمْ بِمَكْرِهِمْ إِنَّ رُسُلَهُمْ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ \* إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ  
 عَادًا وَثَمُودَ بِمَا كَسَبُوا وَجَعَلَهُمْ لَكُمْ تَذْكُرَةً ۖ فَلَا تَتَّبِعُوهُمْ \* وَفِرْعَوْنَ  
 بِمَا طَغَىٰ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَآخِيهِ هَارُونَ ۖ اغْرَقْنَاهُ وَمَنْ تَبَعَهُ أَجْمَعِينَ \*  
 لِيَكُونَ لَكُم آيَةً ۚ إِنَّ أَكْثَرَكُمْ فَاسِقُونَ \* إِنَّ يَوْمَ الْحَشْرِ

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ الْجَوَابَ حِينَ يَسْتَلُون \* إِنَّ الْجَحِيمَ مَا بِهِمْ وَإِنَّ اللَّهَ  
عَلِيمٌ حَكِيمٌ \* يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ أُنْذَارِي فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ \*  
قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَانُوا عَنْ آيَاتِي وَحُكْمِي مَعْزُومٌ \* مِثْلَ الَّذِينَ  
يُؤْفُونَ بِعَهْدِكَ إِنِّي جَزَيْتَهُمْ جَنَاتِ النَّعِيمِ \* إِنَّ اللَّهَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَ  
أَجْرٍ عَظِيمٍ \* وَإِنَّ عَلِيًّا مِنَ الْمُتَّقِينَ \* وَإِنَّا لَنُوفِيهِ حَقَّهُ يَوْمَ الدِّينِ \*  
مَا نَحْنُ عَنْ ظُلْمَةٍ بَغَائِلِينَ \* وَكَرْمَانَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَجْمَعِينَ \* فَانْهَ  
وَذَرِيَّتَهُ لَصَابِرُونَ \* وَإِنَّ عَدُوَّهُمْ إِمَامَ الْمُجْرِمِينَ \* قُلْ لِلَّذِينَ  
كَفَرُوا بَعْدَ مَا آمَنُوا طَلَبْتُمْ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاسْتَعْجَلْتُمْ بِهَا وَنَسِيتُمْ  
مَا وَعَدَ كُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَنَقَضْتُمُ الْعَهْدَ مِنْ بَعْدِ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ صَرَّفْنَا  
لَكُمْ الْأَمْثَالَ لَعَلَّكُمْ يَتَّقُونَ \* يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ قَدْ أُنْزِلَ إِلَيْكَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ  
فِيهَا مِنْ تَوْفِيَةٍ مُؤْمِنًا وَمِنْ نَذْرٍ لِمَنْ بَعْدَكَ يَظْهَرُونَ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ إِنَّمَا  
مَعْزُومُونَ إِنَّا لَهْمُ مُحْضَرُونَ فِي يَوْمٍ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ شَيْءٌ وَلَا هُمْ يَرْجِعُونَ  
إِنَّ لَهُمْ فِي جَهَنَّمَ مُقَامًا عَنَّا لَا يَعدِلُونَ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنْ  
السَّاجِدِينَ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَى وَهَارُونَ بِمَا اسْتَخْلَفَ فَبَغَا هَارُونَ

فَصَبْرٌ جَمِيلٌ فَجَعَلْنَا مِنْهُمْ الْفِرَّةَ وَالْخَنَازِيرَ وَ لَعَنَّا هُمْ إِلَى يَوْمٍ يَبْعَثُونَ  
فَاصْبِرْ فَسَوْفَ يَبْصُرُونَ وَ لَقَدْ آتَيْنَا بَكَ الْحُكْمَ كَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ  
مِنَ الْمُرْسَلِينَ وَ جَعَلْنَا لَكَ مِنْهُمْ وَصِيًّا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ \* وَ مَنْ يَقُولُ  
عَنْ أَمْرِي فَاِنِّي مُرْجِعُهُ فَلْيَتَمَتَّعُوا بِكَفَرِهِمْ قَلِيلًا فَلَا يَسْأَلُ عَنِ النَّاكِثِينَ \*  
يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ قَدْ جَعَلْنَا لَكَ فِيْ اَعْنَاقِ الَّذِينَ آمَنُوا عَهْدًا فَخُذْهُ وَ كُنْ  
مِنَ الشَّاكِرِينَ اِنَّ عَلَيْنَا فَاِتْنَاءً بِاللَّيْلِ سَاجِدًا يَخْضَعُ الْاُخْرَةَ وَ يَرْجُو ثَوَابَ  
رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ ظَلَمُوا وَ هُمْ بِعَذَابِي يَعْلَمُونَ طَا سَيُجْعَلُ  
الْاَغْلَالُ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ وَ هُمْ عَلَى اَعْمَالِهِمْ يَنْدِمُونَ \* اَنَا لَبَشْرُكَ بِذُرِّيَةِ  
الصَّالِحِينَ \* وَ اِنَّهُمْ الْاَمْرُنَا لَا يَخْلِفُونَ فَعَلَيْهِمْ مِنِّي صَلَوةٌ وَ رَحْمَةٌ اَحْيَاءُ  
وَ اَمْوَاتًا يَوْمَ يَبْعَثُونَ \* وَ عَلَى الَّذِينَ يَبْعَثُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَعْدِكَ عَضِدِي  
اِنَّهُمْ قَوْمٌ سَوَاءٌ خَاسِرِينَ \* وَ عَلَى الَّذِينَ سَلَكُوا مَسْلَكَهُمْ مِنِّي رَحْمَةً  
وَ هُمْ فِي الْغُرَفَاتِ آمِنُونَ \* وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ \*

دیکھو شیعوں کے قول کے موافق اتنی بڑی صورت سنیوں نے قرآن  
سے نکال ڈالی ہے جسمیں سراسر علی کی تعریف لکھی ہے اور  
اسکی عبارت اور کلام کا طرز بالکل قرآن کے مانند ہے کوئی استا انکار

نہیں کرسکتا \* اور غنیۃ الصالبین میں بابت عقاید فرقہ میمونیت کے لکھا ہی کہ ان سورۃ یوسف لیست من القرآن یعنی فرقہ میمونیت کے مسلمان قابلِ ہئیں اس بات کے کہ سورۃ یوسف قرآن میں سے نہیں ہی — بھلا اب اگر کوئی کہے کہ خلیفہ عثمان نے وہ متفرق اوراق اور ابوبکر و زید کا قرآن کیوں جلا دیا اور محدثین نے وہ ہزارہا احادیث غیر معتبر سمجھکر صحاح سے کیوں خارج کر دیں تو ہمارے پاس یہی جواب ہی کہ وہ قرآن درست نہ تھا اور وہ احادیث موضوعہ تھیں اُنکے جاری کرنے سے اسلام میں خرابی آتی \*

یہی بات عیسائی کہتے ہیں کہ اُن جعلی کتابوں کو جو بعد ان اناجیل اربعہ کے لکھی گئی تھیں ہمارے محققین و ائمہ متقدمین نے الہامی نہیں پایا اس لئے اُنکا رواج ترک کیا \* ہاں اتنا فرق ضرور ہی کہ مسلمانوں نے تو اپنی موضوعات کو جلا دیا عیسائیوں نے آج تک اُن کتب کو سنداً ولایت کے کتب خانہ میں محفوظ رکھا تاکہ معترض دیکھکر اپنی تسلی کرے اگر یہہ انجیل کی تحریف کی دلیل ہی تو یہی قرآن کی تحریف کی بھی دلیل ہوسکتی ہی \*

پس بموجب قاعدہ اول کے یہہ تقریر قابلِ توجہ کے نہیں ہی \* دوسری فصل میں انجیل کا الحاق بیان کیا ہی اور اس ثبوت میں گیارہ مقام پر سہو کاتب یا اختلافات قرأت نظیر گذرانی ہیں یہی گیارہ مقام پادری فندر صاحب نے دینی مباحثہ کے اختتام میں بیان کئے تھے جس پر لوگوں نے مشہور کیا کہ پادری صاحب نے گیارہ مقام پر تحریف قبول کر لی ہی حال آنکہ یہہ مقام ایسے ہیں کہ مفسرین انجیل مثل ہارن صاحب اور اسکات و شولز اور گریسباخ



وغیرہ سب ان مقاموں کی تشریح کرتے آئے ہیں اور ان مقاموں پر سہو کاتب ہونے سے کوئی مطلب انجیل کا نہیں بگڑا اور جو یہی سہو کاتب تحریف کی دلیل اور کتاب غیر معتبر ہونے کی حجت ہی تو چاہئے کہ سارے جہان کی سب کتابیں خواہ مذہبی ہوں خواہ دنیاوی غیر معتبر سمجھی جاویں کیونکہ یہ بات ہر کتاب میں موجود ہی بلکہ قرآن میں اس سے زیادہ پائی جاتی ہے \*

ناظرین کو چاہئے کہ وہ مقام جہان پر سہو کاتب ہی پہلے غور سے دیکھ لیں پھر انصاف کریں اور کہیں کہ کونسی تعلیم انجیل کی بدل گئی ہے \*

### متی کی انجیل میں چار سہو کاتب ہیں

پہلا ۶ باب آیت ۱۳ میں — کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرا ہی ہے — معلوم نہیں کہ یہ عبارت مصنف کی ہے یا حاشیہ کی کیونکہ بعض یونانی نسخوں میں ہے اور بعض میں نہیں \*

دوسرا ۱۲ باب آیت ۸ میں — لفظ بھی میں اختلاف علماء کا ہے \*

تیسرا ۱۹ باب آیت ۱۷ میں — تو کیوں مجھے اچھا کہتا ہے کوئی اچھا نہیں مگر ایک یعنی خدا — یہ عبارت شولز کے نزدیک درست ہے گریسباخ کہتا ہے کہ یہ چاہئے تو کیوں مجھے سے نیکی کی بات پوچھتا ہے \*

چوتھا ۲۷ باب آیت ۳۵ — تا کہ جو نبی کی معرفت کہا گیا

تھا پورا ہو کہ اُنہوں نے میرے کپڑے آپس میں بانٹ لئے اور میرے کرتے پر چٹھی دلی۔ یہ عبارت یوحنا کے ۱۹ باب آیت ۲۴ سے نقل کر کے یہاں لکھی گئی ہے \*

## مرقس کی انجیل

اسمیں کوئی سہو کاتب لایق بیان کے نہیں ہے مولف اعجاز عیسوی کو بھی باوجود نہایت تلاش کے کہیں نہ ملا \*

## لوقا کی انجیل میں ایک مقام ہے

۷ باب آیت ۳۱ — اور خداوند نے کہا — شاید یہاں پر قال محذوف تھا \*

## اعمال میں ۵ مقام ہیں

پہلا ۸ باب آیت ۳۷ \*

دوسرا ۹ باب آیت ۵ و ۶ میں — لفظ پینے کی کیل پر لات مارنا تیرے لئے مشکل ہے اور اُس نے کانپتے اور حیران ہو کے کہا ای خداوند تو کیا چاہتا ہے \*

تیسرا ۱۰ باب آیت ۵ و ۶ میں — وہ تجھ کو بتلاویگا جو کچھ کہ کرنا تجھ پر واجب ہے \*

چوتھا ۱۶ باب آیت ۷ میں — لفظ روح کی جگہ، روح عیسوی لکھا ہے \*

پانچواں ۲۰ باب آیت ۲۸ میں — خدا کی جگہ خداوند ہے \*

## یوحنا کی انجیل میں ۴ مقام ہیں

پہلا ۵ باب آیت ۴ میں — کیونکہ ایک فرشتہ — ہو جاتا تھا  
 تک \* یہہ عبارت یا تو تفسیر کی ہی یا صحیح و درست ہی \*  
 دوسرا ۷ باب آیت ۵۳ میں — اور ہر ایک اپنے گھر کو گیا \*  
 تیسرا ۸ باب آیت ۱ سے ۱۱ تک \*  
 چوتھا ۸ باب آیت ۵۹ میں — اور یوں چلا گیا \*

## رومیوں کا خط

پہلا ۸ باب آیت اول میں — اور جسم کے طور پر نہیں بلکہ روح  
 کے طور پر چلتے ہیں \* یہہ عبارت مشکوک نہیں بلکہ اسی باب  
 کی آیت ۴ سے لیکر کاتب نے مقدم کر دی ہے \*  
 دوسرا ۱۹ باب آیت ۲۵ سے ۲۷ تک — بقول گریسباخ باب  
 ۱۵ کے شروع سے موخر ہو کر لکھی گئی ہے اور بقول شولز درست ہے  
 اپنے مقام پر \*

## پولوس کا پہلا خط قرنتیوں کو

۱۰ باب آیت ۲۵ میں — زمین اور اُسکی معموری خداوند کی ہے \*

## پولوس کا خط افسیوں کو

۵ باب آیت ۲۱ میں — لفظ خدا و لفظ مسیح میں اختلاف ہے \*

## پولوس کا پہلا خط تمطاؤس کو

۳ باب آیت ۱۶ میں — لفظ خدا و لفظ وہ میں اختلاف ہی \*

## يعقوب کا خط

۲ باب آیت ۱۸ میں — لفظ بغیر و لفظ ساتھ میں اختلاف ہی \*

## یوحنا کا پہلا خط

۵ باب آیت ۷ میں — جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں باپ اور کلام اور روح القدس اور یہہ تینوں ایک ہیں اور تین ہیں \*

## مکاشفات

۸ باب آیت ۱۳ میں — لفظ فرشتہ اور لفظ عقاب کا اختلاف ہی \*

انکے سوائے اور کہیں کوئی سہو کاتب لایق بیان نہیں ہی وزیر خاں کو بھی باوجود مخالفت تامہ کے نہ ملا — دانا لوگ جانتے ہیں کہ یہہ علمائے عیسائیہ کی دیانت داری کی بڑی دلیل ہی کہ انہوں نے سہو کاتب کو بھی نہ چھپایا بلکہ یہہ سہو کاتب کے بیان کردینے سے عیسائیوں کو مسلمانوں پر دیانت کے باب میں ایک طرح کی فوقیت حاصل ہوئی کیونکہ جب مسلمانوں نے خلیفہ عثمان کے عہد میں مختلف نسخ قرآن کے جمع کئے تھے تو ایسے قسم کے بہت سے اختلافات قرآنوں میں بھی پائے گئے تھے اور یہی اختلاف رفع کرنے کو عثمان نے قرآن جمع کیا تھا پس انہوں نے بموجب اپنی رائے کے

ایک نسخہ مرتب کر لیا اور اختلافات نسخ کو جلا دیا انہوں نے اپنے اختلافات نسخ کو ہمارے دکھلانے کے واسطے لکھ رکھا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تمسک وغیرہ کے کاغذ میں اگر ذرا سی بھی غلطی یا شبہ پایا جاوے تو وہ قابل اختیار نہیں رہتا \* اسکا جواب الزامی یہہ ہی کہ سورہ احزاب کی تکمیل میں شک پایا جاتا ہی چاہئے کہ وہ قابل اعتبار نہرے اور کل قرآن میں اُن اختلافات کی جہت سے جو جلائے گئے شک پایا جاتا ہی چاہئے کہ قرآن قابل اعتبار نہرے اور اب بھی قرأت کی کتابوں میں دیکھو کہ صدھا لفظ کا اختلاف قرأت قرآن میں پایا جاتا ہی جیسے کہ یرون و ترون یوعدون و قوعدون مرتع و ملعب یرتع و یعلب ملک مالک ملاک قلی و کلی وغیرہ پس چاہئے کہ قابل اعتبار نہ رہے — اور جو یہہ کہو کہ قرآن ہفت قرأت میں نازل ہوا ہی تو مخالف اس بات کو نہ سنیگا کیونکہ قرآن میں یہہ نہیں لکھا کہ وہ ہفت قرأت میں نازل ہوا ہی یہہ بات حدیث میں آئی ہی اور احادیث اُن پانچ دلیلوں سے نامعتبر ہیں جو فتنہ صاحب نے میزان الحق میں بیان کی ہیں اور جنکو تم آج تک رد نہیں کرسکے \* اور یہہ حدیث جسکے معنی ہفت قرأت لیتے ہیں جلال الدین کی تفسیر إتقان میں مذکور ہی اُسنے اُسکے چالیس معنی لکھے ہیں جنکے دیکھنے سے مسلمانوں کو ہفت قرأت کا خیال بالکل باطل معلوم ہوتا ہی \* سورائے اس کے صدھا حدیث بخاری اور مسلم میں ایسے ہیں کہ لفظ اوکے ساتھ راوی اپنا شک بیان کرتا ہی تو چاہئے کہ وہ حدیث من اولہ الی

آخرہ معتبر نہ رہے — اور ہزارہا جگہ کتب احادیث وغیرہ کی عبارات میں مختلف نسخے حاشیہ پر یا شرح میں پائے جاتے ہیں \* پس ان کتابوں کو بھی تمسک کے مثال سے معتبر نہ سمجھو \* القصہ سہو کاتب موجب تحریف نہیں ہوسکتا ہاں اگر مولف اعجاز عیسوی یہہ بات ثابت کرتا کہ عیسائیوں نے فلاں وقت عمداً فلاں عبارت یا فلاں لفظ کتاب سے خارج کیا یا اُس میں داخل کیا تو البتہ یہہ بات قابل التفات ہوسکتی تھی \*

تیسری فصل میں انجیل کی بعض آیتوں کا ظاہری تخالف بیان کیا ہی اور اکیس مقام ایسے ایسے بتلائے ہیں کہ ظاہراً ان میں مخالفت پائی جاتی ہی حال آنکہ معترض اُسکے معنے نہیں سمجھا پس یہہ بھی ثبوت تحریف کی دلیل نہیں ہی کیونکہ اگر یہی ظاہری تخالف موجب تحریف ہو تو چاہئے کہ قرآن میں بھی تحریف کے قابل ہوں اسلئے کہ اُس میں بھی بہت جگہ تخالف پایا جاتا ہی بلکہ اُس میں تخالف حقیقی ہی نہ ظاہری \* پس جیسے کہ علمائے اسلام اپنی تفسیروں میں بعد تاویل تطابق کر دیتے ہیں اسی طرح عیسائی بھی بعد ادنیٰ تاویل کے تطابق کر دیتے ہیں چنانچہ اعجاز عیسوی کے جواب مفصل میں ناظر پر سب کچھ ظاہر ہو جاوے گا \*

چوتھی فصل میں عیسائیوں کے تین عقیدے اُلٹے طور پر بیان کئے ہیں — یہہ بحث ہی اور ہی اسکو ثبوت تحریف سے کچھ علاقہ نہیں الغرض اُن سے بھی تحریف ثابت نہوسکے اور نہ آج تک کسی نے بارہ سو برس سے اُسکا ثبوت کامل دیا \* پس ہم دعویٰ بیدلیل بلکہ محال و متعسر کو کس طرح تسلیم کریں \* اگر کسی صاحب کے

پاس ان دلائل کے سوا اور کوئی دلیل ہو تو بامید ثواب مجھے  
بتلا دیں کیونکہ یہہ ایک بڑا بھاری امر ہی مہمل دلیلوں اور بے اصل  
خیالوں سے اسکا ثبوت نہیں ہو سکتا \* کوئی بھی جہان میں  
ایسا مذہب نہیں کہ اُس مذہب والے اپنی نجات کی کتاب کو  
سب متفق ہو کر بدل دالیں آج تک ساری زمین پر کہیں بھی یہہ بات  
سننے میں نہیں آئی \* یہہ دعویٰ محض بیجا معلوم ہوتا ہی \* بھلا اب  
کوئی قرآن کو تو بدل سکے کیا مجال ہی \*

## باب اول

اس امر کی تحقیقات میں کہ آیا محمد صاحب نبی

بحق تھے یا نہیں \*

واضح ہو کہ اگر دعویٰ اسلام کا یہہ ہوتا کہ آنحضرت مثل  
اُن انبیاء بنی اسرائیل کے ایک نبی تھے جیسے کہ اگلے وقت میں  
بہت سے چھوٹے چھوٹے نبی ہو جایا کرتے تھے چنانچہ موسیٰ کے  
عہد میں ستر نبی ہو گئے تھے اور بعض وقت ایک ہی شہر میں  
کئی کئی نبی پھرا کرتے تھے بلکہ اکثر اُس شہر کے سب باشندوں  
کو یہہ خبر بھی نہوتی تھی کہ یہہ شخص نبی ہی کوئی جانتا تھا  
کوئی نہیں کیونکہ وہ انبیاء شریعت موسوی کے معارنوں کے طور پر  
ہوا کرتے تھے اگر اسی طرح محمد صاحب بھی کتب الہامیہ کا مطیع  
ہو کر آپ میں روحانی تاثیر دکھلاتا تو اس صورت میں آنحضرت  
کی ثبوت نبوت کے لئے ہمکو زیادہ کوشش کرنا لازم نہ تھا کیونکہ  
ایسے نبی سے خدا تعالیٰ کے قدیمی عہد میں کوئی انقلاب لازم نہیں آتا۔

برخلاف اسکے مسلمانوں کا تو یہہ دعویٰ ہی کہ آنحضرت خاتم النبیین اور شفیع المذنبین ہیں بلکہ تمامی انبیاء سابقین کے سردار ہیں اِنسے بڑا کوئی اور نبی نہیں ہوا اور نزول قرآن کے باعث تمام کتب الہامیہ جو قدیم الایام سے دیگر انبیاء کی معرفت بنی اسرائیل کو دی گئی تھیں وے سب منسوخ ہو گئیں اب اُن کتابوں پر عمل کرنا ضرور نہیں صرف قرآن کافی ہی ہاں اُن پر اس طور پر ایمان لاؤ کہ وے کتب الہامیہ ہیں اور خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہیں مگر اُن پر عمل نہ کرو بلکہ اُن کو غیر معتبر جانو کیونکہ اُنکے بعض احکام موقت تھے محمد کے ظہور کے بعد وے منسوخ ہو گئے \*

یہہ بہت بڑا بھاری دعویٰ اسلام کا ہی اور اس سے ایک سخت انقلاب خدا تعالیٰ کے احکام اور شریعت اور عہود میں لازم آتا ہی اِس لئے اِسکی تحقیقات بہت اچھی طرح پر کرنا لازم ہوا \*

واضح ہو کہ حضرت عیسیٰ نے بھی اِسی قسم کا دعویٰ کیا ہی یعنے اپنے تئیں سید الانبیاء اور خاتم النبیین اور شفیع المذنبین بلکہ قادر مطلق بیان فرمایا ہی مگر کتب سابقہ کی نسبت ایسا دعویٰ نہیں کیا اگرچہ شریعت کی تکمیل کر دی ہی مگر اُن کتابوں کو محرف اور منسوخ و غیر معتبر نہیں تھرایا \* اِس حالت میں حضرت عیسیٰ کے دعویٰ میں بھی تین امر کا بیان ہوا ہی یعنے اُسکا خاتم النبیین ہونا اسکے یہہ معنے کہ شریعت کا تکمیل کرنیوالا اور نجات کا دینیوالا وہی ہی اگرچہ اُسکے بعد پولوس وغیرہ اور بھی نبی ہوں یہہ امر ختم نبوت میں منحل نہیں ہی اور ثبوت اِس امر کا کتب سابقہ سے کماحقہ ہو گیا ہی \*



دوسرا امر یہ کہ وہ شفیع الذنبین اور قادر مطلق بھی ہی کیونکہ  
 ہر نبی شفیع الذنبین نہیں ہوتا مگر حضرت عیسیٰ نے دعویٰ کیا  
 کہ میں ہوں بغیر میرے نجات نہیں مل سکتی اور ثبوت اسکا  
 کتب سابقہ سے بدرجہ کمال ہو گیا ہی اور اُسکا چال و چلن اور  
 اُسکی عصمت اور اُسکی تعلیم اور اُسکا مختارانہ معجزات کا ظاہر  
 کرنا وغیرہ امور یہی اس دعویٰ کے ثبوت کی تائید قوی کرتے ہیں  
 جنکا بیان باب دویم میں آویگا۔ تیسرا امر یہ کہ حضرت عیسیٰ  
 نے جو شریعت کی تکمیل کی اور کتاب کو محرف و منسوخ نہیں  
 بنلایا اسکا ثبوت بھی اگلی کتابوں سے ہو گیا یعنی یہ کہ وہ آویگا اور  
 شریعت کی تکمیل اور قربانی و ختنہ بھی موقوف کریگا چنانچہ ان  
 سب باتوں کا ذکر معہ سندات باب دویم میں آویگا \*

پس اب دیکھو کہ جو دعویٰ سوار اُلوہیت کے حضرت عیسیٰ  
 نے کیا تھا اور اُسکا ثبوت بھی اچھی طرح پر ہو گیا ہی وہی  
 دعویٰ آنحضرت کی نسبت مسلمان بھی کرتے ہیں اگرچہ یہ سارا  
 دعویٰ قرآن سے ثابت نہیں ہی تو بھی صدھا مردم اس پر بھروسا  
 کر کے اطمینان سے بیٹھے ہیں۔ مسلمانوں پر دو باتیں واجب  
 اور فرض ہیں اول تو یہ کہ اپنے دعوے کے جو بیان ہو چکا  
 نہایت قوی اور کامل قطعی دلیل سے ثابت کریں کیونکہ ایک شخص  
 پہلے سے یہی دعویٰ اپنے حق میں بدلائل قطعیہ ثابت کرچکا  
 ہی۔ دوسرے یہ کہ حضرت عیسیٰ نے جو یہی دعویٰ اپنے  
 حق میں ثابت کر لیا ہی اور تم اُسکی تکذیب کرتے ہو تو ایسے  
 دلائل ہمارے سامنے پیش کرو کہ ہم مسیح کے دعوے کو تصدیق

نکریں یعنی اُسکا کفارہ ہونا اور شفیع جہاں ہونا نہ مانیں اور جو جو دلائل قطعیہ توریت سے مسیح کے دعوے پر پیش ہوئے ہیں اُنکو باطل سمجھیں اور مسیح کا مختارانہ معجزات دکھلا کر اپنے تئیں آپ شفیع قرار دینا اور انجیل کے مضامین جو اس بات پر شواہد ہیں اُنکو ہم جھوٹ سمجھیں۔ اگر کہو کہ وہ سب کتابیں محرف ہیں تو تحریف عمدی پر بموجب دعوے قرآن کے دلائل قطعیہ لاؤ اور جو کہو کہ بالکل وہ انجیل اور وہ توریت ہی بدل گئی ہی اور یہ وہ کتابیں نہیں ہیں جو کہ اُن انبیاء پر نازل ہوئی تھیں تو اس دعوے کے ثبوت میں کوئی قوی دلیل لاؤ یا دوسری انجیل و توریت نکالکر دکھلاؤ کہ اصل یہہ ہی جب تک یہہ سب کچھ نہ کر سکو تو تمہارا دعویٰ باطل تھریگا \*

دوسرے امر کی بابت تو مسلمان بات بھی نہیں کر سکتے مگر پہلے امر کی بابت علماء محمدیہ نے کچھ گفتگو کی ہی لیکن اُسکو بھی ثابت نہیں کر سکے عیسائیوں نے کہا تھا کہ محمد صاحب کا دعویٰ جب ثابت ہوگا کہ تم ہمکو علامات مندرجہ ذیل محمد صاحب میں بدلائل قطعیہ اور نصوص سے ثابت کر دو اول اُن کے معجزات دوسرے اُنکی پیش گوئیاں کہ اُنہوں نے خود کہی ہوں اور اُسکے مطابق ظہور میں آئی ہوں تیسرے اُنکے حق میں انبیاء سابق کی پیش خبریاں۔ چوتھے عمدہ تعلیم جو اُنہوں نے لوگوں کو دی ہو اور اُس سے فریب بازی اور نفسانیت اور طمع نفسانی اُس معلم کی ظاہر نہوتی ہو۔ انہیں چار دلیلوں سے ہنرے یسوع

مسیح کی نسبت اُس دعوے کو جو تم آنحضرت کی نسبت بیان کرتے ہو تسلیم کیا ہی \*

ہمارے بھائی مسلمانوں نے ان چار علامات کو آج تک ثابت نہ کیا ہاں مولوی آل حسن و مولوی رحمت اللہ نے ان کے ثبوت میں جو جو دلائل پیش کی ہیں وہ سب چار فصلوں میں مذکور ہوتی ہیں \*



## فصل اول

معجزات محمدیہ کی تحقیق میں \*

چونکہ احادیث جو سو دو سو برس بعد آنحضرت کے لکھی گئی ہیں اور راوی اول اُنکے آنحضرت ہی کی ازواج و دیگر اقربا وغیرہ ہیں—اور اُن احادیث میں بھی باہم اختلاف ہی—اور سب فرقوں کی متفق علیہ بھی نہیں ہیں—اور اکثر اُن میں سے قرآن کی بھی مخالف ہیں پس اس لئے بحث کے مقام میں مخالف کے سامنے وہ سب غیر معتبر ہیں \*

اسی طرح عیسائیوں کی حدیثیں بھی بحث کے مقام پر ہم معتبر نہیں جاتے پس اب ہماری حجت کتب الہامیہ سے ہی یعنی قرآن و انجیل وغیرہ سے ہر امر کا ثبوت چاہینگے اور خرد بھی انجیل و توریت ہی سے سند دینگے نہ یہود و نصاریٰ کی احادیث سے جبکہ یہ بات تھہر گئی تو عیسائی دعوے کرتے ہیں کہ محمد

صاحب میں معجزات کی نشانی نہ تھی اگر تھی تو قرآن سے اُن کے معجزات ثابت کرو مولوی رحمت اللہ نے ازل اللہ الاوہام میں ۱۳ معجزے پیش کئے مگر پانچ معجزے اُن میں سے جنکی سند قرآن سے لاتے ہیں ہماری بحث میں داخل ہیں باقی آتھ معجزے جو لکھے ہیں اُنکو وہ شخص پسند کریگا جو احادیث پر اعتبار رکھتا ہوگا وہ ہماری بحث سے خارج ہیں اُن پانچ معجزوں کا جو قرآن سے نکالے ہیں احوال سنئے \*

### پہلا معجزہ

سورہ بقرہ میں ہی اِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّنْ مِّثْلِهِ يَعْني اگر تم شک میں ہو اُس چیز سے کہ نازل کی ہم نے اپنے بندے پر تو ایک سورہ ہی اِسکی مانند بنا لاؤ \*

پھر سورہ بني اسرائيل میں ہی قُلْ لِّئِنْ اجْتَمَعَتِ الْاَنْفُسُ وَالْجِبْنَ عَلٰى اَنْ يَّا تُو بَيِّنٰلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَأْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ اِبْعَضِ ظٰهِيْرًا يَعْني اگر آدمي اور جن جمع ہوکر ایک دوسرے کی مدد کریں تو بھی اِس قرآن کے برابر نہ بنا سکیں گے۔ اب مسلمان کہتے ہیں کہ قرآن کی فصاحت و بلاغت اِس اعلیٰ درجہ کی ہی کہ طاقت بشري سے خارج ہی۔ عیسائی کہتے ہیں کہ طاقت بشري سے ہرگز خارج نہیں ہی اور دلیل اُنکی یہہ ہی کہ اول تو تمہارے سارے فرقے

اس بات پر متفق نہیں ہیں کہ ایسی عبارت کا بنانا طاقت بشری سے خارج ہو چنانچہ فائدر صاحب نے میزان الحق میں اچھی طرح اسکا بیان کیا ہے— علاوہ ازیں فرقہ نظامیہ کا پیشوا ابراہیم بن سیار متکلم اور رئیس معتزلوں کا جسکا حال علامہ شہر ستانی نے لکھا ہے کہتا ہے کہ قرآن میں کچھ عجوبہ بات نہیں ہے صرف اُس میں یہی عجوبہ ہے کہ امور ماضیہ اور آئندہ کی اُس میں خبریں ہیں اور کوئی معارض اور اُسکے برابر سورت بنانیوالا جو نہوا تو باعث اُسکا یہ تھا کہ عرب کے لوگوں کو جبراً یا تعجیلاً ممانعت تھی کہ اس بات کا ارادہ نہ کریں اگر اُنکو فرصت ملتی تو اُسکے برابر کوئی سورہ بلاغت و فصاحت اور نظم میں ویسی ہی بنا دیتے چنانچہ یہ اُسکی عبارت ہے \* والعجب فیہ من حیث الاختیار عن امور الماضیة والاینة ومن جهة صرف الدواعی عن المعارض ومنع العرب عن الاهتمام به جبراً وتعجیلاً اذ لو خلاهم لكانوا قادرین علی أن یأتوا بسورة من مثله بلاغةً وفصاحةً ونظماً \* اور شہنشاہ اسماعیل نے فرقہ مزداریہ کے عقاید میں لکھا ہے کہ یہ اہل اسلام کا فرقہ اسباب کا قایل ہے اَنَّ النَّاسَ قَادِرُونَ عَلَى مِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ فَصَاحَةً وَنَظْماً وَبَلَاغَةً یعنی ایسا قرآن بنانے پر انسان قادر ہے ایسی ہی بلاغت اور فصاحت اور نظم میں — یہ فرقہ تابع ہے عیسیٰ بن صبیح کے جسکی کنیت ابرموسٰی اور لقب مزدار ہے اور اُسکو راہب معتزلوں کا بھی کہتے ہیں اور یہ فرقہ بسبب زہد کے اُن سے الگ ہو گیا ہے اور خلق قرآن کا بھی قایل ہے چنانچہ کتب اخلاق اور تاریخ شہنشاہ اسماعیل کے دیکھنیوالوں پر ظاہر ہے — اور درمیان

غنیۃ الطالبین کے غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی نے فرقہ نظامیہ کے عقاید میں یوں لکھا ہے وزعم ان القرآن لیس بمعجز من نظمۃ یعنی نظام کا یہہ قول ہے کہ قرآن باعتبار نظم عبارت کے معجزہ نہیں ہے اور اُسی کتاب میں لکھا ہے کہ فرقہ معبریہ کے لوگ کہتے ہیں ان القرآن فعل الاجسام ولیس هو بفعل الله تعالى یعنی قرآن فعل اجسام کا ہے خدا کا فعل نہیں ہے \* اب غور کرنا لازم ہے کہ یہہ لوگ قرآن پر ایمان رکھتے تھے اور اپنے وقت میں مجتہد اور اپنے فرقوں کے امام گذرے ہیں اور خاص ملک عرب کے باشندے ہیں کیا یہہ لوگ بھی قرآن کو نہ سمجھے تھے اور اُسکی فصاحت اور بلاغت سے واقف نہ تھے یہہ غلط ہے بلکہ وہ لوگ خوب طرح اُسکی نظم اور فصاحت اور بلاغت سے واقف تھے مگر قرآن کی عبارت کو بیاعت انصاف کے معجزہ نہیں جانتے تھے \*

یہاں تک تو اسلام کے بعض فرقوں کے قول نقل کئے اب ہم بھی تو دیکھیں کہ یہہ دعویٰ مسلمانوں کا درست ہے یا نہیں \* ہماری رائے میں تو یہہ آتا ہے کہ قرآن کی عبارت فصیح تو البتہ ہے پر کوئی خصوصیت ہمکو ایسی معلوم نہیں ہوتی جسکے سبب ہم یہہ کہیں کہ ایسا بنانا طاقت بشری سے خارج ہے — اب اگر مدعی یہہ کہے کہ تمہارے اندر ایسی طاقت کہاں جو قرآن کی لطافت اور فصاحت کو معلوم کر سکو تو اُسکا جواب یہہ ہے کہ برسوں تک ہم نے قرآن پڑھا ہے اور کتب صرف و نحو اور معانی اور منطق اور حکمت کی بھی پڑھی ہیں اور سوا قرآن کے کتب ادب کی اور مصنفات بڑے بڑے علماء عرب کے بھی پڑھے ہیں اس پر بھی اگر ہمکو وہ

لطف کہ جسکے سبب تم اُسکی نظم کو معجزہ قرار دیتے ہو حاصل نہو تو بیشک وہ نظم ہمارے حق میں معجزہ نہیں ہو سکتی اور اُس پر ہم ایمان نہیں لاسکتے۔ اگر دعویٰ یہہ ہو کہ قرآن باعتبار مضامین عالیہ کے معجزہ ہی تو یہہ بھی قابل تسلیم کے نہیں ہی کیونکہ جو مضامین عالیہ اُس میں درج ہیں وہ سب باتیں انجیل اور توریت سے اُس میں درج کی گئی ہیں خواہ عمداً لی ہوں یا تو اراداً وے مضامین قرآن کے نہیں ہو سکتے ہاں وے مضامین جو کتب مقدسہ سے اخذ نہیں کئے گئے اور صریحاً برخلاف کتب الہامیہ کے ہیں اُنکی عمدیت کی اگر آپ کے پاس کوئی دلیل ہو تو پیش کرو۔ یہی حال انجیل کا ہی جو مضمون توریت کے انجیل میں نقل ہوئے ہیں اُنکو ہم تعلیم مسیح میں داخل نہیں کرتے بلکہ یوں کہتے ہیں کہ مسیح نے اُنکی تصدیق کی \* حضرت عیسیٰ کی وہی تعلیم ہی جو توریت سے جدا ہی اور اُس کتاب سے نہیں لی گئی بلکہ توریت کی تفسیر اور تکمیل کے طور پر مذکور ہوئی ہیں چنانچہ اسکا ذکر فصل چہارم میں مفصل آویگا۔ اب رہی الفاظ کی سلاست اور خوبی جملوں کی اور بدایع لفظی اور معنوی کی رعایت اُسکو ہم کبھی نہیں کہہ سکتے کہ اس طرح کی عبارت کا بنانا انسان کی طاقت سے خارج ہی کیونکہ جس طرح کی لطافت ذاتی اور رعایت عبارت کی اور سلاست الفاظ کی قرآن میں پائی جاتی ہی ویسی ہی لطافت اور عربی کتابوں میں بھی پائی جاتی ہی جو کہ بروقت تصنیف قرآن کے موجود تھیں چنانچہ قاصد امراء القیس بن ہجر الکندی کے جو بموجب بیان ابن قتیبہ کے چالیس

برس پیشتر زمانہ اسلام سے تھا اُسکا ایک قصیدہ سبع معلقہ میں  
 بھی شامل ہی جنکی نسبت مولوی عبدالرحیم فاضل کلکتے نے  
 یہہ لکھا ہی۔ — کانت القصائد المعروفة بالسبع المعلقات قد اجمع  
 كافة الادباء على فضلها وبراعتها وعمامة البلغاء على حسنها وبنائها \*  
 یعنی جمیع ادباء اور عامہ بلغاء ان قصاید کے فضل اور براعت اور  
 حسن اور بناہت پر متفق ہیں \* قطع نظر اُسکے عین ایام زندگی  
 محمد میں مسیلمہ نے درمیان ملک یمامہ کے دعویٰ نبوت کا کیا  
 اور ایک قرآن ایسی فصاحت اور بلاغت کا بنا کر عرب کے لوگوں کو  
 سنایا اور دعویٰ کیا کہ مجھ پر وحی نازل ہوا کرتی ہی چنانچہ  
 چند آیات اُسکے قرآن کی اس جگہ نقل کرتا ہوں تاکہ منصف  
 آدمی غور سے پڑھے اور محمد کے قرآن کی آیات سے ملالے اگر کچھ  
 حظ علم ادب سے رکھتا ہوگا تو عبارت قرآن کو کبھی معجزہ نہ مانےگا  
 یہہ چند آیات مسیلمہ کے قرآن کی ہیں اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَيْفَ فَعَلَ  
 بِالْحَبْلٰی ط اَخْرَجَ مِنْهَا لِنْسَةً لِّتَسْعٰ ط مِنْ بَيْنِ صِفَاقٍ وَغَشٰ ط  
 دیگر آیات اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ النِّسَاءَ اَفَرَاَجًا ط وَجَعَلَ الرِّجَالَ لَهْنَ  
 اَزْوَاجًا ط فَتَوَلَّجَ فِيْهِنَّ اِبِلًا ط ثُمَّ نَخْرُجُ مَا مَشْنُوْنَا اَفَرَاَجًا ط  
 فَيَنْتِجْنَ لَنَا اِنتَاجًا \*

مشتے نمونہ از خروار کافی ہی اگر کسی صاحب کو کچھ شک ہو  
 تو تاریخ ابوالفدا کی جو عربی زبان میں ہی دیکھ کر معلوم کرے \*



پس اگر نظم قرآن ہی معجزہ ثبوت نبوت کے لئے کافی ہی تو مسیلّمہ بیچارہ نے کیا تصور کیا تھا کہ ابوبکر خلیفہ اول نے ایک لشکر بسرداری خالد بن ولید روانہ کر کے اُس سے لڑائی کی اور اُس میں مہاجرین اور انصار سے جب بہت لوگ مارے گئے تو ابوبکر نے جلد تر قرآن جمع کیا چنانچہ ابوالفدا لکھتا ہی ولما رای ابوبکر کثر من قتل امر بجمع القرآن من أنفوال الرجال وجريد النخل والجلود وترك ذالک المکتوب عند حفصة بنت عمر زوج النبی \*

تو معلوم ہوا کہ نظم قرآن ابوبکر کے نزدیک بھی معجزہ نہ تھا نہیں تو اُسکو بھی شک پڑ جاتا جیسا کہ اور عربوں کو پڑ گیا اور اُس پر ایمان لے آئے \* اُسی زمانہ میں ایک عورت مسّت سَجّاح بنت حارث تمیمیہ نے بھی دعویٰ نبوت کا کیا اور کہا کہ اُس پر بھی وحی نازل ہوا کرتی ہی چنانچہ قبیلہ نبی تعیم اور قبیلہ تغلب اور قبیلہ ربیعہ کے بہت لوگ اُس پر ایمان لائے اور سَجّاح نے کہا کہ ایسی ہی وحی مجھ پر بھی نازل ہوا کرتی ہی جیسی تجھ پر ہوتی ہی جس سے آخر کو مسیلّمہ نے شادی کی \* اگر کوئی کہے کہ یہ سب عبارات نظم الفاظ کی جہت سے قرآن محمدی کے برابر یا بہتر تو ہیں پر مضامین اُسکے اچھے نہیں ہیں تو جواب یہہ ہی کہ اسی قسم کے مضامین شہوت پوستی کے قرآن محمدی میں بھی بہت موجود ہیں چاہئے کہ معترض پہلے اُن پر بھی اعتراض کرے وہ آیات قرآن جنکے مضامین عشقیہ اور شہواتی ہیں فصل چہارم میں کچھ کچھ بیان ہونگے — علاوہ ازیں اور ایک شخص مسمل اسود غنی اُسی زمانہ میں مدعی نبوت کا ہوا اُس نے بھی دعویٰ کیا کہ میرے

اوپر وحی نازل ہوا کرتی ہی اور اُس نے لوگوں کو اپنا قرآن سنا کر اور  
 شعبدے دکھا کر درمیان شہر صنعا کے بہت سے عرب کے لوگوں کو  
 اپنا مطیع کر لیا اور اُسوقت کے عرب قوہ اُن لوگوں کے وحی سنکر  
 ایمان لاتے تھے وہ زمانہ مرض محمد میں مسلمانوں کے ہاتھ سے  
 اِس طور پر قتل ہوا کہ اُسکی چورو سے ملکر فریب دیکر اُسکے گھر  
 میں نقب لگائی اور اُسکی بی بی نے سوتے ہوئے کو بتلا دیا مسلمانوں  
 نے اُسکا گلا کاٹ ڈالا \* پس اگر نظم کتاب باعث ثبوت نبوت کے ہوا  
 کرتی تو کیا وجہ تھی کہ اُسکو قتل کیا—قطع نظر اِسکے علی مرتضیٰ  
 کا دیوان دیکھنا چاہئے کہ کس طرح کی فصاحت اور بلاغت اُس  
 میں بھری ہوئی ہی اگر نظم کتاب وجہ کامل ثبوت نبوت کی ہوتی  
 یا معجزہ ہو سکتی تو شیعوں کا ایک فرقہ غالبہ جو علی کو محمد سے  
 بہتر جانتے ہیں بیشک اُس دیوان کو خدا کا کلام ٹھہرا دیتے  
 کیونکہ اُسکی فصاحت اور بلاغت قرآن سے ہرگز کم نہیں معلوم ہوتی  
 چنانچہ یہ نمونہ اُسکا موجود ہی \*

حَرَضَ بَنِيكَ عَلَى الْآدَابِ فِي الصَّغَرِ  
 كَيْمَا تَقَرَّ بِهِمْ عَيْنَاكَ فِي الْكِبَرِ  
 وَإِنَّمَا مَثَلُ الْآدَابِ تَجْمَعُهَا  
 فِي عَنُقِ الْوَأْنِ الصَّبَا كَالنَّقْشِ فِي الْحَجَرِ  
 هِيَ الْكَنُوزُ الَّتِي تَنْمُو ذَخَائِرُهَا  
 وَلَا يُخَافُ عَلَيْهَا حَادِثُ الْغَيْرِ

إِنَّ الْأَدْيَبَ إِذَا زَلَّتْ بِهِ قَدَمٌ  
يَهْوِيْ عَلَى فُرْشِ الدِّيَارِ وَالسُّورِ  
النَّاسُ اثْنَانِ ذُو عِلْمٍ وَ مُسْتَمِيعٌ  
وَاعٍ وَ سَائِرُ هَمِّكَ كَاللَّغْوِ وَالْعَكْرِ

اور سوائے اسکے انکی بہت کتابیں ایسی ہیں کہ آج تک انکی عبارت کے برابر کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی جیسے مقامات حریری کہ جسکی عبارت کو علماء مسیحیہ جو عربی داں ہیں قرآن کی عبارت سے بہتر بتلاتے ہیں۔ اور موارد الکلم فیضی کی تصنیف جو ایک کتاب ہی جسکو جہلاء نے قرآن فیضی مشہور کیا ہی اگر اُسکو کوئی عالم عربی داں پڑھے تو معلوم ہو کہ اُسنے یہ کمال کیا ہی کہ تمام نصابیہ اور عقاید اہل اسلام کو عربی زبان میں بے نقط لکھا ہی کوئی حروف منقولہ اپنے کلام میں آنے نہیں دیا اور فصاحت اور بلاغت جیسی چاہئے ویسی اُس میں بھری ہی \* پس اگر نظم کتاب دایل نبوت کی ہی تو فیضی بالاولیٰ نبی ہو سکتا ہی کیونکہ اُسنے قطع نظر فصاحت اور بلاغت کے حروف منقولہ کو بھی اپنے کلام میں آنے نہیں دیا قرآن کی نظم سے بڑھکر معجزہ دکھلایا ہی تھوڑے سے کلام اُسکے اس جگہ بطور نمونہ ذکر کرتا ہوں اور جس کسی کو ان کتب متذکرہ بالا میں کسی بات کا شک ہو راقم کے پاس یہہ سب موجود ہیں بنظر خون دیکھ لے عبارت موارد الکلم کی یہہ ہی \*

مَدَّ لَوْلَ كَلَامِ اللّٰهِ \* مَحَامِدُ اللّٰهِ \* وَاسْمَارُ الرُّسُلِ وَمَا وَعَدَ اللّٰهُ \*  
 وَآوَعَدَ وَلَعْمَلٍ مَعَ أَهْلِ الْعَالَمِ وَعَوَالِحِ الْأَعْمَالِ وَصَلَوَاتِهَا \* كَلَامُ اللّٰهِ  
 حَاجِرٌ لِلْعَالَمِ وَالْأَمْرِ وَالرَّدِّعِ وَمَا وَعَدَ وَأُوَعِدَ وَمَحَامِدِ دَارِ السَّلَامِ وَمُكَارِهِ الدَّرَكِ  
 وَرَدِّ أَهْلِ الْإِلْحَادِ وَالرَّدِّعِ عَمَّا هُوَ السَّوْءُ وَمَدْحِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْحُكْمِ وَلَوْ  
 أَهْلُ الصَّلَاحِ \*

یہ کتاب کچھ چھوٹی بھی نہیں ہے ایک سو پچھتر صفحہ کی کتاب ہے اگر کوئی یہ کہے کہ سب سے معلقہ قرآن کے برابر نہ کر سکے اور کفار عرب اُسکی فصاحت سے حیران ہو گئے۔ اُسکا جواب یوں ہے کہ یہ تقریر مسلمان لوگوں کی ایک غیر معتبر بات ہے ہاں اُسکی سند مخالف کی کتاب سے اگر لاسکو تو لاؤ اور جو شعراء کہ آنحضرت پر ایمان نہیں لائے اور قرآن کے ہم عصر تھے اُنکی تصانیف میں یہ ماجر لکھا ہوا دکھلاؤ۔ جس حالت میں کہ تمہارے مسلمان بھائی بڑے بڑے عالم و فاضل جو کہ ایک فرقہ کے امام قرار دئے جاتے ہیں یعنی نظام و معمر اور مزدار وغیرہ اس بات کو تسلیم نہیں کرتے اور قرآن کا معجزہ اُسکی فصاحت کو خیال نہیں کرتے تو اُن مخالف لوگوں نے کب تسلیم کیا ہوگا۔ ہاں یہ بات ہم مانتے ہیں کہ سب سے معلقہ میں فسق و فجور کی باتیں عمدہ عبارت میں لکھی ہوئی ہیں ورنہ نظم الفاظ میں قرآن کے برابر ہی اگرچہ قرآن میں بھی بعض مقام پر اسی قسم کے مضامین ہوں \*

بعضے لوگ کہتے ہیں کہ قرآن کی ٹھوڑی عبارت سے بہت نکات و دقائق نکلتے ہیں۔ اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ قرآن کی خصوصیت نہیں ہی بلکہ مفسر کی عقل کی تیزی اور دیگر علوم کی مدد ہی کسی کتاب کی کوئی عبارت لیکر خواہ اُردو ہو یا فارسی یا عربی وغیرہ جسقدر ہم چاہیں بیان کر سکتے ہیں یہہ نتیجہ طبع و اعطائے کا ہی نہ اُس عبارت کا۔ اگر کوئی کہے کہ آنحضرت کے روزمرہ کی گفتگو اور قرآن کی گفتگو میں فرق ہی اسکا کیا باعث ہی اُسکا جواب یہہ ہی کہ قرآن ایک ایک آیت کر کے نازل ہوتا تھا تاہل و تفکر کا عرصہ تنگ نہ تھا اور سب اہل علم جانتے ہیں کہ آمد اور آورد میں ہمیشہ فرق ہی ہوا کرتا ہی قرآن کی مقفی عبارت صاف آورد پر دلالت کرتی ہی ہاں اگر ایک دم سے لکھوایا جاتا تو البتہ جائے غور ہوتی۔ بعض مسلمان یوں کہتے ہیں کہ انجیل اور توریت کا طرز تحریر تواریخانہ ہی اور قرآن کا طرز تحریر احکامانہ ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ کلام الہی ہی جواب یہہ ہی کہ موسیٰ کے عہد سے حواریوں کے عہد تک جو کلام الہی کہ جہان میں آتے رہے اور آج تک انبیاء سابقین کے صحیفے اور کتب اور نامجات وغیرہ جو کہ موجود ہیں ۶۶ کتابیں ہیں اور سب کا طرز تحریر یکساں ہی صرف قرآن کا طرز تحریر جسکو عقل پسند بھی نہیں کرتی سب سے نرالا اور جدا ہی حال آنکہ متکلم ان کلاموں کا شخص واحد قرار دیا جاتا ہی \* پہلا اب انصاف کرو کہ کس ایمان دار کی عقل سلیم تمام انبیاء سابقین مسلم الثبوت کی طرز تحریر کو جو یکساں اور پسندیدہ عقل ہی چھوڑ کر قرآن کی طرز تحریر کو جو مخالف سب

کے ہی اور اُسکا متکلم معجزات اور دیگر علاماتِ نبوت بھی نہیں رکھتا کلامِ خدا سمجھ سکتی ہی — ہوتے نہیں — تعجب تو یہہ ہی یہہ تضالِ طرزِ تحریر کا جو عقلِ سلیم کے نزدیک موجبِ بطلانِ قرآن ہی اُسی کو جہلاء نے موجبِ ثبوتِ قرآن ٹھہرایا ہی مصنف کو سوچنا چاہئے \* مسلمان یہہ بھی نہیں سوچتے کہ اگر قرآن کی فصاحت ایک معجزہ قرار دیجاوے تو کیسا ناقص معجزہ ہی کہ سوائے شعراے عرب کے جو اول صدیوں میں تھے اور کوئی اس معجزہ کی لذت نہیں اُٹھا سکتا اور جب قرآن کا ترجمہ غیر ملکوں میں ایمان لانے کے واسطے بھیجا جاتا ہی تو یہہ معجزہ ساتھ نہیں جاتا \* پس جبکہ ثابت ہوا کہ سب اہل اسلام اس معجزہ پر متفق نہیں اور نہ عقلاً یہہ معجزہ ہو سکتا ہی پھر کس طرح اسکو معجزہ قرار دیں حال آنکہ کفار عرب یہی عبارتِ آرائی آنحضرت کی دیکھکر آنحضرت کو شاعر کہتے تھے نہ نبی چنانچہ قرآن میں بھی اسکا ذکر آیا ہی فقط \*

## دوسرا معجزہ

سورۃ شق القمر میں ہی اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَاَنْشَقَّ الْقَمَرُ — یعنی قیامت قریب ہوئی اور چاند پھٹ گیا — مفسروں نے لکھا ہی کہ اکثر کے نزدیک شق القمر ہو گیا مگر بعض کے نزدیک نہیں ہوا چنانچہ علامہ زمخشری نے تفسیر کشاف میں لکھا ہی — وعن بعض الناس ان معناه ينشق يوم القيامة — یعنی بعض علما نے یوں کہا ہی کہ معنی

اسکے یہہ قہیں کہ قیامت کو شق القمر ہوگا اور بیضاری نے کہا ہی —  
 وقیل معناه سینشق یوم القیامة اور تفسیر مدارک التنزیل میں ہی  
 وقیل معناه ینشق یوم القیامة والجمهور علی الاول وهو فی الصحیحین  
 ولا یقال لو انشق لما خفی علی اهل الاقطار ولو ظهر عندهم لنقلوا امنوا  
 اترأ لان الطباع جبلت علی نشر العجائب لانه یجزان یتحجب الله  
 عنهم بغیم۔ یعنی بعضوں نے کہا ہی کہ قیامت کو ہوگا مگر جمهور  
 قول اول کو مانتے ہیں اور یہہ اعتراض کوئی نہ کرے کہ اگر شق القمر  
 ہوتا تو ضرور گردنواح کے لوگ بتواتر خبر دیتے حال آنکہ متواتر  
 خبر اسکی نہیں دیگئی باعث یہہ ہی کہ شاید بادلوں کے سبب  
 خدا نے اوروں کو نہ دکھلایا ہو۔ مولوی رحمت اللہ ازالہ الاوهام میں  
 لکھتے ہیں کہ یہہ معجزہ تواتر سے ثابت ہی مگر تواتر کے یہہ معنی  
 ہیں کہ اُسکا کسی نے انکار نہ کیا ہو لیکن تین معتبر تفسیروں  
 مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ ضرور قدمائے میں سے بہت لوگ اس  
 معجزہ کے وقوع پر ایمان نہیں رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ قیامت  
 کو ہوگا۔ مدارک کے بیان سے یہہ بھی ثابت ہوا کہ وقوع معجزہ کا  
 تواتر بھی نہیں ہی کیونکہ گردنواح کے لوگوں نے اُسکی خبر نہیں  
 دی۔ پس جبکہ آیت شق القمر دو مطلب رکھتی ہی اور دونوں  
 باہم متناقض ہیں تو ایک جہت کے واسطے دلیل قطعی نہیں ہو  
 سکتی بموجب ہمارے دوسرے قاعدہ کے۔ پھر ہم ایسی سست  
 بات پر بھروسہ کر کے کس طرح اپنا ایمان حوالہ کریں \*

## تیسرا معجزہ

سورۃ بنی اسرائیل میں ھی سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرَعُ بِعَبْدِهِ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَنْصَلِیْ \* یعنی پاک ھی وہ خدا جو اپنے بندہ کو مکہ سے بیت المقدس یعنی یروشلم تک رات کو لیگیا۔ حدیث میں معراج کا بڑا طول طویل قصہ لکھا ھی لیکن قرآن سے صرف اتنا ثابت ھی کہ یروشلم تک گئے بعضوں کے نزدیک جسم سمیت گئے اور بعضوں کے نزدیک صرف روح گئی۔ بہر حال یہہ معجزہ نہیں ہو سکتا اِس لئے کہ یہہ خواب خیال ھی اور کسی کے سامنے ظہور میں نہیں آیا یوں تو ہر شخص گھر سے باہر آکر دعویٰ کر سکتا ھی کہ رات کو میں عرش تک گیا تھا بھلا اُسکے خواب کو ہم کس طرح تسلیم کریں گے البتہ اگر آنحضرت لوگوں کے سامنے آسمان پر چلے جاتے تو معقول بات تھی جیسے عیسیٰ اُن بارہ شاگردوں کو بیت عنیا اور زیتون کے پہاڑ تک شہر کے باہر لیگئے اور وہاں سے اُن سب کے سامنے آسمان پر چڑھکر بادلوں میں غایب ہو گئے غرضیکہ یہہ معراج کا معجزہ ہی نہیں ہو سکتا ناحق مولوی رحمت اللہ نے پیش کیا \*

## چوتھا معجزہ

سورۃ احزاب میں ھی اِذَا جَاؤُکُمْ جُنُودٌ فَاَرٰ سَلٰتًا عَلَیْہُمْ رِیْحًا وَّجُنُودٌ اَلَمْ تَرَوْہَا \* یعنی یاد کرو خدا کی نعمت جبکہ آیا تمہارے



پاس لشکر بھیجنے ہوا اور ایسا لشکر کہ تمنے اُس کو نہیں دیکھا۔ مفسرین کہتے ہیں کہ مسلمان محاصرہ میں تھے محمد صاحب نے دعا کی پس آندھی آئی اور فرشتوں کی فوج جو دکھلائی نہیں، دی کفار جو محاصرہ کئے ہوئے تھے گھبرا کے بھاگ گئے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ اگر ایسا ہوا تو بھی معجزہ نہیں ہو سکتا کیونکہ یہہ خرق عادت نہیں ہی ایسا اتفاق بہت ہو گیا ہی کہ عین جنگ یا محاصرہ کے وقت اتفاقیہ آندھی آگئی ہی اور ایک جانب کو فتح ہو گئی ہی \* اب کیا اُن لشکرکشوں کا یہہ معجزہ قرار دیا جاویگا اور جو یہہ کہو کہ آنحضرت کی دعا سے یہہ ہوا تو ہمنے مانا پھر بھی معجزہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اکثر اوقات ایسا ہوتا ہی کہ دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور بارہا ہماری تمہاری دعائیں بھی قبول ہو گئی ہیں پھر کیا یہہ معجزہ سمجھا جاویگا ہرگز نہیں \*

اور یہہ بھی ہم نہیں کہہ سکتے کہ آنحضرت ہی کی دعا سے آندھی آئی ہو کیونکہ محاصرہ میں عورت مرد بچے بچیاں جوان بوڑھے نیک بد سب کوئی موجود تھے اور سب بحالت اضطراب گریہ و زاری کرتے تھے اب کیا معلوم ہی کہ کسی دعا قبول ہوئی ہر کوئی واویلا کر رہا تھا \* یہہ معجزات ایسے نہیں جو روح کو اطمینان بخشیں ہاں جہاں ان باتوں سے فریب میں آسکتے ہیں \*

## پانچواں معجزہ

سورہ انفال میں ہی وَمَا رَمَيْتَ اِنْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى \* یعنی تو نے نہیں پھینکا جب پھینکا مگر خدا نے پھینکا—مفسرین کہتے ہیں کہ جنگ حنین میں ایسا ہوا کہ آنحضرت نے ایک مشت خاک پھینکی تھی وہ سب لشکری لوگوں کی آنکھوں میں جا پڑی— مگر معالم التنزیل میں لکھا ہے وَقِيلَ مَا رَمَيْتَ بِالرَّعْبِ فِي قُلُوبِهِمْ بِالْحَصَا وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى بِالرَّعْبِ فِي قُلُوبِهِمْ \* یعنی تو نے ای محمد اُنکے دلوں میں رعب و خوف نہیں ڈالا جب کنکڑیاں پھینکی مگر خدا نے دلوں میں خوف ڈالا یہہ دوسرے معنے ہوئے اِس آیت کے— تیسرے معنے بیضاوی نے یہہ بتلائے اِنَّهُ نَزَلَ فِي طَلْعَةِ طَعْنٍ بِهَا اَبِي بَن خَلْفَ يَوْمٍ اُحَدٍ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ دَمٌ فَجَعَلَ نَحْوِيَرٍ حَتَّى مَاتَ \* یعنی یہہ آیت نازل ہوئی اُس نیزہ زنی کی بابت جو آنحضرت نے جنگ اُحد میں ابي بن خلف کے نيزہ مارا تھا اور اُس میں سے خون نہ نکلا پس وہ خَرَّ خَرَّ کرتا ہوا مر گیا—چوتھے معنے بیضاوی نے یہہ لکھے ہیں اورمیکہ سہم رماء یوم خیبر نحوالتحص فاصاب لبانة بن الحقيق على فراشه \* یعنی یہہ آیت نازل ہوئی ہی اُس تیر کی بابت کہ آنحضرت نے خیبر کی لڑائی میں قلعة کی طرف پھینکا تھا پس لبانة بن حقيق کے پلنگ پر جا کر اُسکے لگا—دیکھو ایک معنے پر سب متفق نہیں ہیں اپنے اپنے دلکی تھک سب لگا رہے ہیں ہمارے دوسرے قاعدہ کے موافق یہہ آیت کسی معجزہ کے ثبوت کی دلیل قطعی نہیں ہو سکتی \*

اور وہ جو کہتے ہیں کہ قرآن میں لکھا ہی فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْآيَاتِ  
یعنے جبکہ آیا اُنکے پاس ساتھ آیات کے۔ تو اس سے بھی معجزات  
ثابت نہیں ہو سکتے کیونکہ لفظ آیات بھی مشترک ہی قرآن کے  
فقروں کو بھی آیات کہتے ہیں اور نشانوں کو بھی اور معجزات کو  
بھی \* پس یہ مشترک لفظ معجزات کے حق میں نص نہیں ہو  
سکتا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت میں اگر معجزات نہ  
تھے تو کفار عرب اُنکو ساحر کس لئے کہتے تھے جواب یہ کہ ہی کہ  
یہ لفظ ساحر بھی مشترک ہی اسکے تین معنے منتہی الارب میں لکھے  
ہیں دَانَا وَفَرِيبِي وَجَادُوْغَر اور جہاں کہیں قرآن میں یہ لفظ آیا  
ہی یہ تینوں معنے وہاں چسپاں ہو سکتے ہیں پھر کس طرح  
معجزات کے معنوں میں یہ لفظ نص ہو سکیگا \* الغرض آنحضرت  
کے معجزات قرآن سے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتے بلکہ برخلاف اسکے  
یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ اُنکے پاس کوئی معجزہ نہ تھا چنانچہ  
سورہ عنکبوت میں ہی وَقَالُوا لَوْلَا اَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَاتٍ مِّنْ رَبِّهٖ ط قُلْ  
اِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللّٰهِ ط وَاِنَّمَا اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ \* یعنے کہتے ہیں عرب  
کے لوگ کہ خدا نے کیوں نہیں اُنکو معجزات دیئے کہدے ای  
محمد کہ معجزات خدا کے اختیار میں ہیں اور میں تو دارانیوالا ہوں  
ظاہراً۔ سورہ بنی اسرائیل میں ہی وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰی تَفْجُرَ  
لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْبُوعًا \* اوتکون لک جنۃً مِّنْ نَّخِيْلٍ وَعَنْبٍ تَفْجُرُ

الْاَنْهَارَ خَلَالَهَا تَفْجِيرًا ۚ اَوْ تُسْقَطُ السَّمَاءُ كَمَا زَعَمَتْ عَلَيْنَا مَقِطًا ۚ اَوْ تَاتِي  
 بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ قَبِيْلًا ۚ اَوْ يَكُوْنُ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ ذَرْفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَاءِ  
 وَلٰٓئِذَا نُوْمِنُ لِرُقِيْكَ حَتّٰى تَنْزِلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرُؤُهُ ط ۚ قُلْ سُبْحٰنَ رَبِّيْ  
 هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا \* ۝۱۰۰ یعنی کہتے ہیں عرب کے لوگ کہ ہم  
 ایمان نہ لائینگے جب تک کہ ہمارے واسطے زمین سے پانی کا چشمہ  
 جاری نہ کریں گے۔ یا تیرے پاس باغ ہو کھجور اور انگور کا اُس میں  
 تو نہریں جاری کرے یا گرا دے تو ہمارے اوپر آسمان کو تکتے تکتے  
 کر کے جیسے کہ تو کہتا ہی یا خدا اُز فرشتوں کو بلاوے۔ یا تیرے  
 پاس ایک گھر ہو ستھرا۔ یا تو آسمان پر چڑھ جائے تو بھئی نہ  
 ایمان لائینگے مگر جبکہ اُتار لاوے تو ہمارے پاس ایک کتاب کہ ہم  
 اُسکو پڑھیں کہہ ای محمد سبحان اللہ میں کون ہوں میں تو ایک  
 آدمی ہوں بھیجا ہوا۔ پھر سورہ انعام میں ہی ۚ وَاَقْسَمُوا بِاللّٰهِ  
 جَهْدَ اِيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَتْهُمْ اٰیَةٌ لِّیُّوْمِنٍ بِهَا \* ۚ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ  
 وَمَا یَشْعُرُکُمْ اَنّٰہَا اِنْ اَجَارَتْ لَا یُؤْمِنُوْنَ \* ۝۱۰۱ اور بتائید قسمیں خدا کی  
 کھاتے ہیں کہ اگر اُنکو ایک نشانی بھی پہنچے تو البتہ دے مانیں تو  
 کہدے ای محمد معجزات خدا کے پاس ہیں اور تم مسلمان کیا  
 خبر رکھتے ہو اگر معجزے بھی آوینگے تو بھئی یہہ لوگ نہ مانینگے  
 پھر سورہ انعام میں یہہ ہی ۚ قُلْ لَوْ اَنْ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِہٖ لَقَضٰی

الامر بيني وبينكم \* کہہ ای محمد اگر میرے پاس ہوتی وہ چیز

کہ تم جلدی مانگتے ہو (یعنی عذاب مراد معجزہ) تو میرا تمہارا فیصلہ

ہی ہو جانا قصہ یہہ ہی کہ نصر ابن حارث اور رؤساء قریش نے

محمد سے کہا کہ ہمکو جو عذاب الہی سے ہمیشہ تم خوف دلاتے

ہو اگر تم کچھہ کرسکتے ہو تو کوئی عذاب ہمارے اوپر نازل کروادو

بیفایدہ نہ قرایا کرو یعنی وہ لوگ طالب معجزہ کے ہوئے تو آپ

نے یہہ جواب دیا اوعندي الم — پھر سورہ بني اسرائيل کے چوتھے

دکوہ میں ہی \* وَمَا مَنَعَنَا اَنْ نُّرْسِلَ بِالْآيَاتِ اِلَّا اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاُولُونَ \*

یعنی ہم نے محمد کو معجزات اور نشانیاں دیکر اس لئے نہیں بھیجا

کہ اگلے لوگوں نے زمانہ سابق میں دیگر انبیاء کے معجزات کی

تکذیب کی تھی اب خیال کرو کہ جو معجزات عرب والے طلب

کرتے ہیں وہ تو انکو نہیں دئے جاتے مگر فصاحت قرآن کا معجزہ

جس پر وہ تہتہ کرتے ہیں اور جسکے سبب آنحضرت کو شاعر

بنلاتے ہیں زبردستی معجزہ تھہرایا جاتا ہی بعض علماء محمدیہ

کہتے ہیں کہ ان آیات میں جو نفی معجزات کی آئی ہی تو یہہ

خاص معجزات کی نفی ہی نہ عام معجزہ کی \* عیسائی کہتے ہیں

کہ اگر قرآن کی کسی عبارت سے کوئی معجزہ بھی ثابت ہوجاتا تو

اُس وقت ہم لوگ اس آپکی تقریر کو بھی قبول کر لیتے جبکہ

کہیں سے کوئی معجزہ بھی ثابت نہیں ہوتا تو ہم یہہ آپکی تقریر

کس طرح قبول کریں \* ناظرین کی خدمت میں عرض ہی کہ یہہ

اعتراض مدت سے عیسائی کرتے رہے مولویوں نے بہت کچھ لکھا مگر ان اعتراضات کے جواب آج تک کسی نے نہیں دئے اور معجزات کا ثبوت دلائل قطعی سے کوئی نہیں کر سکا اس لئے یہ علامت نبوت کی آنحضرت میں پائی نہیں جاتی اگر کوئی شخص جواب دے سکے تو براہ مہربانی کچھ لکھے \*

## فصل دوسری

آنحضرت کی پیش گوئیوں کے بیان میں واضح ہو کہ پیش گوئی بھی ایک بڑی علامت نبوت کی ہی اور اسکے یہ معنی ہیں کہ نبی کوئی ایسی بات بیان کرے کہ وہ آئندہ کو بموجب اُسکے بیان کے ظہور میں آوے بشرط آنکہ وہ بیان از قسم معجزات ہو نہ از قسم قیافہ و فراست اور موقع بینی کے \*

پس جبکہ پیش گوئی کے معنی معلوم ہو گئے تو اب واضح ہو کہ آنحضرت نے کوئی پیش گوئی بھی نہیں کی اس لئے یہ علامت بھی مغتود ہرئی مولوی رحمت اللہ نے اس اعتراض کے دفع کرنے کے واسطے دس آیتیں قرآن کی ازلۃ اللوہام میں لکھی ہیں اور دعویٰ کیا ہے کہ یہ دس پیش گوئیاں آنحضرت نے دی ہیں اور اُنکے بیان کے مطابق ظہور میں بھی آیا ہے — مگر عیسائی کہتے ہیں کہ یہ دس مقام ہرگز پیش گوئی نہیں ہو سکتے اس لئے مفصل بیان کرتا ہوں \*

## ۱ پیش گوئی

سورۃ بنی اسرائیل میں ہی — لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ \* یعنی قرآن کے برابر کبھی کوئی عبارت نہ بنا سکیں گے \* اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ دعویٰ ہی غلط ہی چنانچہ پہلے معجزہ کے بیان میں اسکا ذکر ہو چکا اور قرآن کے برابر بنا ہوا بھی دکھلایا گیا اگرچہ متعصب قبول نہ کرے پر منصف ضرور مانیں گے \*

## ۲ پیش گوئی

سورۃ روم میں ہی وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ \* فِي بُضْعِ سِنِينَ \* یعنی رومی لوگ بعد مغلوب ہونے کے تھوڑے دنوں میں پھر غالب ہو جاویں گے — اسکا جواب یہہ ہی کہ معنی پیش گوئی کے اس پر صادق نہیں آتے اس لئے یہہ پیش گوئی نہیں ہو سکتی یہہ تو فراست اور قیادت اور موقع بینی کے طور پر بیان ہوا ہی تواریختوں میں دیکھو کہ جب فارسی لوگ روم پر غالب ہو گئے تو سخت ہل چل روم اور فارس کے درمیان واقع ہو رہی تھی روم کی شان شوکت اور فارس کا تفرقہ اور بد انتظامی دیکھ کر جیسے کہ صدہا مردم خیال کر رہے تھے ویسے ہی آنحضرت نے بھی قرینہ سے کہہ دیا کہ تھوڑے دنوں میں روم ہی غالب ہو جاویگی اگرچہ اب فارسیوں نے اتفاقی فتح پالی ہی \* یہہ پیش گوئی بطور معجزہ نہیں ہو سکتی —

اور کتب الہامیہ کی پیش گوئیوں کی مانند بھی نہیں اور مولوی رحمت اللہ جو لفظ بضع کو بہ تکلف بیان کرتے ہیں وہ سب بناوٹ ہی کیونکہ اصل معنی بضع کے چند ہیں مدت قلیل کے معنی دینا ہی تو بھی تعین نہیں ہوتی ہاں اگر دانیال نبی کی مانند جیسے اُس نے ستر ہفتہ کی تعین کر دی ہی ایسی تعین ہوتی تو پیش گوئی ہو سکتی تھی ابھی تک قیافہ و فراست ہی نہ پیش گوئی \*

### ۳ پیش گوئی

سورۃ فتح میں ہی **هُوَ الَّذِي ارْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظَاهِرَهُ عَلَىٰ ادِّينِ كُلِّ** \* یعنی وہ خدا ہی جس نے بھیجا اپنا رسول ہدایت کے ساتھ اور دین حق تاکہ غالب کرے اُس دین کو تمام جہان کے دینوں پر \*

یہہ پیش گوئی بھی غلط ہی کیونکہ یہہ ظہور ہی میں نہیں آئی اور دین اسلام کو تمام جہان کے دینوں پر غلبہ ہی آج تک نہیں ہوا غلبہ کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں اول تو یہہ کہ اُمت کے باب میں غلبہ ہو یعنی تمام جہان کے دینوں سے اِس دین کی اُمت زیادہ ہو جاوے سو ظاہر ہی کہ یہہ بات آج تک وقوع میں نہیں آئی کیونکہ بودہ کی قوم دنیا میں ۳ ارب ہی ہندو ۱۳ کروڑ ہیں یہودی چالیس ہزار ہیں عیسائی ۳۱ کروڑ ہیں مسلمان ۱۰ کروڑ سارے جہان میں شمار کئے گئے ہیں پس غلبہ بودہ کی قوم کو ہی



نہ مسلمانوں کو اور اگر اہل کتاب میں غلبہ تلاش کرو تو عیسائیوں کو مسلمانوں پر غلبہ ہی — دوسری صورت غلبہ کی یہہ ہی کہ دین اسلام کو تقویت داتی میں غلبہ خیال کیا جاوے یعنی اس طرح پر کہ دین اسلام کے ثبوت کی دلائل اور اُسکی تعلیم ایسے مرتبہ پر ہو کہ اُسکے معارضہ سے دیگر ادیان عاجز ہو جاویں سو یہہ بھی صاف ظاہر ہی کہ دین اسلام ایسا قوی نہیں ہی نہ اُسکے ثبوت کے دلائل اچھے ہیں نہ اُسکی تعلیم اچھی ہی چنانچہ بے تعصب دیندار آدمی دونوں مذہبوں کی کتابوں کو مقابلہ کر کے معلوم کر سکتا ہی — بلکہ یہاں تک ضعیف ہی کہ ہنود بھی اُسپر اعتراض سخت کرتے ہیں اور اکثر علما و فضلا بعد تحقیق کے اس مذہب کو چھوڑ چھوڑ عیسائی ہوتے جاتے ہیں ہمارے دیکھتے دیکھتے کئی ایک عالم جو محض طالب خدا تھے بعد تحقیقات عیسائی ہو گئے اور جو کہو کہ اس دین کو شمشیر کا غلبہ ہی یہہ بھی باطل ہی کیونکہ اُسکے شمشیر کا غلبہ مدت ہوئی کہ جاتا رہا \* اور جب تھا تو صرف چند ملکوں میں تھا نہ تمام جہان میں \*

## ۴ پیش گوئی

سند خلی المسجد الحرام انشالله آمین — یعنی اگر خدا چاہیگا تو تم مکہ میں داخل ہو جاؤ گے یہہ بھی پیش گوئی نہیں ہو سکتی کیونکہ اول تو فراست کی بات ہی دوسرے یہہ کہ اس میں انشالله کی قید ہی اور ظاہر ہی کہ تمسک وغیرہ وعدہ کے کاغذ

میں انشاء اللہ کی قید لگانے سے وعدہ باطل ہو جاتا ہے ایسی  
پیش گوئیاں تو ہم بھی اکثر کیا کرتے ہیں \*

## ۵ پیش گوئی

سورۃ انفال میں ہے **وَإِنْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ أَحَدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِنَّهَا لَكُمُ\***  
یعنے وعدہ دیتا ہے تمکو اللہ تعالیٰ دو جماعت میں سے کہ ایک تمکو  
ہاتھ لگے \*

## ۶ پیش گوئی

سورۃ نور میں ہے **لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ\*** یعنے خلیفہ بناؤنگا  
میں اُنکو زمین میں \*

## ۷ پیش گوئی

سورۃ احزاب میں ہے **قَالُوا هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ\*** یعنے جبکہ  
مسلمانوں نے احزاب کو دیکھا تو کہا یہہ وہی ہے جسکا وعدہ  
اللہ اور رسول نے ہم سے کیا تھا \*

## ۸ پیش گوئی

سورۃ فتح میں ہے **سَتَذَعُونَ إِلَى قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تَقَاتِلُونَهُمْ\***

اَوِیْسِلْمُوْنَ \* یعنے بلائے جاؤ گے تم سخت لوگوں کی طرف تم اُنسے  
لڑو گے یا وہ مسلمان ہو جاوینگے \*

## ۹ پیش گوئی

سورۃ فتح میں ہی وَعَدَکُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ کَثِیْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا \* یعنے خدا  
نے تم سے وعدہ کیا ہے کہ بہت مال لوت کا تم کو دیگا تم  
اُسکو لو گے \*

## ۱۰ پیش گوئی

سورۃ قمر میں ہی سِیْهَرَمَ الْجَمْعِ وَیَوْلُوْنَ الدِّبْرِ \* یعنے بھاگ جاوینگی  
جماعت پیٹھ پھیر کر یہہ چھہ پیش گوئیاں ایسی ہیں کہ معنے پیش گوئی  
کے ان پر ہرگز صادق نہیں آتے یہہ تو لشکرکشوں کی باتیں  
ہیں اپنی فوج کی تسلی اور تشفی اور دھارس دینے کے واسطے تمام  
جہان کے لشکرکش ایسی ہی تقریبیں کیا کرتے ہیں اور جر ایسی  
باتیں نکریں تو فوج ہرگز تندی سے نہیں لڑا کرتی—اور جو بموجب  
بیان اُن لشکرکشوں کے ویسا ہی وقوع میں بھی آوے یعنے فتح بھی  
ہو جاوے اور لوت کا مال بھی دستیاب ہو تو کیا اُن لشکرکشوں  
کی یہہ پیش گوئیاں ہو جاوینگی اور وہ نبی قرار دئے جاوینگے ہرگز  
نہیں یہہ سب قیائد اور فراست اور موقع بینی اور حکمت عملی ہی  
پیش گوئی اسکو نہیں کہنے کتب مقدسہ یعنے انجیل و توریت کے اندر  
جو پیش گوئیاں مذکور ہیں وہاں پر فراست اور قیائد کو دخل نہیں

ہی وہ معجزات کے قسم سے ہیں اور جو جو مقام وہاں پر اس قسم کے ہیں اُنکو ہم پیش گوئی ہی قرار نہیں دیتے چنانچہ باب دوم میں کتب مقدسہ کی کچھ پیش گوئیاں ناظرین پر ظاہر ہونگی \*



## فصل تیسری خبروں کے بیان میں

عیسائی کہتے ہیں کہ محمد صاحب کی خبر اگلی کتابوں میں ہونی چاہئے مولوی رحمت اللہ وغیرہ کہتے ہیں کہ ثبوت نبوت کے واسطے نبی سابق کی خبر کی ضرورت نہیں ہی ورنہ موسیٰ و ابراہیم و آدم وغیرہ کے واسطے خبر سابقہ کی ضرورت پڑیگی اور اُنکی خبر کہیں نہیں ہی — عیسائیوں کا جواب یہہ ہی کہ نبی کے واسطے خبر کی ضرورت نہیں مگر شفیع اُمت کے واسطے خبر سابق کی سخت ضرورت ہی ابراہیم و موسیٰ وغیرہ شفیع اُمت نہ تھے نہ اُنہوں نے شفیع ہونے کا دعویٰ کیا مگر محمد نے شفیع اُمت ہونے کا دعویٰ کیا ہی اور اپنے تئیں شفیع المن نبی قرار دیا ہی اس لئے اُنکے واسطے خبر سابق کا ہونا نہایت ضروریات سے ہی اور اگر ایسے نبی مدعی شفاعت کی تصدیق کا ہونا کتب سابقہ میں ضرور نہ ہوتا تو محمد خرد قرآن میں اپنی پیش خبری کی نسبت یہہ آیت نہ لکھتے

وَ اِنْ قَالَ عِيسٰی ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْ مِنَ التَّوْرَةِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلِ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ اِسْمٰہِ اَحْمَد ط

فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُبِينٌ \* سورة صف میں یہہ

آیت مذکور ہی ترجمہ اسکا یہہ ہی اور جب کہا عیسیٰ مریم کے بیٹیہ نے ای بنی اسرائیل میں بھیجا ہوا آیا ہوں اللہ کا تمہاری طرف تصدیق کرتا ہوا اُس کتاب کی جو مجھسے پہلے آئی ہی یعنی تورات اور خوشخبری سناتا ہوا ایک رسول کی جو مجھسے پیچھے آویگا نام اُسکا احمد ہوگا \* پس جبکہ اُنکو معجزے دکھلائے تو وہ لوگ بولے یہہ صریح جادو ہی \* اب محمدیوں کو غور کرنا چاہئے کہ محمد کو یہہ کہنا نہایت ضرور تھا کہ میری خبر تورات میں پہلے سے آئی ہی اور حضرت عیسیٰ نے میری خبر دی ہی کیونکہ وہ خوب طرح جانتے تھے کہ اگر یہہ نہ کہوںگا تو میری شفاعت کا کوئی مقرر نہ ہوگا پھر مولوی رحمت اللہ یا اور کوئی محمدی کس طرح کہہ سکتا ہی کہ ثبوت نبوت محمد کے واسطے پیش خبری کا ہونا ضرور نہیں ہی جسکے مدعی محمد خود ہیں حال آنکہ حضرت عیسیٰ نے کہیں ایسا نہیں فرمایا اسکا ثابت کرنا محمدیوں پر موافق دعویٰ محمد کے ضرور ہی \* مولوی آل حسن وغیرہ نے سابق میں چند مقام انجیل و توریت کے بتلائے چنانچہ لفظ فارقلیط یعنی وہ تسلی دینیوالا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگا مگر اُسی انجیل سے ثابت ہو گیا کہ وہ روح القدس ہی کوئی قرینہ کہیں پایا نہیں جاتا جس سے ہم یہہ کہیں کہ محمد کی نسبت یہہ خبر ہی \* دوسرا مقام یہہ بتلایا کہ یوحنا کے ۱۴ باب آیت ۳۰ میں لکھا ہی کہ اِس جہان کا سردار آتا ہی اور مجھے میں اُسکی کوئی چیز

نہیں \* مگر جب کہ عیسائیوں نے سمجھایا کہ یہاں پر مراد سردار سے شیطان ہی تو مسلمان چپ کر گئے اسی طرح اور بھی چند مقام پیش کئے تھے مگر پادری فائدر صاحب نے صاف صاف اُن آیتوں کا مطلب کہ دیا \* اب مولوی رحمت اللہ نے اُن مقام میں سے بعض کو تو چھوڑ دیا اور بعض اور اور آیتیں توریت و انجیل کی جو کسی طرح محمد صاحب کے حق میں نہیں ہوسکتی ہیں نکال کر از اللہ اللوہام میں لکھی اور وہ سب مقام ۲۳ ہیں انہیں کو ۲۳ برہان قرار دئے ہیں حال آنکہ برہان وہ ہی جو مقدمات یقینیہ سے مرکب ہو اور یہہ + بالکل توہمات ہیں چنانچہ ہر ایک مقام کو مفصل لکھتا ہوں \*

## پہلی خبر

کتاب پیدائش باب ۱۶ آیت ۱۰ سے ۱۲ تک \* پھر خداوند کے فرشتہ نے اُسے کہا کہ میں تیری اولاد کو بہت بڑھاؤنگا کہ وہ کثرت سے گنی نہ جائیگی \* اور خداوند کے فرشتہ نے اُسے کہا کہ تو حاملہ ہی اور ایک بیٹا جنیگی اُسکا نام اسماعیل رکھنا کہ خداوند نے تیرا دکھ سہ لیا \* وہ وحشی آدمی ہوگا اُسکے ہاتھ سب کے اور سب کے ہاتھ اُسکے برخلاف ہونگے اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بود باش کریگا \*

+ یعنی وہ مطالب جو اُن آیات سے مولوی صاحب نے اپنے ذہن سے نکالے ہیں سب توہمات ہیں \*

## مولوي رحمت الہ

کہتے ہیں کہ یہہ محمد کی خبر ہی کیونکہ ہاجرہ سے براہ  
مہربانی وعدہ کیا جاتا ہی \* پس ضرور اچھا وعدہ ہوگا اور یہہ صریح  
اشارہ ہی کہ اُسکی اولاد سے ایک نبی جو برخلاف ہو بنی اسحاق  
کے پیدا ہوگا \*

## ہم کہتے ہیں

اولا مولوي صاحب پر واجب ہی کہ کوئی ایسا کلیہ قاعدہ ہمکو  
بتلاویں جس سے معلوم ہو کہ جب کسی کے ساتھ براہ مہربانی  
خدا تعالیٰ کوئی وعدہ فرماوے تو وہ ضرور ثبوت ہی کا وعدہ ہوا کرتا  
ہی سواء اُسکے اور کوئی وعدہ ہو ہی نہیں سکتا اور جبکہ یہہ بات  
نہیں ہی تو ذرا غور سے اُوپر نیچے کی آیتوں کو دیکھو کہ یہہ کسی  
نبی کی خبر نہیں ہی بلکہ مراں یہہ ہی کہ جب ہاجرہ نے سارہ  
کی نسبت گستاخی کی اور سارہ نے اُس پر تشدد کیا تو وہ بھاگ  
گئی لیکن نہایت غمگین اور رنجیدہ خاطر تھی پس خدا نے اُسکی  
تسلی کی اور کہا تیرے ایک لڑکا پیدا ہوگا اُس سے بہت اولاد  
ہوگی یعنی تو اکیلی آوارہ نہ رہیگی پھر وہ لڑکا وحشی ہوگا اور اُسکی  
وحشت کا یہہ بیان ہی کہ سب کے برخلاف اُسکے ہاتھ ہونگے  
یعنی اُسکی اولاد دھزن ہوگی چنانچہ اب تک عرب کے لوگ دھزن  
ہیں اور یہہ جو مولوي رحمت الہ کہتے ہیں کہ دھزنی خصوصیت  
عرب کی نہیں دنیا میں اور لوگ بھی یہہ کام کرتے ہیں یہہ

مولوي صاحب کا تعصب ہی اس لئے کہ عرب بیشک بہت برے  
 رھزن ھیں اور قدیم الایام سے آجتک رھزني کرتے آئے ھیں چنانچہ  
 تازي بمعني تاخث آرنده یعنی لوتیرا اُنکا لقب کتب فارسي میں مقرر  
 ھی علاوہ ازین پیدائش کا ۲۱ باب آیت ۱۰ سے ۱۳ تک مولوي  
 صاحب کے مطالعہ میں نہیں آئی کیونکہ اُس میں لکھا ھی  
 کہ خدا نے ابراھیم سے کہا کہ وہ بات اس لڑکے اور تیري لوندي  
 کي بابت تیري نظر میں بري نہ معلوم ھو سب کچھ جو سارہ نے  
 تجھے کہا مان کیونکہ تیري نسل اسحاق سے کہلاوینگی اور اُس  
 لوندي کے بیٹے سے بھی میں ایک قوم پیدا کرونگا کیونکہ وہ تیري  
 نسل ھی \* پھر پیدائش کا ۱۷ باب آیت ۱۹ سے ۲۱ تک لکھا ھی  
 خدا نے کہا کہ اسماعیل سے بارہ سردار نکالونگا لیکن ہمیشہ کا عہد  
 اسحاق سے کرونگا \* پھر ۲۲ باب آیت ۱۶ سے ۱۹ تک مذکور ھی  
 جب ابراھیم اسحاق کو قرباني کرنے پر طیار ھوگیا تو خدا نے قسم  
 کھائی کہ میں تیري نسل کو برکت پر برکت دوںگا اور ساري زمین  
 کي قومیں تیري نسل سے برکت پاوینگی \* پھر ۲۵ باب کي آیت ۵ و ۶  
 میں ھی کہ ابراھیم نے اپنا سب کچھ اسحاق کو دیا اور سب باندي  
 زادوں کو انعام دیکر جیتے جي بیدخل کردیا \* پھر ۲۶ باب کي  
 آیت ۳ سے ۵ تک میں لکھا ھی کہ بعد موت ابراھیم کے اسحاق سے  
 خدا نے کہا کہ تیرے باپ نے میرا حکم مانا اس لئے میں تیرے ساتھ  
 رھونگا اور اپني قسم تجھے میں پوري کرونگا دنیا کي سب قومیں  
 تیري نسل سے برکت پاوینگی \* الغرض یہہ وعدہ خدا کا جو ابراھیم  
 سے تھا سلسلہ وار ابراھیم سے داؤد تک اور داؤد سے یسوع مسیح



تک پہنچتا ہی اور اکثر انبیاء کی زبان پر بھی جاری رہا ہی \*  
اسماعیل بیچارہ کی نسبت کسی طرح ثابت نہیں ہو سکتا۔ خوں  
اسماعیل کی نبوت تورات سے ثابت نہیں ہوتی چہ جائے کہ اُسکی  
اولاد سے نبی ہوں \*

## دوسری خبر

کتاب استثنا باب ۱۸ و آیت ۱۵ میں ہی خداوند تبارک و تعالیٰ  
تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے میرے  
مانند ایک نبی قائم کریگا \* پھر اسی باب کی ۱۸ آیت میں ہی  
کہ میں اُنکے لئے اُنکے بھائیوں میں سے تجھسا ایک نبی قائم کرونگا اور  
اپنا کلام اُسکے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں فرماؤنگا وہ اُنسے  
کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنھیں وہ میرا نام  
لیکر کہیگا نہ سنے تو میں اُس سے مطالبہ کرونگا \*

مولوی آل حسن و رحمت اللہ کہتے ہیں کہ یہہ آیات محمد  
صاحب کی شان میں ہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت  
عیسیٰ کی شان میں ہیں مسلمانوں کا بیان یہہ ہی کہ لفظ برادران  
سے نبی اسماعیل مراد ہونی چاہئے اور اُس نبی کو موسیٰ سے  
مشابہت بھی چاہئے چنانچہ اُنھوں نے اپنے ذہن میں محمد صاحب  
کو موسیٰ سے چند احکام شرعیہ میں مناسبت بھی دی ہی اور لفظ  
مطالبہ بھی پکڑا ہی اور کہتے ہیں کہ مطالبہ سے مراد مطالبہ  
دنیاوی ہی یعنی تعزیر وغیرہ \* عیسائی یوں کہتے ہیں کہ حضرت

عیسیٰ محمد صاحب کی پیدائش سے چھ سو برس پیشتر اس خبر کو اپنے حق میں بتلا چکے ہیں \* اور حواری بھی اس خبر کو بار بار مسیح کے حق میں بیان کر چکے ہیں چنانچہ یوحنا کے ۵ باب آیت ۴۶ میں ہی اگر تم موسیٰ پر ایمان لاتے تو مجھے پر بھی لاتے اس لئے کہ اُس نے میرے حق میں لکھا ہی لیکن جب تم اُسکی لکھی ہوئی بات پر ایمان نہیں لاتے تو میری باتوں پر کیونکر ایمان لاؤ گے \* پھر یوحنا کے پہلے باب کی آیت ۲۵ میں ہی فیلبوس نے نتھنیل سے کہا کہ جسکا ذکر موسیٰ نے توریت میں اور اژ نبیوں نے کیا ہی ہم نے اُسے پایا وہ یوسف کا بیٹا یسوع ناصری ہی \* پھر لوقا کے ۲۴ باب آیت ۲۷ میں ہی اور موسیٰ سے لیکر سب نبیوں کی وہ باتیں جو سب کتابوں میں اُسکے حق میں ہیں اُنکے لئے بیان کیں \* پر اعمال کے ۷ باب آیت ۳۷ میں ہی یہ کہ وہی موسیٰ ہی جس نے بنی اسرائیل کو کہا کہ خداوند تمہارا خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے ایک نبی میرے مانند اُتھاویگا اُسکی سنو \* پھر اعمال کے ۳ باب آیت ۲۲ میں ہی موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہی تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے ایک نبی میرے مانند اُتھاویگا \* پس اب ہم ان سب نبیوں کو جھوٹا سمجھ کر مولوی صاحب کی بیدلیل بات کیونکر تسلیم کریں کیونکہ ہم کو کتب الہامیہ سے بڑی سند مل چکی ہے کہ یہ آیات ضرور حضرت عیسیٰ کے حق میں ہیں نہ محمد صاحب کے اور لفظ برادران جس سے مولوی صاحب بنی اسماعیل مراد لیتے ہیں یہ بھی بڑا تکلف ہے \* پادری فاندز صاحب نے میزان الحق میں اسکو خوب

واضح کر دیا ہی علاوہ ازیں بنی اسرائیل آج تک بنی اسماعیل کو اپنا  
 بھائی قرار نہیں دیتے بلکہ غیر قوم جانتے ہیں \* اب رہی تشبیہ  
 سو حضرت عیسیٰ کو حضرت موسیٰ سے کمال درجہ کی تشبیہ ہی  
 مولوی رحمت اللہ و آل حسن جو احکام شریعہ میں محمد صاحب  
 کو تشبیہ دیتے ہیں یہہ محض غلط ہی کیونکہ وہ سب احکام  
 جو محمدی تعلیم میں مذکور ہیں سب موسیٰ ہی کی شریعت ہی  
 اور توریت ہی سے انتخاب ہو کر خواہ عمداً خواہ توارداً قرآن میں  
 لکھے گئے ہیں یہہ تشبیہ موسیٰ سے نہیں ہو سکتی تشبیہ  
 کمالات میں دینا چاہئے \* پس دیکھو کہ کمالات میں موسیٰ کے مانند  
 محمد صاحب ہیں یا حضرت عیسیٰ ہیں موسیٰ جب پیدا ہوئے  
 تو بچوں کو فرعون نے مارا مسیح جب تولد ہوئے ہیروں نے  
 بیت اللحم کے لڑکوں کو قتل کیا موسیٰ چالیس دن پہاڑ پر بھوکھا  
 رہا مسیح بھی چالیس رات دن پہاڑ پر بھوکھا رہا موسیٰ کا منہ  
 خدا کے جلال سے چمکنے لگا مسیح کا چہرہ بھی خدا کے جلال سے  
 چمکنے لگا پھر موسیٰ ایک جسمانی شریعت لایا مسیح اُس سے بڑھ کر  
 خدا کا فضل اور روحانی شریعت لایا موسیٰ نے عجیب غریب  
 معجزہ دکھلائے مسیح نے اُس سے زیادہ عجیب معجزات دکھلائے  
 الغرض کمالات ذاتیہ میں مشابہت درکار ہی سو مسیح میں کماحقہ  
 موجود ہی محمد صاحب میں ہرگز مشابہت موسوی ثابت نہیں  
 ہوتی اور احکامات شریعہ کی تشبیہ بالکل ناقص ہی علاوہ ازیں  
 اُسی باب کے ۱۵ سے ۱۹ آیت تک خون موسیٰ نے اِس مشابہت کا  
 ذکر کر دیا ہی کہ وہ آئندہ نبی کس طرح کی مشابہت رکھیںگا \*

رہا مطالبہ اگر تمہارے قول کے مطابق مطالبہ دنیاوی مراد لیں تو بھی یہہ صفت مسیح میں ہی نہ محمد میں کیونکہ جن لوگوں نے مسیح کی نہ سنی اُن سے خدا تعالیٰ نے بڑا مطالبہ کیا چنانچہ قیامت کا نمونہ یروشلم کی تباہی میں دکھلا دیا اور وہ یہودی جو مسیح کے برخلاف تھے برباد ہوئے آج تک پراگندہ اور بیعزت مارے مارے پھرتے ہیں سوا اُنکے اور لوگ بیبی جو مسیح کے برخلاف ہیں بالکل جہان سے گھٹتے اور بحالت تنزل تباہ ہوتے جاتے ہیں خداوند تعالیٰ مسیح کے لوگوں کو جہان میں ایسی ترقی اور رونق دے رہا ہی کہ اتھارہ سو برس میں دیکھو کیا کچھ ترقی ہوئی یہہ خبر کسی طرح محمد کے شان میں نہیں ہو سکتی ضرور مسیح کے حق میں ہی \*

### تیسری خبر

استثنا کا ۳۲ باب آیت ۲۱ میں ہی اُنھوں نے اُسکے سبب سے جو خدا نہیں مجھے غیرت دلائی اور اپنی باطل باتوں سے مجھے غصہ دلایا سو میں بڑی اُنھیں اُس سے جو گروہ نہیں غیرت میں دالونگا اور ایک بے عقل قوم سے اُنھیں خفا کرونگا \*

مولوی رحمت اللہ کہتے ہیں کہ بے عقل قوم سے مراد عرب ہیں یعنی اُن میں نبی پیدا کرونگا عیسائی کہتے ہیں کہ پہلی خبر میں جو لفظ برادران تھا اُسکے سبب سے مولوی صاحب بنی اسرائیل کے بھائی بنے تھے اب اس خبر کے لینے کو غیر قوم بن گئے شاید مولوی صاحب کے نزدیک اجتماع ضدین جایز ہی \* واضح ہو کہ یہہ

کسی نبی کی خبر نہیں تھی بلکہ یہہ مطلب ہی کہ غیر قومیں ایمان لاینگی اس لئے اُن بنی اسرائیل کو جو ایمان نہیں لائے غیرت ہوگی چنانچہ یہی ہوا جیسے منی کے ۸ باب آیت ۱۰ میں لکھا ہے کہ یسوع نے تعجب کر کے فرمایا کہ میں نے بنی اسرائیل میں بھی ایسا ایمان نہ پایا میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ بہتیرے یورب و پچھم سے آئینگے اور ابراہیم و اسحاق اور یعقوب کے ساتھ آسمان کی بادشاہت میں بیٹھیں گے \* یہہ کتنی بڑی غیرت اُنکے واسطے ہوگی علاوہ ازیں اس مقام کو پولوس رسول نے رومیوں کے ۱۰ باب آیت ۱۹ سے ۲۱ تک صاف بیان کر دیا ہے کہ پھر میں تمہیں کہتا ہوں کہ کیا اسرائیل آگاہ نہوا پہلے موسیٰ نے ذکر کیا کہ میں اُنسے جو قوم نہیں ہیں تم کو غیرت دلاؤنگا اور قوم نادان سے تمہیں غصہ پر لاؤنگا پھر یسعیاہ بے پرواہ ہو کے صاف کہتا ہے کہ جنہوں نے مجھے نہیں تھوڑا تھا پا گئے اور جنہوں نے مجھے نہیں پوچھا اُن پر میں ظاہر ہوا پر اسرائیل کے حق میں کہتا ہے کہ تمام دن اپنے ہاتھ ایک قوم کے لئے جو نافرمان بردار اور حاجتی ہی بڑھائے ہوئے ہوں \* پھر اسی خط کے ۱۱ باب آیت ۱۱ میں ہی نجات غیر قوموں کو ملی تاکہ اُنہیں اُنسے غیرت آوے \* اب دیکھو کہ پولوس رسول اس خبر کو اُن غیر قوموں کے حق میں بیان فرماتے ہیں کہ جو مسیح پر ایمان لائے پھر ہم مولوی صاحب کی تقریر بیدلیل اور باتکلف محض بیجا کس طرح تسلیم کریں کہ عرب سے مراد ہے اور کسی نبی کی خبر ہی حال آنکہ کوئی قرینہ بھی نہیں \*

## چوتھی خبر

۴۵ زبور تمام \* مولوی رحمت الہ فرماتے ہیں کہ اس زبور میں صفات مندرجہ ذیل مذکور ہیں اور یہ سب صفات محمد صاحب میں موجود تھیں چنانچہ مولوی صاحب نے ہر ایک صفت کی کچھ کچھ تشریح بھی قرآن و حدیث سے اپنی کتاب میں ذکر کی ہے صفات یہ ہیں — حسن — فصاحت — پہلوانی — شمشیر و تیراندازی — امور عجیبہ کا اُس سے ظہور میں آنا امراء کا اُسکو تحایف بھیجنا — اُسکے فرزندوں کا امیر ہونا — پشت در پشت اُسکے نام کا اشتہار ہونا — گروہ ہائے جہان کا مطیع ہونا — بنات سلاطین کا اُسکے گھر میں داخل ہونا — اُسکی تعریف جہان میں ابدالابد ہونا \*

ہم کہتے ہیں کہ مولوی صاحب کتب مقدسہ کے مطالب سے بخوبی واقف نہیں ہیں اور کلام ربانی کی اصطلاحات سے بھی خبردار نہیں ورنہ اس خبر کو جو حضرت عیسیٰ کے شان میں ہے محمد صاحب پر ہرگز نہ جماتے چنانچہ ہم اسکا بیان کرتے ہیں ناظرین کو چاہئے کہ زبور کو کھولکر دیکھیں کہ لکھا ہے تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہے محمد صاحب حسن میں بنی آدم سے ہرگز زیادہ نہ تھے ہاں خوبصورت ہونگے پر نہ اسقدر کہ بنی آدم سے فوقیت لیجاویں اور وہ جو مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ ابوہریرہ و ابوہالہ نے اُنکے حسن کا ذکر کیا ہے

بیشک اُنکے حدیث میں کچھ اُنکے حسن کا مذکور ہی لیکن اُنہوں نے یہہ نہیں کہا کہ محمد صاحب بنی آدم سے حسن میں کہیں زیادہ تھے اگر بنی آدم سے حسن میں زیادہ ہوتے تو اکثر صحابہ اس عجیب بات کا ذکر ضرور کرتے یہہ لوگ اصحاب صفہ + میں سے تھے یہہ تعریف، نکریں تو اور کون کرے \* واضح ہو کہ یہہ صفت حضرت عیسیٰ کی ہی داؤں کہتا ہی کہ تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہی یعنی اگرچہ تو اپنے تئیں بنی آدم کہیگا لیکن تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہی بنی آدم کا یہہ منصب نہیں جو تیرا منصب ہی تو الوہیت کے درجہ میں ہی جو کہ بنی آدم سے زیادہ مرتبہ ہی یوحنا رسول پہلے باب کی آیت ۵ میں کہتا ہی نور تاریکی میں چمکتا ہی اور تاریکی نے اُسے دریافت نہ کیا پھر ۳ باب آیت ۱۹ میں کہتا ہی نور جہان میں آیا اور انسان نے تاریکی کو نور سے زیادہ پیار کیا \* پھر ۸ باب آیت ۱۱ میں ہی تب یسوع نے اُنہیں کہا جہان کا نور میں ہوں \*

تیرے ہونٹھوں میں فضل بتایا گیا ہی \* مولوی رحمت اللہ کہتے ہیں کہ یہہ محمد صاحب کی فصاحت کا ذکر ہی \* میں کہتا ہوں کہ محمد صاحب میں صرف لفظی فصاحت تھی اُس پر بھی عرب ہمیشہ اعتراض کرتے رہے مضامین عالیہ محمد صاحب سے کبھی سرزد نہیں ہوئے جو کہ اصلی فصاحت اور بلاغت ہی اُنکی تعلیم جب کہ عرب نے سنی تو اُنکو شاعر یا مجنون یا ساحر بمعنی فریبندہ کہا مگر حضرت عیسیٰ کی ایسی فصاحت تھی کہ حکماء یونان بھی

+ اصحاب صفہ وہ ہوتے ہیں جو بامید طعام دروازہ پر بیٹھے رکتے ہیں \*

حیران ہوئے اور کوئی اُنکو فریبنده یا شاعر یا مجنون نہ کہہ سکا اور آج تک علماء و حکماء جو بنظر انصاف مسیح کی تعلیم کو دیکھتے ہیں حیران ہو جاتے ہیں اور کبھی اُسپر اعتراض نہیں کر سکتے \* دیکھو لوقا کے ۴ باب آیت ۲۲ میں ہی — اُن عمدہ باتوں سے جو اُسکے منہ سے نکلتی تھیں تعجب کر کے کہا کیا یہہ یوسف کا بیٹا نہیں۔ اور متی کے ۱۳ باب آیت ۵۴ میں ہی ایسی تعلیم دی کہ وہ حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ اِس نے یہہ حکمت و معجزے کہاں سے پائے — پھر مرقس کے ۶ باب آیت ۲ میں اور لوقا کے ۲ باب آیت ۴۷ میں اور یوحنا کے ۶ باب آیت ۴۲ میں دیکھو کہ حضرت مسیح کی فصاحت کا ذکر لکھا ہی سوا اِسکے یہہ کتنا بڑا فضل اُسکے ہونٹوں میں تھا کہ اُسکے حکم سے اندھوں کی آنکھیں لنگڑوں کی ٹانگیں گونگونکی زبان لگ جاتی تھی اُسکے ہونٹوں کے حکم سے مردے جیتے تھے پلید روحمیں نکلتی تھیں اُسکے ہونٹوں کے فضل سے روٹیوں میں برکت ہوتی تھی ہرائیں تھہر جاتی تھیں دریا موج سے باز رہتے تھے لرگوں کے گناہ معاف ہوتے تھے اُسکے منہ کے حکم سے دوسرے لوگ بھی معجزے کرتے تھے \* بے لایاب انصاف کرو کہ حضرت مسیح کے ہونٹوں میں فضل تھا یا محمد صاحب کے جن سے کبھی بھی کوئی معجزہ نہ کوئی برکت ظہور میں آئی — ای پہلوان تو جاہ و جلال سے اپنی تلوار حمایل کر کے اپنی ران پر لٹکا — مولوی صاحب کہتے ہیں کہ ایک دفعہ محمد صاحب نے ابوالاسد پہلوان کو کشتی میں مارا تھا اِس لئے وہ پہلوان ہوئے اور تلوار بھی اُنہوں نے باندھی ہی حضرت مسیح نے کبھی نہیں باندھی —



بیشک اُنکے حدیث میں کچھ اُنکے حسن کا مذکور ہی لیکن اُنہوں نے یہ نہ نہیں کہا کہ محمد صاحب بنی آدم سے حسن میں کہیں زیادہ تھے اگر بنی آدم سے حسن میں زیادہ ہوتے تو اکثر صحابہ اس عجیب بات کا ذکر ضرور کرتے یہ لوگ اصحاب صفہ + میں سے تھے یہ تعریف نکریں تو اور کون کرے \* واضح ہو کہ یہ صفت حضرت عیسیٰ کی ہی داؤں کہنا ہی کہ تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہی یعنی اگرچہ تو اپنے تئیں بنی آدم کہیں لیکن تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہی بنی آدم کا یہ منصب نہیں جو تیرا منصب ہی تو اُلوہیت کے درجہ میں ہی جو کہ بنی آدم سے زیادہ مرتبہ ہی یوحنا رسول پہلے باب کی آیت ۵ میں کہنا ہی نور تاریکی میں چمکنا ہی اور تاریکی نے اُسے دریافت نہ کیا پھر ۳ باب آیت ۱۹ میں کہنا ہی نور جہان میں آیا اور انسان نے تاریکی کو نور سے زیادہ پیار کیا \* پھر ۸ باب آیت ۱۱ میں ہی تب یسوع نے اُنہیں کہا جہان کا نور میں ہوں \*

تیرے ہونٹھوں میں فضل بتایا گیا ہی \* مولوی رحمت اللہ کہتے ہیں کہ یہ محمد صاحب کی فصاحت کا ذکر ہی \* میں کہتا ہوں کہ محمد صاحب میں صرف لفظی فصاحت تھی اُس پر بھی عرب ہمیشہ اعتراض کرتے رہے مضامین عالیہ محمد صاحب سے کبھی سرزد نہیں ہوئے جو کہ اصلی فصاحت اور بلاغت ہی اُنکی تعلیم جب کہ عرب نے سنی تو اُنکو شاعر یا مجنون یا ساحر بمعنی فریبندہ کہا مگر حضرت عیسیٰ کی ایسی فصاحت تھی کہ حکماء یونان بھی

محمد صاحب نے کوئی ہیبتناک کام نہیں دکھایا معجزہ تک کوئی اُن سے صادر نہیں ہوا یہہ ہیبتناک کام سوائے حضرت عیسیٰ کے کس نے دکھلائے اور وہ جو مولوی صاحب نے لکھا ہی کہ جنگ حنین میں ایک مشہور خاک محمد صاحب نے پھینکی تھی سب مخالفوں کی آنکھوں میں جا پڑی یہہ ہیبتناک کام ہوا—واضح ہو کہ یہہ معجزہ ہی غلط ہی چنانچہ اسکا بیان اُوپر ہوچکا ہی کہ کہیں سے اِس معجزے کا وقوع ثابت نہیں البتہ اُنکی ایک غیر معتبر حدیث میں تو آیا ہی اطف یہہ ہی کہ بار بار عیسائیوں نے مولوی صاحب سے کہا کہ احادیث کی سند ہمکو نہ دو کیونکہ وہ بالکل مبحث سے خارج اور غیر معتبر ہیں تاہم مولوی صاحب بے دھڑک حدیث پیش کر دیتے ہیں پس واضح ہو کہ یہہ جنگ حنین میں خاک ڈالنے کا قصہ قرآن سے مفہوم نہیں ہوتا اِس لئے نامعتبر ہی—

---

ای خدا تیرا تخت ابدالابدان ہی تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہی تو نے صدق سے دوستی اور شر سے دشمنی کی ہی اِسی لئے خدا نے جو تیرا خدا ہی خوشی کے (روغن سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ تجھے معطر کیا یعنی مسیح کیا— اِن آیتوں میں اُس آئیوالے کو داؤد نے خدا کہا ہی پس کیا محمد صاحب خدا تھے نعوذ باللہ یہہ تو صاف مسیح کے حق میں ہی اور یہہ بھی لکھا ہی کہ تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہی محمد صاحب کی سلطنت کا عصا لڑھے کی مجازی تلمذ تھی لیکن مسیح نے راستی کے ساتھ اپنی روحانی سلطنت قائم کی ہی— بادشاہوں کی بیٹیاں تیری عزت والیوں

میں ہیں اُوپر کی آتھویں آیت میں اُس شادی کا اشارہ ہی جو کہ مسیح اور اُسکی کلیسیا کے درمیان ہونے والی ہی جسکا ذکر کتب مقدسہ کے کئی مقاموں سے صاف ظاہر ہی اِسی طرح اِس نویں آیت میں بھی شادی کا مذکور ہی جو کہ کلیسیا کے ساتھ مسیح کی شادی ہوگی اور یہہ پیش خبری اُسوقت پوری ہوگی کہ جب پھر مسیح تشریف لارینگے \*

یہاں پر یہہ مراد ہی کہ بادشاہونکی بیٹیاں یعنی نہایت نیکبخت و پارسا عورتیں تیرے پیش ہاؤں میں ہیں یعنی تیرے برگزیدوں میں جن سے تو راضی ہی نہ یہہ کہ تیری مجازی جوڑویں ہیں واضح ہو کہ مسیح کلیسیا کا دولہ کہلاتا ہی اور کلیسیا کو زن و دولہاں سے کتب مقدسہ میں تشبیہ دیگئی ہی اور یہہ نہایت دقیق بات ہی جو لوگ کتب مقدسہ کے مطالب سے خوب واقف ہیں اِس لطف کو وہی سمجھینگے—علاوہ ازیں بادشاہوں کی بیٹیاں بمعنی بادشاہ لوگ بھی آیا ہی چنانچہ میکا کا ۴ باب آیت ۸ میں ہی صیہون کی بیٹی کی حصین گرہہ یعنی صیہون کے باشندوں کی حصین گرہہ— پھر اِسی باب اِسی آیت میں ہی یروشلم کی بیٹی تک—یعنی یروشلم کے باشندے تک اِسی طرح بادشاہونکی بیٹیاں بمعنی بادشاہ لوگ آیا ہی یہہ تو کتب مقدسہ کا عام محاورہ ہی بہت جگہ یہہ الفاظ آئے ہیں اور وہاں پر دختران کے معنے نہیں ہوسکتے قتائل— اور یہہ جو مولوی رحمت اللہ کہتے ہیں کہ شہربانوں ایران کے بادشاہ کی بیٹی امام حسین کے ساتھ عقد کی گئی تھی اِس لئے یہہ خبر محمد صاحب کے حق میں ہی محض راہیات بات ہی

اور جو یہی بات ہو تو بہت لوگوں نے بادشاہوں کی لڑکیوں سے شادیاں کی ہیں چاہئے کہ وہ نبی ہوں یا اُنکے باپ دادا نبی قرار دئے جاویں \*

ملکہ اوفیر کے سونے سے آراستہ ہو کر تیرے دھننے ٹٹاٹھ کھڑی تھی اوفیر کسی جگہ کا نام ہی جہاں سے سلیمان کی سلطنت میں سونا آتا تھا مراد یہہ ہی کہ غیر قرمیں بھی اپنے اعمال یا اپنے ایمان کے سونے سے آراستہ ہو کر تیرے حضور میں کھڑی ہونگی خواہ صالحین ہوں یا صالحات۔ اوبیتنی سن لے اور سوچ اور اپنے کان ایدھو دھر اور اپنے لوگوں اور اپنے باپ کے گھر کو بڑول جا کہ بادشاہ تیرے جمال کا نپت مشناق ہی کہ وہ تیرا خاوند ہی تو اُسے سجدہ کر۔ یہاں پر بھی صاف ظاہر ہی کہ مراد بیتنی سے کلیسیا اور خاوند و شوہر سے مراد حضرت مسیح ہیں اور یہہ جو کہا کہ اپنے گھر کو بھول جا یعنی اپنی حالت سابقہ کو جبکہ مسیح کی کلیسیا میں داخل نہوئے تھے بھول جاؤ اس شادی کا ذکر اور مسیح کا دولہ ہونا اور کلیسیا کو زن و دولہن سے تشبیہ دیا جانا علاوہ عہد عنیق کے مکاشفات میں خوب تشریح کیا گیا ہی اور سلیمان کی غزل الغزلیات میں بھی بہت ذکر ہی چنانچہ مکاشفات کے ۱۹ باب آیت ۸ و ۹ میں ہی اُوہم خوشی و خورمی کریں اور اُسکو عزت دیویں اِسلئے کہ برّہ کا بیابہ آپہنچا اور اُسکی دلہن نے آپکو سنوارا ہی اور اُسے یہہ دیا گیا کہ صاف و شفاف مہین سوت کا کپڑا پہنے کہ مہین سوت کا کپڑا مقدسوں کی راستبازی ہی \*

اور سور کی بیٹی ہدیہ لاریگی قوم کے دولت مند تیری خوشامد  
 کرینگے شہزادی گھر کے اندر کل جلالی ہی اُسکا لباس سراسر تاش  
 کا ہے وہ رنگین فرشوں پر بادشاہ پاس لائی جاتی ہی کنواری  
 عورتیں جو اُسکی سہیلیاں ہیں تیرے پاس پہنچائی جاتی ہیں  
 خوشی و شادمانی سے وہ پہنچائی جاتی ہیں وہ بادشاہ کے  
 محل میں داخل ہوتی ہیں۔ سور کی بیٹی۔ یعنی سور کے باشندے  
 سور نام ہی کسی شہر کا سلیمان کے وقت میں سور کے باشندوں کے  
 ساتھ بنی اسرائیل تجارت کرتے تھے مگر یہاں پر مران سور سے  
 عام ممالک غیر قوموں کے ہیں یعنی غیر قوموں کے باشندے تجھ پر  
 ایمان لارینگے۔ قوم کے دولتمند تیری خوشامد کرینگے۔ دیکھو کس قدر  
 جہان کے دولتمند مسیح کے آگے سجدہ کرتے ہیں اور قیامت کو  
 سب جھکینگے خود داؤد نے ۲۲ زبور کی آیت ۲۹ میں کہدیا کہ  
 جو خاک میں ملتے ہیں اُسکے حضور جھکینگے۔ شہزادی گھر کے اندر  
 کل جلالی ہی۔ یہہ بھی مسیح کی صفت ہی کہ اُسکی کلیسیا جو  
 شہزادی ہی بالکل جلالی ہی نہ جسمانی جیسے مولوی صاحب  
 سمجھے ہیں۔ اُسکا لباس سراسر تاش کا ہی۔ تاش بادلہ محمدی  
 مذہب میں پہناہی حرام ہی یہہ تاش کا لباس مسیح کے مقدسوں  
 کی راستبازی ہی جیسے کہ اوپر گذرا۔ کنواری عورتیں الخ۔ یہہ  
 حالت بھی مسیح کی کلیسیا کی ہی مسیح کے مذہب میں بہت سی  
 کنواری عورتیں ہیں جو اُسکی کلیسیا کی سہیلیاں ہونگی \* محمدی

مذہب میں کنواری رہنا ہی جائز نہیں ہے۔ اس کے سوا کنواری عورتوں سے مراد پڑھیزگار لوگ ہیں نہ خاص عورتیں \*

وہ اپنے بیٹوں کو ساری زمین کا سردار بناویگا۔ مولوی رحمت اللہ کہتے ہیں کہ امام حسن جو محمد صاحب کے منہ بولے بیٹے تھے وہ سردار ہوئے تھے \* یہ بھی غلط ہے کیونکہ اُنکو تو یزید نے بالکل سلطنت ہی نکرے دی تھی بلکہ اُنکے والد ہی کے وقت میں زوال آگیا تھا \* علاوہ ازیں لفظ بیٹوں جمع کے ساتھ ہی اس لئے یہ اشارہ بھی حواریں کی طرف کہ مسیح نے اُنکو سردار مقرر فرمایا ہے اور بارہ کو بارہ سردار قرار دیا ہے اور اُنکی روحانی سلطنت جو جسمانی سے بدرجہا اعلیٰ و افضل ہے یہاں تک پہنچنے کی حاجت بیان کی نہیں \* مولوی صاحب نے یہ بھی نہ سوچا کہ داؤد کہتا ہے۔ ساری زمین کا سردار۔ پس کون شخص محمدیوں میں سے ساری زمین کا سردار ہوا بخلاف مسیح کے کہ اُس نے فرمایا کہ ایک گدیا اور ایک گلہ ہوگا اور حواریوں کے حق میں فرمایا کہ تم زمین کی حدوں تک میرے گواہ ہو گے اور متی کے ۱۹ باب آیت ۲۸ میں ہے جب ابن آدم اپنے جلال کے تخت پر بیٹھیں گے تم بھی بارہ تختوں پر بیٹھو گے اور اسرائیل کے بارہ گھرانے کی عدالت کرو گے \*

میں ساری پشتوں کو تیرا نام یاد دلاؤں گا پس لوگ ابدالاباد تیری سنایش کریں گے۔ محمد صاحب کا نام ساری پشتوں کو یاد دلایا نہیں گیا اُنکے آبا و اجداد میں سے صرف اسماعیل و قیدار کا نام کتاب میں ہے۔ یہ صفت بھی مسیح میں پائی جاتی ہے کہ آدم سے لیکر سب انبیاء صراحۃً یا اشارتاً اُسکا نام پکارتے آئے اور

اب باقی ماندہ جہان کے لوگ بھی اُسکا نام لیتے ہیں اُس دن سے آج تک یہہ نام ترقی پر ہی اور قریب آگیا ہی کہ ساری زمین پر مسیح کی منادی ہو جاوے \* پس یہہ تمام زبور مسیح و اُسکی کلیسیا کے بیان میں ہی کسی طرح ثابت نہیں ہو سکتا کہ محمد صاحب کے شان میں ہو یہہ دعویٰ مولوی رحمت اللہ صاحب کا غلط ہی \*

### پانچویں خبر

۷۲ زبور تمام—چونکہ اِس جگہ مولوی صاحب نے بالکل آنکھونپر تھیکری رکھ لی ہی کوئی لفظ اِس خبر میں ایسا نہیں جو محمد صاحب پر صادق آوے اِس لئے ساری زبور کو لکھ کر لفظ بلفظ بیان کرنا موجب تطویل ہی ناظرین خود زبور کو دیکھ لیں کہ صاف سلیمان اور مسیح کے حق میں ہی تعجب یہہ ہی کہ دو صفتیں جو اِس میں مذکور ہیں اُنکی تشریح مولوی صاحب نے ازالۃالوہام میں نہیں کی بلکہ دبا گئے وہ یہہ ہیں—بادشاہ کی بیٹی کو اپنی صداقت دی—یہاں پر بیٹی سے مراد اگر سلیمان کی لیں تو وہ داؤد بادشاہ کا بیٹا ہی اور اگر مسیح سے مراد ایں تو وہ جسمانی نسب کے طور پر داؤد کا بیٹا ہی اور روح کے طور پر بادشاہ حقیقی یعنی خدا کا بیٹا ہی محمد صاحب کسی بادشاہ کے بیٹے نہ تھے دوسرے یہہ کہ ۱۵ آیت میں ہی—وہ جیویگا—محمد صاحب تو مر گئے مگر مسیح آج تک زندہ ہی اور ہمیشہ ابد الابد جیویگا \*

## چھٹھی خبر

۱۱۲ زبور تمام—اسکو بیبی محمد صاحب کی شان میں مولوی صاحب نے جمایا ہے لیکن یہ زبور دیندار لوگوں کے حق میں ہی نہ مسیح کے اور نہ محمد صاحب کے ناظرین خود دیکھ کر انصاف کریں کہ کون سا لفظ محمد صاحب کے حق میں ہی \*

## ساتویں خبر

۱۲۹ زبور آیت ۱ سے ۹ تک اس زبور کو مولوی صاحب محمد صاحب کے حق میں بتلاتے ہیں صرف دودھاری تلوار نے انکو شک میں ڈالا ہے سو اُسکی حقیقت ۴ خبر میں راقم نے بیان کر دی ہے کہ دودھاری تلوار سے کلام ربانی ان کتابوں میں مراد ہوا کرتی ہے کیونکہ بولنے والے اور سننے والے ہر دو کے نفس امارہ کو قتل کرتی ہے جیسے کہ انجیل سے صاف ظاہر ہو چکا ہے \*

## آٹھویں خبر

زبور اول آیت ۶ وغیرہ مقامات اس کے مرادف ذکر کر کے کہتے ہیں کہ دین محمدی اگر حق نہیں تو کیوں اب تک نیست نابود نہ ہوا اور وہ آیت یہ ہے—شہزادہ راہ نیست و نابود ہو گئی—مولوی صاحب نے تلوار بیکھیں نہیں دیکھیں یہ نہیں جانتے کہ جس دن سے عمر کی وفات ہوئی اُسی دن سے دین محمدی گھٹنا شروع ہو گیا ہے اور ایسے آثار اب تک نمایاں ہیں کہ کچھ عرصہ میں صفحہ جہان سے



بالکل نیست و نابود ہونی والا ہی اگر مولوی صاحب کی یہہ مراد ہی کہ بارہ سو برس سے بعض مقام میں کسواسطے جاری ہی تو جواب یہہ ہی کہ اگر یہی دلیل حقیقت کی ہی تو ہنود بدرجہ اولیٰ مذہب حق پر ہونگے اور مسیحی دین جو اتھارہ سو برس سے ترقی پر ہی اور ہر ایک مذہب کو دباتا چلا جاتا ہی اُسکو برحق کیوں نہیں سمجھتے یہہ حجت مولوی صاحب کی اپنے مذہب کے حق میں ذکر کرنا محض ناحق ہی اِسکا ثبوت دین عیسائی میں پایا جاتا ہی \*

### نوین خبر

زبور ۱۵ تمام—مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ کوہ صیہون پر دوم کی عملداری مدت سے ہی اور اِس زبور میں لکھا ہی کہ جو شخص سود و رشوت وغیرہ نہ لیگا وہ وہاں پر بسیگا اِسلئے یہہ ہمارے نبی کی خبر ہی—عیسائی کہتے ہیں کہ اول تو مولوی صاحب کوہ صیہون کے معنے نہ سمجھے کوہ صیہون سے مراد ہی خدا کے جلال و تقدس کا مکان یعنے وہ عالیٰ درجہ جو خدا کے مقدسوں کو عنایت ہوتا ہی نہ وہ پہاڑ جو یروشلم میں ہی ورنہ چاہئے کہ وہ راستباز جسکا آیت میں ذکر ہی اُس پہاڑ پر ابدالابان بیتھا رہے ایسے کوہ مقدس کا ذکر ۳ زبور کی آیت ۴ میں بھی ہوا ہی کہ اُسنے میری دعا کوہ مقدس پر سے سن لی یہاں سے صاف ظاہر ہی کہ مراد کوہ مقدس سے جلال و جمال کا مقام ہی نہ یروشلم کا پہاڑ—اصل یہہ ہی کہ داؤد راستباز لوگوں کا ذکر کرتا ہی کہ خدا کے برگزیدے وہ اوگ ہیں

جن میں صفات مندرجہ زبور ہذا ثابت ہوں کسی نبی یا کسی اُمت کی خبر نہیں دیتا—اور مولوی صاحب کو یہ خبر نہیں کہ خود داؤد نے اِس پہاڑ پر بسنے والے کا پتہ و نشان کئی مقام پر ظاہر کر دیا ہے کہ وہ خدا کا بیٹا اور قادر مطلق ہوگا چنانچہ زبور ۲ میں ہے \*

قومیں کس لئے جوش میں ہیں اور لوگ باطل خیال کرتے ہیں زمین کے بادشاہ سامنا کرتے ہیں اور سردار آپس میں خداوند اور اُسکے مسیح کے برخلاف منصوبہ باندھتے ہیں کہ آؤ ہم اُنکے بند کہول ڈالیں اور اُنکی دسی اپنے سے توڑ پھینکیں وہ جو آسمان پر تخت نشین ہی ہنسنا ہی اور خداوند اُنہیں تھتھوں میں اُڑاتا ہی اور وہ غصہ سے اُنہیں کھائیگا اور نہایت بیزار ہو کے اُنہیں پریشانی میں ڈالے گا یقیناً میں نے اپنے بادشاہ کو کوہ مقدس صیہون پر بٹھلایا ہے میں حکم کو ظاہر کرونگا کہ خداوند نے میرے حق میں فرمایا تو میرا بیٹا آج کے دن میں نے تجھے جتنا مجھ سے مانگ کہ میں تجھے اُمتوں کا وارث کرونگا اور زمین سراسر تیرے قبضہ میں کرونگا تو لوہے کے عصا سے اُنہیں توڑیگا کھار کے برتن کی مانند چکناچور کریگا پس ای بادشاہو ہوشیار ہو اور ای زمین کے منصو تربیت پاؤ درتے ہوئے خدا کی بندگی کرو اور کانپتے ہوئے خوشی کرو بیٹے کو چومو تا نہروے کہ وہ بیزار ہو اور تم بیزار ہو کے ہلاک ہو جب اُسکا قہر ذرا بھی بھڑکے سعادت مند وہ سب جنکا توکل اُس پر ہے—پھر ۲۴ زبور پڑھ کر دیکھو کہ کوہ مقدس کسکے لئے ہے ہاں مولوی صاحب کو لفظ سود نے اِس خبر کے لینے کو

برانگیختہ کیا ہی کیونکہ قرآن میں سود کھانے کی مانعت آئی ہی \* مگر واضح ہو کہ مولوی صاحب نے یہاں پر بڑا مغالطہ دیا وہ یہ کہ لفظ سود تو زبور سے لیا اور اُسکے معنی اصطلاحی وہ سمجھے جو ۴۱۲ برس بعد اہل اسلام کی تجویز سے مقرر ہوئے ہیں انصاف یہ کہ چاہتا ہی کہ جس کتاب سے وہ لفظ اخذ ہوا ہی اُسی کتاب سے اُسکے اصطلاحی معنی دریافت کرنے چاہئیں \* پس منحنی نہ رہے کہ یہوں کی اصطلاح میں زیادتی بیجا کو سود کہتے ہیں اور وہ شریعت موسوی میں اپنے بھائیوں اور غرباء کے سواء اجانب و دیگر اقوام سے لینا جائز ہی چنانچہ استثنا کا ۲۳ باب آیت ۱۹ سے ۲۰ تک لکھا ہی تو اپنے بھائی کو سودی روپیہ یا سودی طعام یا اور کوئی چیز سودی عاریت مت دیجیو تو مسافر کو سودی قرض دے سکتا ہی پر اپنے بھائی کو سودی قرض مت دیجیو یہ فخر مولوی صاحب کا کہ ہم سود نہیں لیتے بیجا ہی کیونکہ جسکا نام اُنھوں نے سود رکھا ہی وہ ایک قسم کی تجارت ہی اُسکا لینا جائز ہی شریعت موسوی میں منع نہیں اور اگر یہی بات ہی تو عیسائی بدرجہ اولیٰ فخر کر سکتے ہیں کیونکہ انجیل میں لکھا ہی تم قرض دو پر واپس لینے کی اُمید نہ رکھو دیکھو یہاں تک بھلائی کیجاتی ہی کہ سود تو الگ رہا اصل زر بھی معاف کیا جاتا ہی۔ یہ صفت بھی اہل اسلام سے زیادہ عیسائیوں میں پائی جاتی ہی اور دیگر صفات جو اس زبور میں مذکور ہیں اگر اُن میں گفتگو کیجاوے تو مولوی صاحب کو بہت مشکل ہوگی اس لئے کہ اُنکا ثبوت محمد صاحب میں ہرگز نہیں ہو سکتا \*

## دسویں خبر

۱۳۷ زبور۔ ۸ سے ۹ تک ای بابل کی بیٹی جو خود برباد ہوا چاہنی ہی مبارک وہ جو تجھ سے اُس سلوک کا جو تو نے ہم سے کیا انتقام لیوے مبارک وہ جو تیرے لڑکوں کو پکڑ کر پتھروں پر پتک دیوے۔ پھر یسعیاہ کا ۱۳ باب آیت ۱۱ بابل جو مملکتوں کی حشمت اور کسادیوں کی بزرگی کی رونق ہی سدوم و غمورا کی طرح ہو جاویگی جن کو خدا نے اُلٹ دیا۔ پھر مکاشفات یوحنا کا ۱۸ باب آیت ۲۔ اُس نے بڑی آواز سے پکار کے یہ کہہ کر بڑی بابل گریڑی گریڑی۔ اِن سب آیتوں کو اصل کتاب میں ناظرین کو ملاحظہ کرنا چاہئے۔ مولوی رحمت اللہ کہتے ہیں کہ اِن آیتوں کے بموجب مبارک اور برگزیدے بندوں کے ہاتھوں سے شہر بابل اسطرح پر نیست و نابود ہونا چاہئے کہ وہاں ہر وحشی و سباع رہیں اور اُلو بولیں تو اسطرح کی تباہی حضرت عمر کے ہاتھ سے ہوئی ہی اور یہ کہ بھی ظاہر ہی کہ یوحنا رسول تک ایسی تباہی نہ ہوئی تھی ورنہ یوحنا بابل کے گرنے کی پیش خبری کیونکر دیتا اس لئے حضرت عمر مبارک اور نیک بندہ ہیں اور یہ کہ خبر محمد صاحب کی ہی \*

## عیسائیوں کا جواب

بابل کی تباہی جس کے ہاتھ سے ہوئی تھی خدا نے اُس کا نام پہلے ہی سے بتلا دیا ہی کہ میں شہر کو فلاں شخص کے ہاتھ سے تباہ کروں گا۔ چنانچہ یسعیاہ نبی کے ۱۳ باب آیت ۱۷ میں ہی دیکھو

میں مادیوں کو اُنپر چڑھاؤنگا وے روپے کو خیال میں نہ لاینگے اور  
 سونے سے خوش نہونگے اُنکی کمائیں جوان لوگوں کو پاش پاش  
 کردالینگے اور وے رحم کے پھل پر رحمت نکرینگے اور اُنکی آنکھیں  
 بچروں سے بے مروتی کرینگے۔ یہہ تو صاف یسعیاہ نے کہدیا کہ  
 مادی لوگ جو ایک قسم کے فارسی ہیں بابل کو خراب کرینگے \* پھر  
 یسعیاہ کے ۲۱ باب آیت ۲ سے ۱۰ تک میں لکھا ہی ای مادی  
 محاصرہ کر دیکھہ یہہ سوار مرد فارس دو دو آتے ہیں۔ پھر یرمیاہ  
 کے ۵ باب آیت ۱۱ میں ہی تیروں کو صیقل کرو سپروں کو لگاؤ  
 خداوند نے مادیوں کے دلوں کو بھڑکایا ہی کیونکہ بابل پر اُسکا  
 ارادہ ہی \*

پھر دانیال کے ۵ باب آیت ۳۱ میں ہی اور دارا مادی باستہ  
 برس کا ہوکر مملکت کو تصرف میں لایا۔ جو شخص کہ کتب مقدسہ  
 کے مطالب سے اور تواریخ سے واقف ہی وہ خوب جانتا ہی کہ بابل  
 تو یوحنا کی پیدائش سے بہت دنوں پہلے تباہ ہوچکا اور جنپر  
 غصہ تھا وہ بیض و بن سے اکھڑے بھی گئے اور یہہ جو یوحنا رسول نے  
 خبر دی ہی یہہ اُس بابل کی خبر نہیں بلکہ اِتلی کے روم شہر کا  
 نام بابل رکھا گیا ہی دلیل اِسکی کئی ایک ہیں ازآنجملہ یہہ ہی  
 کہ وہ بابل تو خراب ہوچکا ویران پڑا ہی اور چونکہ اُسکے بیچروں  
 بیچ دریا جاری تھا اِسلئے غار و گڑھے بھی ہوگئے ہیں اور عیدر بھی  
 بولنے لگے جانور دھنے لگے ضرور یوحنا کسی اور شہر کی خبر دیتا  
 ہی۔ دوسرے یہہ کہ مکاشفات کے ۱۳ باب سے ۱۸ باب تک پڑھنے

سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شہر سات پہاڑوں پر واقع ہے اور وہاں پر جو عورت خدا کی گنہگار بیٹھی ہے جس کے سبب سے وہ بابل تباہ ہوا اُس کے ماتھے پر لکھا ہے راز بابل کے بزرگ کسبیوں اور زمین کے مکروہات کی ما۔ پھر لکھا ہے کہ وہ عورت یسوع مسیح کے شہداء کے خون سے متوالی ہو رہی ہے اگر وہ قدیمی بابل مراد لیں تو بتلاؤ کہ وہ عورت حضرت عیسیٰ کے شہیدوں کے خون سے کیونکر متوالی تھی یہہ سب تو اُس کی تباہی سے پیچھے پیدا ہوئے ہیں \* الغرض یہہ چھ باب مکاشفات کے غور سے دیکھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ یہہ وہ بابل نہیں ہے اسی واسطے عیسائی لوگ اس پیش خبری کے پورا ہونے کے واسطے روم کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ کب تباہ ہوتی ہے۔ مولوی صاحب نے یسعیاہ نبی کے بیان میں یوحنا رسول کا بیان ملا کر کچھ اور ہی نتیجہ نکال کر دکھلایا اور بڑا مغالطہ دیا یہہ خبر اُن کے حق میں ہرگز نہیں ہوسکتی اور نہ وہ شہر حضرت عمر کے ہاتھ سے تباہ ہوا \*

## گیارہویں خبر

یسعیاہ نبی کا ۲۲ باب آیت ۹ سے ۱۷ تک مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ یہہ ہمارے نبی کی خبر ہے کیونکہ لفظ کیدار سے مطلب پر دلالت کرتا ہے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ اول آتھہ آیتیں جو صاف حضرت عیسیٰ کے حق میں ہیں مولوی صاحب نے چھوڑ دیں اور آیت ۹ سے جو عام لفظ ہیں بیان کرنا شروع کیا۔ واضح ہو کہ اس سارے باب میں اول مسیح کی خبر اور اُس کی حلیمی و

وفاداری کا ذکر ہی بعد ازاں یسعیاہ نبی عام لوگوں کو نصیحت کرتا ہے کہ ہر کوئی خواہ سمندر میں ہو یا جنگل میں یا پہاڑوں میں خواہ عرب وغیرہ جزائر میں جہاں کہیں جو آدمی ہی خوشی کرے اور خدا کی ستائش کرے کیونکہ مسیح اور اُسکی انجیل کا فضل سب کے واسطے عام ہوگا۔ پھر آخر باب میں کہتا ہے کہ جو لوگ مسیح پر ایمان نہ لائینگے وہ ملامت کے لائق ہیں اور لفظ کیدار جو مولوی صاحب اخذ کرتے ہیں اُسکے معنی یہہ ہیں کہ بارجور آنکہ کیدار جو غیر قوم اور نجات سے دور ہی تھام وہ بھی خوشی کرے کہ خدا تعالیٰ مسیح کو سب کے واسطے یہاں تک کہ کیدار کے واسطے بھی مبعوث کریگا نہ یہہ کہ کیدار کے گھر میں نبی پیدا ہوگا ورنہ ہر سمندر اور ہر جزیرہ اور ہر جنگل و ہر پہاڑ میں بھی ایک ایک نبی پیدا ہونا چاہئے کیونکہ سب کو خوشخبری دیجاتی ہے \*

## بارہویں خبر

یسعیاہ نبی کا ۵۲ باب آیت ۱۳ سے ۱۴ تک دیکھو میرا بندہ دانائی سے کامیاب ہوگا وہ بالا اور ستودہ ہوگا اور نہایت بلند ہوگا۔ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ مران بندہ سے محمد صاحب ہیں کہ وے دانائی سے کامیاب ہوئے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ لفظ بندہ حضرت مسیح کے حق میں ہی کیونکہ یسوع مسیح کے نام باعتبار جسمانیت و روحانیت کے کتب مقدسہ میں کئی ایک رکھے گئے ہیں چنانچہ لفظ بندہ و ابن آدم اور خادم اور نبی اور بیٹا خدا کا وغیرہ \*

پس یہ لفظ بندہ بھی اُسی کے واسطے آیا ہی دلیل ہماری یہہ ہی کہ یسعیاہ نبی کے ۴۲ باب کی پہلی آیت میں ہی دیکھو میرا بندہ جسے میں سنبھالونگا میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہی میں نے اپنی روح اُس پر ڈالی—مولوی صاحب بھی جانتے ہیں کہ مسیح پر خدا تعالیٰ کی روح رکھی گئی ہی—پھر یسعیاہ کے ۴۳ باب کی آیت ۱۰ میں ہی خداوند فرماتا ہی اور میرا بندہ بھی جسے میں نے برگزیدہ کیا—پھر ۴۹ باب کی آیت ۳ میں ہی ای اسرائیل تو میرا بندہ ہی تجھے میں اپنا جلال ظاہر کرونگا—پھر اسی باب کی آیت ۹ میں ہی میرا بندہ ہو میں تجھے غیر قوموں کے لئے نور بخشونگا کہ تجھ سے میری نجات زمین کے سارے کناروں تک پہنچے—پھر ۵۳ باب کی آیت ۱۱ میں ہی وہ اپنی جان کے دردوں کا حاصل دیکھ کر سیر ہوگا اپنی معرفت سے میرا صادق بندہ بہتوں کو راستباز تھہراویگا کیونکہ وہ اُنکی بدکاریاں اپنے اوپر اُتھالیگا—فلپیوں کا ۲ باب آیت ۷ میں ہی بلکہ آپکو نیچ کیا جبکہ خادم کی صورت پکڑی آدمیوں کی شکل بنا—متی کے ۱۲ باب آیت ۱۸ میں ہی دیکھو کہ میرا خادم جسے میں نے چنا میرا پیارا جس سے میرا دل خوش ہی میں اپنی روح اُس پر ڈالونگا اور وہ غیر قوموں کو عدالت کی خبر دیگا وہ جھگڑا نہیں کریگا نہ شر اور نہ بازاروں میں کوئی اُسکی آواز سنیگا—محمد صاحب تلوار سے اور فساد سے کامیاب ہوئے مگر مسیح دانائی سے کامیاب ہوا اور آج تک اُسکی شریعت اسی صفت کے باعث جہانگیر ہو گئی مولوی صاحب نے ان سب آیتوں کو یسعیاہ نبی کی کتاب میں دیکھ کر چھوڑ دیا جہاں لفظ



عام پایا اور پیر جمتے نظر آئے وہی ایت نکالکر پیش کی تاکہ جہال کو دھوکھے میں ڈالیں اور مسیح پر ایمان لانے سے باز رکھیں \*

## تیرھویں خبر

یشعیہ نبی کا ۵۴ باب تمام—مولوی صاحب کہتے ہیں کہ زن عقیقہ سے مراد شہر مکہ ہی اور مطلقہ سے مراد ہاجرہ اور منکوحہ سے مراد سارہ اس صورت میں یہہ خبر محمد صاحب کی تھہرتی ہی \* عیسائی کہتے ہیں کہ یہہ دعویٰ مولوی صاحب کا کہ زن عقیقہ سے مراد شہر مکہ ہی محض بے دلیل بلکہ وہمی بات ہی یہہ تو صاف غیر قومونکی کلیسیا کی طرف اشارہ ہی اُنکو تسلی دیجاتی ہی اور اُنکی فراوانی کا ذکر کیا جاتا ہی اور یہہ جو فرماتے ہیں کہ مطلقہ سے مراد ہاجرہ ہی یہہ بھی غلط ہی اِسلئے کہ مطلقہ مشبہ بہ واقع ہوا ہی اُسی عقیقہ کا نہ یہہ کہ مطلقہ سے کوئی جدا مضمون شروع ہوا ہی سارے باب میں زن عقیقہ ہی سے خطاب ہی اور زن عقیقہ سے مراد غیر قوموں کی کلیسیا ہی مولوی صاحب نے اِس عبارت پر بھی خیال نہ فرمایا کہ اُس زن عقیقہ سے کہا جاتا ہی کہ تیرا خالق تیرا شوھر ہی یعنے مسیح جو کلیسیا کا شوھر کتب مقدسہ میں کہلاتا ہی اُسی کی طرف صاف اشارہ ہی پر لکھا ہی کہ ای زن عقیقہ یعنے ای کلیسیا تیرا نجات دینیوالا اسرائیل کا قدوس ہی وہ ساری زمین کا خدا کہلاوینگا \*

## چودھویں خبر

یشعیاء نبی کا ۶۰ باب تمام—مولوی صاحب کہتے ہیں کہ یہہ سارا باب محمد صاحب کے حق میں ہی اور مکہ کے حاجیوں کا بڑا طول طویل قصہ لکھا ہی مگر اس باب میں غیر قوموں کے مرید ہونیکے سبب کلیسیا کا جلال و شوکت بیان ہوا ہی کوئی لفظ ہم ایسا نہیں پاتے کہ محمد صاحب کی خبر بتا سکیں ناظرین اس باب کو خود پڑھکر انصاف کریں \*

## پندرہویں خبر

یشعیاء نبی کا ۶۵ باب آیت ۱ سے ۶ تک میں نے اُنکو جواب دیا جنہوں نے مجھسے نہ مانگا اُنہوں نے مجھے پایا جنہوں نے مجھے نہ دھونڈھا الی آخرہ—مولوی صاحب کہتے ہیں کہ یہاں پر عرب سے مراد ہی بھلا خیال تو کرو کس قرینہ سے کہتے ہیں کہ عرب مراد ہی صرف اس لئے کہ وہ بت پرست تھے بزور شمشیر مسلمان ہوئے۔ یہہ بات نہیں مطلب یہہ ہی کہ خدا نے جو نجات کا طریقہ یہودیوں میں پیدا کیا ہی اُسپر جسقدر کہ غیر قوم ایمان لائے اسقدر بنی اسرائیل نہ لائے اسی بات کو نبی بیان کرتا ہی اور یہہ مضمون کئی جگہ پر بیان ہوچکا ہی چنانچہ رومیوں کا خط ۹ باب آیت ۲۲ سے ۳۰ تک پھر ۱۰ باب آیت ۲۰ میں اور انسیوں کے ۲ باب کی آیت ۱۲ سے ۱۳ تک \*

## سولہویں خبر

دانیال کا ۲ باب آیت ۳۱ سے ۴۵ تک مولوی رحمت اللہ صاحب پانچویں سلطنت کو جس سے خدا کی سلطنت مراد ہی بڑی خوشی سے اپنی سلطنت قرار دیتے ہیں—عیسائی کہتے ہیں کہ یہہ خیال غلط ہی اس لئے کہ اور اُور مقام جہاں پر یہہ سب کچھ تشریحاً بیان ہوا ہی اُسپر مولوی صاحب نے توجہ نہیں فرمائی اُس سلطنت کے حلیہ پر یہی نہیں خیال کیا کہ وہ مسیح کی سلطنت ہی ناظرین اگر ان مقاموں کو دیکھنا چاہیں تو خود دیکھ لیں پتہ یہہ ہی دانیال کا ۷ باب آیت ۲۶ پھر میکا کا ۴ باب آیت ۷ و ۸—دیکھو صاف لکھا ہی کہ بادشاہت یروشلم کی بیٹی تک پہنچینگے یعنی یروشلم کے باشندہ تک \*

## سترہویں خبر

یشعیہ نبی کا ۴۰ باب آیت ۱ سے ۵ تک یہہ تو ہنسی کی بات ہی ناظرین دیکھکر انصاف کریں کہ کسطرح محمد صاحب کے حق میں یہہ آیات ہوسکتی ہیں صاف مسیح اور یحییٰ بن زکریا کے حق میں ہیں اور مسیح کے نجات کا اشارہ ہی یہہ محمد صاحب کی خبر نہیں ہی بیفائدہ تقریر سے کیا حاصل دیکھو مٹی کا ۳ باب آیت ۳ مرقس کا پہلا باب آیت ۳ لوقا کا ۳ باب آیت ۴ یوحنا کا پہلا باب آیت ۳۲ \* پس ان سچے رسولوں کو کسطرح غلط تھراویں تاکہ مولوی صاحب کی بیدلیل بات تسلیم کیجاوے \*

## اتھارھویں خبر

متی کا ۱۳ باب مرقس کا ۴ باب لوقا کا ۸ باب—مولوی صاحب کہتے ہیں کہ بموجب ان آیات کے چار طرح کا تخم دنیا میں پڑا اُسکے مصداق حکماء—یہود—نصاری—اور اہل اسلام ہیں \* بھلا یہہ کیسی واہیات بات ہی عام عبارت سے ایک خاص مضمون اپنے دل سے تراش کر اُس پر نجات کا بھروسہ کیا جاتا ہی سبحان اللہ کیا مولوی صاحب یہہ نہیں جانتے کہ ہر واعظ کا وعظ سننے والے چار طرح کے ہوتے ہیں \*

## انیسویں خبر

متی کا ۱۳ باب مرقس کا ۴ باب لوقا کا ۱۳ باب مولوی صاحب کہتے ہیں کہ دانہ خردل محمد صاحب ہیں—یہہ بات مہمل ہی قابل توجہ کے نہیں ہی اور نہ کسی نبی کی خبر ورنہ مولوی صاحب کوئی دلیل پیش کریں \*

## یسویں خبر

متی کا ۲۰ باب آیت ۱ سے ۱۶ تک یہہ بات بھی قابل توجہ کے نہیں ہی \*

## اکیسویں خبر

متی کا ۲۱ باب مرقس کا ۱۲ باب لوقا کا ۲۰ باب ناظرین خود

دیکھ لیں کہ کیا لکھا ہے مولوی صاحب زبردستی خبر بناتے  
ہیں \*

## بائیسویں خبر

یوحنا کا ۱۴ باب آیت ۱۵ سے ۲۹ تک مولوی صاحب فرماتے  
ہیں کہ تسلی دینیوالا محمد صاحب ہیں یہہ سب تقریریں مولوی  
صاحب کی غلط ہیں فائدہ صاحب نے میزان الحق میں اسکا جواب  
شافی لکھ دیا ہے اور انجیل خود گواہی دیتی ہے کہ وہ تسلی  
دینیوالا روح القدس ہے کیونکہ لکھا ہے کہ وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ  
رہیگا۔ اور سب کچھ تمہیں بتلاویگا اور دنیا اُسے دیکھ نہیں سکتی \*  
بھلا یہہ صفتیں محمد صاحب میں کب محقق ہو سکتی ہیں۔  
پھر اعمال کے پہلے باب کی آیت ۴ و ۵ میں اور لوقا کے آخر باب  
کی آیت ۲۹ میں لکھا ہے کہ وہ جسکا وعدہ میں نے تم سے کیا جب تک  
کہ وہ نہ آوے تم یروشلم سے باہر نہ جانا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ  
آنیوالا دس روز بعد حواریوں پر نازل ہوا اور سب کچھ اُنکو بتلایا  
اور ہمیشہ اُنکے ساتھ رہا اور اب تک نیک بندوں کے ساتھ ہی ہر  
کوئی اُسے دیکھ نہ سکا کہ وہ روح القدس تھا \*

## تیسویں خبر

مکاشفات کا ۲ باب آیت ۲۹ سے ۲۹ تک۔ مگر ان آیات میں لفظ  
جو واسطے تعمیم کے ہے نہ تخصیص کے یعنی جو نفس پر غالب  
آتا ہے اُسکے لئے یہہ کچھ اجر ہے \* ایک اور خبر ہے جسکو

مولوي صاحب نے محمد صاحب کے حق میں نص. قطعي بتلایا ہے وہ یہ کہ ۱۸۱۱ کا کوئی نسخہ بیبل عربی زبان کا مولوي صاحب نے دیکھا اُسکے اندر یسعیاہ نبی کا ۲۱ باب آیت ۱۳ سے ۱۷ تک میں ایک پیش خبری عرب کی نسبت یسعیاہ نبی نے لکھی ہے اور اُسکے اوپر کی آیت جو بطریق عنوان یا سرنامہ کے ہے وہ یہ ہے النبوۃ فی العرب و فی بنی قیدار یعنی پیش گوئی بابت عرب اور بنی قیدار کے—عیسائیوں کی بول چال میں لفظ نبوت بمعنی پیش خبری کے مستعمل ہے پس یہ عبارت کہ النبوۃ فی العرب و فی بنی قیدار سرنامہ ہے اُس پیش خبری کا جو اُسکے ذیل میں یسعیاہ بیان کرتا ہے کہ قیدار کی سبب حشمت. گھمت جاوے گی اور اُسکے بہادر لوگ بھاگ جاوے گے وغیرہ—مگر مولوي صاحب نے اُلٹے معنی سمجھ لئے اور اِس عبارت کو نص خیال کر لیا حال آنکہ اِس کتاب میں کئی جگہ پیش خبریوں پر بطور سرنامہ کے ایسی عبارت لکھی ہوئی ہے اِس ادعا کے بموجب چاہئے کہ ہر جگہ ایک نبی پیدا ہو چنانچہ اِسی کتاب کے ۱۹ باب آیت اول میں ہے النبوۃ فی المصر یہ سرنامہ ہے اُس پیش خبری کا جو اُسکے ذیل میں مذکور ہے—پھر ۲۱ باب آیت اول میں النبوۃ فی البر البحري—پھر ۱۱ و ۱۳ میں النبوۃ فی الادومۃ والنبوۃ فی العرب—پھر ۲۲ باب آیت اول میں النبوۃ فی وادی الرویا—پھر ۲۳ باب آیت اول میں النبوۃ فی السور وغیرہ \* الغرض ہر جگہ پر اس طرح کے سرنامے لکھے ہوئے ہیں یہ کسی نبی کی خبر نہیں ہے \* پس معلوم ہوا کہ محمد صاحب

کے حق میں کسی نبی سابق نے کوئی خبر نہیں دی اس لئے وہ شفیع نہیں ہو سکتے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ محمد صاحب کا یہہ دعویٰ کہ حضرت عیسیٰ یا دیگر انبیا میری بشارت دی گئے ہیں محض غلط فہمی کوئی۔ اُنکی بشارت نہیں دے گیا نہ صراحۃً نہ اشارتاً کتاب مقدس میں کہیں نبوت کی نسبت اُنکا نام و نشان بھی نہیں ہے البتہ جھوٹے نبی کے نشان اور علامات جو کلام ربانی میں مذکور ہیں اُسکے نسبت معلوم ہوتے ہیں چنانچہ تفسیر مکاشفات یوحنا میں بندہ نے اُسکی کچھ تشریح کی ہے ناحق ہمارے مسلمان بھائی بے دلیل اور بے اصل بات پر بھروسہ کیئے بیٹھے ہیں خداوند کریم ان پر فضل کرے \*

## فصل چوتھی

محمد صاحب کی تعلیم کے بیان میں \*

نبی کی تعلیم بھی عمدہ ہونی چاہئے کیونکہ یہی ثبوت نبوت کی ایک نشانی بہت بڑی ہے—اور عمدیت کا یہہ بیان ہے کہ سوائے متشابہات کے جس میں عقل انسانی داخل نہیں دے سکتی اُسکی تعلیم کے دیگر مضامین محکمات قدرت یا طبع کے برخلاف ہوں اور عقل عام اور عقل خاص اُسکو پسند کرے اور یہہ بھی چاہئے کہ اُسکی تعلیم سے خدا کا جلال اور بزرگی ظاہر ہو یہہ نہ کہ خدا کی بیعزتی ظاہر کرے اور یہہ بھی نہ کہ اُسکی تعلیم سے

فریب بازی اور رغبت دنیاوی جسکو عقل عام تسلیم نہیں کرتی  
پائی جاوے \*

پس جبکہ یہ بات معلوم ہوگئی تو اب میں کہتا ہوں کہ تعلیم  
محمدی کہ مران مضامین محکمت سے ہی ایسی نہیں کہ کوئی  
دانا بعد تامل اُسکو پسند کرے \* اور یہہ بھی واضح رہے کہ ہماری  
مران محمدي تعليم سے قرآن کے وہ مضامین ہیں جو کتب مقدسہ کے  
برخلاف اُس میں مذکور ہوئے ہیں کیونکہ کتب مقدسہ کے جو  
مضامین قرآن میں درج ہیں وہ بیشک عمدہ ہیں مگر وہ تعلیم  
محمدي میں دو وجہ سے شمار نہیں ہو سکتے \*

وجہ اول آنکہ—یہہ مضامین عالیہ پہلے سے ہمکو انبیاء برحق  
دے چکے ہیں—اب تم اُنکی کتاب و تعلیم کو منسوخ اور محرف  
بنلا کر متروک کر داتے ہو اگرچہ تمہارے اوپر ان مضامین کا توارن  
ہوا ہو تو یہی ہم خاص تمہاری تعلیم کی عمدیت دیکھینگے نہ اُنکی  
تا کہ تمہاری فوقیت ہمارے ذہن نشین ہو اور یہہ نہوگا کہ جس  
کتاب کو ترک کر داتے ہو اُسی کے عمدہ مضامین انتخاب کر کے اپنی  
عمدہ تعلیم بنا کر ہمارے سامنے اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کرو \*  
یہی طور انجیل کے ساتھ نسبت توریت کی برتا جاویگا قطع نظر  
اسکے کہ وہ دونوں شی واحد ہیں یعنی اصول و فروع کی نسبت  
رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کی تصدیق و تکمیل کرتے ہیں نہ  
تنسیخ و تحریف بلا وجہہ \*

وجہ دوم آنکہ—تمہاری نسبت کتب مقدسہ سے ان مضامین کے  
اخذ کرنے کا بہت بڑا شک ہی اور یہہ شک آنحضرت کے عہد سے



آج تک چلا آیا ہی اور یہاں تک پردہ دری کرتا رہا کہ تم اُسکا  
دفعیہ نکر سکتے خود عرب کے لوگوں نے آنحضرت کے عہد میں جب  
دیکھا کہ توریت و انجیل سے مضامین نکال کر قرآن میں لکھے جاتے  
ہیں تو غل و شور مچایا چنانچہ قرآن میں بھی اُسکا ذکر سورۃ  
نحل کے اندر آیا ہی \* وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُولُونَ اِنَّمَا يَعْلَمُهُ بَشَرٌ مِّثْلُ

لِسَانِ الَّذِي يُلْحِدُونَ اِلَيْهِ اَعْجَمِي وَهَذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ \* یعنی ہمکو

معلوم ہی کہ وہ کہتے ہیں اُسکو تو سکھاتا ہی آدمی جسپر تعریف  
کرتے ہیں اُسکی زبان ہی اُپری اور یہہ زبان عربی ہی صاف فقط  
یعنے خدا یہہ کہتا ہی کہ ہم جانتے ہیں کفار یوں کہتے ہیں کہ  
محمد کو کوئی آدمی تعلیم کیا کرتا ہی بھلا یہہ کیونکر ہو اُس شخص  
کی زبان تو عجمی ہی اور اِس قرآن کی زبان عربی ہی یہہ مطلب ہوا—  
اب اِس آیت کو تفسیروں میں دیکھیں کہ مفسرین نے کیا لکھا ہی  
تفسیر جلالین میں یوں لکھا ہی کہ وہ شخص جسپر لوگوں نے گمان  
کیا تھا کہ محمد کو انجیل کی باتیں سکھلا دینا ہی وہ ایک لوہار  
نصرانی تھا محمد اُسکے پاس جایا کرتے تھے چنانچہ یہہ عبارت  
اُس تفسیر کی ہی وہو قین نصرانی کان النبی یدخل علیہ یعنے وہ  
ایک لوہار عیسائی تھا پیغمبر صاحب اُسکے پاس جایا کرتے تھے—  
اور تفسیر مدارک میں یوں لکھا ہی \* وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُولُونَ اِنَّمَا  
يَعْلَمُهُ بَشَرٌ مِّثْلُ ارادوا بانہ غلاماً کان الخو یطیب قد اسلم و حسن اسلامہ اسمہ  
عایش او یعیش و کان صاحب کتب او هو جبر غلام رومی او عبدان

جبر و یسار کانا یقرآن التوراة والانجیل فكان رسول الله یسمع ما یقرآن  
 او سلمان الفارسی لسان الذی یلحدون الیه اعجمی وهذا لسان عربی مبین  
 ای لسان الرجل الذی یمیلون قولهم عن الاستقامة الیه لسان اعجمی  
 غیر مبین وهذا القرآن لسان عربی مبین ای ذو بیان و فصاحة رداً لقولهم  
 وابطالا لضعفهم \*

اور تفسیر حسین بن علی یوں لکھا ہے قوله در خبر است که غلامی  
 رومی ہوں مر عامر بن حضرمی را می گویند کہ جبر گفتندے و گویند  
 کہ دو غلام ہوں دند جبر و یسار کہ شمشیرھا را صیقل زدندے و اہل  
 کتاب ہوں دند و پیوستہ تورات و انجیل خواندندے و چون حضرت  
 رسالت پناہ برایشان بگذشتے استماع قرأت ایشان فرمودے و گفتہ اند  
 خریطلب را غلامی عایش نام ہوں از اہل کتاب یا یعیش یا بلعام یا  
 یحنس یا عداس واضح آنست کہ اورا ابو فکیہہ گفتندے شبھا پیش  
 حضرت پیغمبر آمدے و قرآن تعلیم گرفتے قریش گفتندے محمد ازین  
 غلام کلامی می آموزد و باما می گوید آیت آمد ولقد نعلم و ہر آئینہ  
 بامید اینم انہم یقولون آنرا کہ ایشان می گویند إنما یعلمہ بشر جز این  
 نیست کہ اورا می آموزاند آدمی یعنی جبر یا ابو فکیہہ لسان الذی  
 زبان آنکہ یلحدون الیه تعلیم را باو نسبت می گردانند یعنی گمان  
 می برند کہ معلم اوست اعجمی غیر مبین است یعنی فصاحت ندارد  
 وهذا و این قرآن لسان عربی مبین زبان عربی روشن است کہ شما  
 با وجود کمال فصاحت و نہایت قدرت برانشای عربیبات ازیناں  
 بمثل آن عاجزید و ناتوان پس دعویٰ آنکہ می آموزاند اعجمی شکستہ

زبان مر آن حضرت را کلامی بدین بلاغت و فصاحت ظاہر البطلان  
است \*

پس ان دو وجہ سے ہم اس تعلیم کو آنحضرت کی تعلیم نہیں  
کہہ سکتے آنحضرت کی وہی تعلیم ہی جو کہ خلاف کتب مقدسہ کے قرآن  
میں موجود ہی اور اُسی پر ہمارا اعتراض ہی کہ وہ قابل پسند عقل عام  
کے بھی نہیں ہی اب اُس میں سے بخوف تطویل کچھ بیان کرتے ہیں \*

پہلا اعتراض بابت ازواج و رسول کے ہی کہ درمیان سورہ  
نساء کے یہہ حکم دیا کہ چار جوڑوں سے زیادہ نکریں اور  
لوندیاں بے نکاح جتنی چاہیں رکھیں چنانچہ یہہ حکم اس  
آیت میں ہی \* فَانْكَحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثَلِي وَثَلْثَ وَرَبَاعَ  
فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ط ذَالِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا  
تَعْدِلُوا ترجمہ پس نکاح کرو جو تمکو خوش آویں عورتیں دو دو تین  
تین چار چار پھر اگر تمکو خوف ہو کہ اُنکو برابر نہ رکھ سکو گے تو  
ایک ہی کرو یا جو تمہارے ہاتھ کا مال ہو (یعنے کنیزکیں) یہہ  
اختیار دینا موجب جور اور انحراف کرنے تمہارے کا نہوگا \* پس  
اسپر یہہ اعتراض ہی کہ تعدد نکاح عقلاً اور نقلاً ناجائز ہی \*

دوم یہہ اعتراض ہی کہ رسول نے خود عمل اس حکم پر نکیا  
بلکہ بہت سی عورتیں نکاح میں لائے اگرچہ تعداد ازواج رسول میں  
مورخین نے بہت اختلاف کیا ہی کسی نے بیس کسی نے پندرہ  
کسی نے اٹھارہ لکھے ہیں چنانچہ ابوالفدا نے ۱۸ عورتیں لکھی ہیں

پر ہم اس جگہ فقہیہ ابو اللیث کی روایت کو صحیح اور درست  
 حسب عقیدہ اہل اسلام کے مانکر اُسکی عبارت کو بعینہ نقل کرتے  
 ہیں قولہ جمیع ما تزوج النبی ص من النساء اربع عشر نسوة فاؤل  
 امرأة تزوجها خديجة بنت خويلد و هي سيدة النساء و كانت اسبق  
 النساء اسلاماً ثم سودة بنت زمعة ثم عائشة بنت ابي بكر رضي الله عنه  
 و تزوج هؤلاء الثلاثة بمكة و تزوج بمدينة حفصة بنت عمر رضي الله عنه  
 و أم سلمة بنت ابي أمية و أم حبيبة بنت ابي سفيان و كانت هؤلاء  
 الست من قريش و جویریہ بنت بنی المصطلق و صفیة بنت "حی  
 ابن المطلب و زینب بنت حبشہ، و كانت زوجة زيد بن حارث  
 يقال لها ام المساكين لسخاوتها و كثرة صدقاتها و هي اول نساء التي  
 ماتت بعد النبي ص و ميمونة بنت الحارث و هي خالة ابن العباس  
 و زینب بنت خزیمہ و امرأة من نبی ہلال و هي التي و هیبت نفسها  
 لنبي ص و امرأة من كنده و هي التي استعاضت بالله تعالى منه فطلقها  
 و امرأة من نبی كلب و كانت نساؤه كلها ثيبات الاعایشہ فانها كانت  
 بكراً تزوجها النبي ص و هي بنت ست سنين و نبی ایہا و هي بنت  
 تسع سنين كانت عندة تسعاً بسنان ابي الیث رض \*

### ترجمہ

سب بیویاں رسول کی چودہ تھیں سب سے اول نکاح خدیجہ  
 بنت خویلد سے ہوا \* یہہ سردار عورتوں کی ہی اور سب سے اول  
 یہی عورت مسلمان ہوئی تھی بعد ازان سودہ سے نکاح کیا وہ بیٹی

زمعه کی تھی \* (یہ عورت جب بوڑھی ہو گئی تو اُسکو طلاق دینے کا ارادہ کیا تب اُسے عرض کی کہ اپنی صحبت کا حق عیشہ کو دیتی ہوں مجھے طلاق نہ دیجئے براے نام مجھکو دھنے دو تب وہ طلاق سے بچیں) تیسری بیوی عایشہ بنت ابوبکر تھی (جس سے چھ برس کی عمر میں نکاح ہوا اور نو برس کی عمر میں صحبت دنیا کی گئی) ان تین عورتوں سے مکہ میں نکاح ہوا \* پھر حفصہ بنت عمر سے نکاح ہوا (اُسکو بھی طلاق دیدیا تھا مگر خلیفہ عمر کی خاطر سے پھر مراجعت کر کے گھر میں رہنے دیا) پانچویں شادی ام سلمہ بنت ابی امیہ سے کی — چھٹی ام حبیبہ بنت ابو سفیان سے \* یہ چھ عورتیں قریش سے تھیں پھر جویریہ بنت بنی حارث بنی مصطلق سے نکاح کیا (یہ عورت بڑی خوبصورت تھی جہاں میں پکڑی آئی تھی اور ثابت ابن قیس کے حصے میں آئی تھی اُسکو روپیہ دیکر رسول نے لے لیا اور نکاح کر کے اپنے گھر میں داخل کیا) \* آٹھواں نکاح صفیہ سے ہوا یہ بیٹی حی ابن اخطب کی تھی نو بیں شادی زینب بنت حنشل سے جو سابق میں جو رو زید ابن حارث (پیغمبر کے لئے پالک بیٹی کی تھی جسکا ذکر آگے آویگا) اس عورت کو ام المساکین اس واسطے کہتے تھے کہ وہ سخاوت اور خیرات بہت کیا کرتی تھی یہ عورت سب ازواج سے اول بعد وفات رسول کے فوت ہوئی تھی دسویں بیوی میمونہ تھی جو کہ بیٹی حارث کی اور خالہ ابن عباس کی تھی — گیارھویں بیوی زینب بنت خزیمہ — بارھویں ایک عورت بنی ہلال سے تھی جس نے اپنا نفس پیغمبر کو بخش دیا تھا بدون

نکاح اور مہر کے اُسکو گھر میں قاتل لیا تھا—تیرہویں ایک عورت قبیلہ بندہ کی تھی اُس نے ہر وقت صحبت کے آغوش باللہ منک کہا تھا آپ نے خفا ہو کر اُسکو طلاق دیدیا تھا—چودھویں ایک عورت بنی کلب کے قبیلہ سے تھی \* یہ سب عورتیں سوار عایشہ کے

شیبہ تھیں یعنی کنواری نہ تھیں بعض تو ان میں سے راند تھیں اور بعض اپنے خاوندوں سے طلاق لیکر آنحضرت کے گھر میں داخل ہو گئی تھیں یہ روایت کتاب بستان ابی الیث میں مذکور ہے \* پس اب غور کرنے کی جگہ ہے کہ حکم خدا اباحت نکاح ازواج اربعہ تک کا لوگوں کو سنایا جاوے اور خود اُسپر عمل نکریں چنانچہ جب اس بات کا چرچہ ہوا اور آنحضرت کا دل اتنی عورتوں سے بھی نہ بھرا اس لئے ایک اور آیت آسمان سے نازل ہوئی وہ سورہ احزاب میں ہے \* <sup>۱۸۶</sup> <sup>۱۸۷</sup> <sup>۱۸۸</sup> <sup>۱۸۹</sup> <sup>۱۹۰</sup> <sup>۱۹۱</sup> <sup>۱۹۲</sup> <sup>۱۹۳</sup> <sup>۱۹۴</sup> <sup>۱۹۵</sup> <sup>۱۹۶</sup> <sup>۱۹۷</sup> <sup>۱۹۸</sup> <sup>۱۹۹</sup> <sup>۲۰۰</sup> <sup>۲۰۱</sup> <sup>۲۰۲</sup> <sup>۲۰۳</sup> <sup>۲۰۴</sup> <sup>۲۰۵</sup> <sup>۲۰۶</sup> <sup>۲۰۷</sup> <sup>۲۰۸</sup> <sup>۲۰۹</sup> <sup>۲۱۰</sup> <sup>۲۱۱</sup> <sup>۲۱۲</sup> <sup>۲۱۳</sup> <sup>۲۱۴</sup> <sup>۲۱۵</sup> <sup>۲۱۶</sup> <sup>۲۱۷</sup> <sup>۲۱۸</sup> <sup>۲۱۹</sup> <sup>۲۲۰</sup> <sup>۲۲۱</sup> <sup>۲۲۲</sup> <sup>۲۲۳</sup> <sup>۲۲۴</sup> <sup>۲۲۵</sup> <sup>۲۲۶</sup> <sup>۲۲۷</sup> <sup>۲۲۸</sup> <sup>۲۲۹</sup> <sup>۲۳۰</sup> <sup>۲۳۱</sup> <sup>۲۳۲</sup> <sup>۲۳۳</sup> <sup>۲۳۴</sup> <sup>۲۳۵</sup> <sup>۲۳۶</sup> <sup>۲۳۷</sup> <sup>۲۳۸</sup> <sup>۲۳۹</sup> <sup>۲۴۰</sup> <sup>۲۴۱</sup> <sup>۲۴۲</sup> <sup>۲۴۳</sup> <sup>۲۴۴</sup> <sup>۲۴۵</sup> <sup>۲۴۶</sup> <sup>۲۴۷</sup> <sup>۲۴۸</sup> <sup>۲۴۹</sup> <sup>۲۵۰</sup> <sup>۲۵۱</sup> <sup>۲۵۲</sup> <sup>۲۵۳</sup> <sup>۲۵۴</sup> <sup>۲۵۵</sup> <sup>۲۵۶</sup> <sup>۲۵۷</sup> <sup>۲۵۸</sup> <sup>۲۵۹</sup> <sup>۲۶۰</sup> <sup>۲۶۱</sup> <sup>۲۶۲</sup> <sup>۲۶۳</sup> <sup>۲۶۴</sup> <sup>۲۶۵</sup> <sup>۲۶۶</sup> <sup>۲۶۷</sup> <sup>۲۶۸</sup> <sup>۲۶۹</sup> <sup>۲۷۰</sup> <sup>۲۷۱</sup> <sup>۲۷۲</sup> <sup>۲۷۳</sup> <sup>۲۷۴</sup> <sup>۲۷۵</sup> <sup>۲۷۶</sup> <sup>۲۷۷</sup> <sup>۲۷۸</sup> <sup>۲۷۹</sup> <sup>۲۸۰</sup> <sup>۲۸۱</sup> <sup>۲۸۲</sup> <sup>۲۸۳</sup> <sup>۲۸۴</sup> <sup>۲۸۵</sup> <sup>۲۸۶</sup> <sup>۲۸۷</sup> <sup>۲۸۸</sup> <sup>۲۸۹</sup> <sup>۲۹۰</sup> <sup>۲۹۱</sup> <sup>۲۹۲</sup> <sup>۲۹۳</sup> <sup>۲۹۴</sup> <sup>۲۹۵</sup> <sup>۲۹۶</sup> <sup>۲۹۷</sup> <sup>۲۹۸</sup> <sup>۲۹۹</sup> <sup>۳۰۰</sup> <sup>۳۰۱</sup> <sup>۳۰۲</sup> <sup>۳۰۳</sup> <sup>۳۰۴</sup> <sup>۳۰۵</sup> <sup>۳۰۶</sup> <sup>۳۰۷</sup> <sup>۳۰۸</sup> <sup>۳۰۹</sup> <sup>۳۱۰</sup> <sup>۳۱۱</sup> <sup>۳۱۲</sup> <sup>۳۱۳</sup> <sup>۳۱۴</sup> <sup>۳۱۵</sup> <sup>۳۱۶</sup> <sup>۳۱۷</sup> <sup>۳۱۸</sup> <sup>۳۱۹</sup> <sup>۳۲۰</sup> <sup>۳۲۱</sup> <sup>۳۲۲</sup> <sup>۳۲۳</sup> <sup>۳۲۴</sup> <sup>۳۲۵</sup> <sup>۳۲۶</sup> <sup>۳۲۷</sup> <sup>۳۲۸</sup> <sup>۳۲۹</sup> <sup>۳۳۰</sup> <sup>۳۳۱</sup> <sup>۳۳۲</sup> <sup>۳۳۳</sup> <sup>۳۳۴</sup> <sup>۳۳۵</sup> <sup>۳۳۶</sup> <sup>۳۳۷</sup> <sup>۳۳۸</sup> <sup>۳۳۹</sup> <sup>۳۴۰</sup> <sup>۳۴۱</sup> <sup>۳۴۲</sup> <sup>۳۴۳</sup> <sup>۳۴۴</sup> <sup>۳۴۵</sup> <sup>۳۴۶</sup> <sup>۳۴۷</sup> <sup>۳۴۸</sup> <sup>۳۴۹</sup> <sup>۳۵۰</sup> <sup>۳۵۱</sup> <sup>۳۵۲</sup> <sup>۳۵۳</sup> <sup>۳۵۴</sup> <sup>۳۵۵</sup> <sup>۳۵۶</sup> <sup>۳۵۷</sup> <sup>۳۵۸</sup> <sup>۳۵۹</sup> <sup>۳۶۰</sup> <sup>۳۶۱</sup> <sup>۳۶۲</sup> <sup>۳۶۳</sup> <sup>۳۶۴</sup> <sup>۳۶۵</sup> <sup>۳۶۶</sup> <sup>۳۶۷</sup> <sup>۳۶۸</sup> <sup>۳۶۹</sup> <sup>۳۷۰</sup> <sup>۳۷۱</sup> <sup>۳۷۲</sup> <sup>۳۷۳</sup> <sup>۳۷۴</sup> <sup>۳۷۵</sup> <sup>۳۷۶</sup> <sup>۳۷۷</sup> <sup>۳۷۸</sup> <sup>۳۷۹</sup> <sup>۳۸۰</sup> <sup>۳۸۱</sup> <sup>۳۸۲</sup> <sup>۳۸۳</sup> <sup>۳۸۴</sup> <sup>۳۸۵</sup> <sup>۳۸۶</sup> <sup>۳۸۷</sup> <sup>۳۸۸</sup> <sup>۳۸۹</sup> <sup>۳۹۰</sup> <sup>۳۹۱</sup> <sup>۳۹۲</sup> <sup>۳۹۳</sup> <sup>۳۹۴</sup> <sup>۳۹۵</sup> <sup>۳۹۶</sup> <sup>۳۹۷</sup> <sup>۳۹۸</sup> <sup>۳۹۹</sup> <sup>۴۰۰</sup> <sup>۴۰۱</sup> <sup>۴۰۲</sup> <sup>۴۰۳</sup> <sup>۴۰۴</sup> <sup>۴۰۵</sup> <sup>۴۰۶</sup> <sup>۴۰۷</sup> <sup>۴۰۸</sup> <sup>۴۰۹</sup> <sup>۴۱۰</sup> <sup>۴۱۱</sup> <sup>۴۱۲</sup> <sup>۴۱۳</sup> <sup>۴۱۴</sup> <sup>۴۱۵</sup> <sup>۴۱۶</sup> <sup>۴۱۷</sup> <sup>۴۱۸</sup> <sup>۴۱۹</sup> <sup>۴۲۰</sup> <sup>۴۲۱</sup> <sup>۴۲۲</sup> <sup>۴۲۳</sup> <sup>۴۲۴</sup> <sup>۴۲۵</sup> <sup>۴۲۶</sup> <sup>۴۲۷</sup> <sup>۴۲۸</sup> <sup>۴۲۹</sup> <sup>۴۳۰</sup> <sup>۴۳۱</sup> <sup>۴۳۲</sup> <sup>۴۳۳</sup> <sup>۴۳۴</sup> <sup>۴۳۵</sup> <sup>۴۳۶</sup> <sup>۴۳۷</sup> <sup>۴۳۸</sup> <sup>۴۳۹</sup> <sup>۴۴۰</sup> <sup>۴۴۱</sup> <sup>۴۴۲</sup> <sup>۴۴۳</sup> <sup>۴۴۴</sup> <sup>۴۴۵</sup> <sup>۴۴۶</sup> <sup>۴۴۷</sup> <sup>۴۴۸</sup> <sup>۴۴۹</sup> <sup>۴۵۰</sup> <sup>۴۵۱</sup> <sup>۴۵۲</sup> <sup>۴۵۳</sup> <sup>۴۵۴</sup> <sup>۴۵۵</sup> <sup>۴۵۶</sup> <sup>۴۵۷</sup> <sup>۴۵۸</sup> <sup>۴۵۹</sup> <sup>۴۶۰</sup> <sup>۴۶۱</sup> <sup>۴۶۲</sup> <sup>۴۶۳</sup> <sup>۴۶۴</sup> <sup>۴۶۵</sup> <sup>۴۶۶</sup> <sup>۴۶۷</sup> <sup>۴۶۸</sup> <sup>۴۶۹</sup> <sup>۴۷۰</sup> <sup>۴۷۱</sup> <sup>۴۷۲</sup> <sup>۴۷۳</sup> <sup>۴۷۴</sup> <sup>۴۷۵</sup> <sup>۴۷۶</sup> <sup>۴۷۷</sup> <sup>۴۷۸</sup> <sup>۴۷۹</sup> <sup>۴۸۰</sup> <sup>۴۸۱</sup> <sup>۴۸۲</sup> <sup>۴۸۳</sup> <sup>۴۸۴</sup> <sup>۴۸۵</sup> <sup>۴۸۶</sup> <sup>۴۸۷</sup> <sup>۴۸۸</sup> <sup>۴۸۹</sup> <sup>۴۹۰</sup> <sup>۴۹۱</sup> <sup>۴۹۲</sup> <sup>۴۹۳</sup> <sup>۴۹۴</sup> <sup>۴۹۵</sup> <sup>۴۹۶</sup> <sup>۴۹۷</sup> <sup>۴۹۸</sup> <sup>۴۹۹</sup> <sup>۵۰۰</sup> <sup>۵۰۱</sup> <sup>۵۰۲</sup> <sup>۵۰۳</sup> <sup>۵۰۴</sup> <sup>۵۰۵</sup> <sup>۵۰۶</sup> <sup>۵۰۷</sup> <sup>۵۰۸</sup> <sup>۵۰۹</sup> <sup>۵۱۰</sup> <sup>۵۱۱</sup> <sup>۵۱۲</sup> <sup>۵۱۳</sup> <sup>۵۱۴</sup> <sup>۵۱۵</sup> <sup>۵۱۶</sup> <sup>۵۱۷</sup> <sup>۵۱۸</sup> <sup>۵۱۹</sup> <sup>۵۲۰</sup> <sup>۵۲۱</sup> <sup>۵۲۲</sup> <sup>۵۲۳</sup> <sup>۵۲۴</sup> <sup>۵۲۵</sup> <sup>۵۲۶</sup> <sup>۵۲۷</sup> <sup>۵۲۸</sup> <sup>۵۲۹</sup> <sup>۵۳۰</sup> <sup>۵۳۱</sup> <sup>۵۳۲</sup> <sup>۵۳۳</sup> <sup>۵۳۴</sup> <sup>۵۳۵</sup> <sup>۵۳۶</sup> <sup>۵۳۷</sup> <sup>۵۳۸</sup> <sup>۵۳۹</sup> <sup>۵۴۰</sup> <sup>۵۴۱</sup> <sup>۵۴۲</sup> <sup>۵۴۳</sup> <sup>۵۴۴</sup> <sup>۵۴۵</sup> <sup>۵۴۶</sup> <sup>۵۴۷</sup> <sup>۵۴۸</sup> <sup>۵۴۹</sup> <sup>۵۵۰</sup> <sup>۵۵۱</sup> <sup>۵۵۲</sup> <sup>۵۵۳</sup> <sup>۵۵۴</sup> <sup>۵۵۵</sup> <sup>۵۵۶</sup> <sup>۵۵۷</sup> <sup>۵۵۸</sup> <sup>۵۵۹</sup> <sup>۵۶۰</sup> <sup>۵۶۱</sup> <sup>۵۶۲</sup> <sup>۵۶۳</sup> <sup>۵۶۴</sup> <sup>۵۶۵</sup> <sup>۵۶۶</sup> <sup>۵۶۷</sup> <sup>۵۶۸</sup> <sup>۵۶۹</sup> <sup>۵۷۰</sup> <sup>۵۷۱</sup> <sup>۵۷۲</sup> <sup>۵۷۳</sup> <sup>۵۷۴</sup> <sup>۵۷۵</sup> <sup>۵۷۶</sup> <sup>۵۷۷</sup> <sup>۵۷۸</sup> <sup>۵۷۹</sup> <sup>۵۸۰</sup> <sup>۵۸۱</sup> <sup>۵۸۲</sup> <sup>۵۸۳</sup> <sup>۵۸۴</sup> <sup>۵۸۵</sup> <sup>۵۸۶</sup> <sup>۵۸۷</sup> <sup>۵۸۸</sup> <sup>۵۸۹</sup> <sup>۵۹۰</sup> <sup>۵۹۱</sup> <sup>۵۹۲</sup> <sup>۵۹۳</sup> <sup>۵۹۴</sup> <sup>۵۹۵</sup> <sup>۵۹۶</sup> <sup>۵۹۷</sup> <sup>۵۹۸</sup> <sup>۵۹۹</sup> <sup>۶۰۰</sup> <sup>۶۰۱</sup> <sup>۶۰۲</sup> <sup>۶۰۳</sup> <sup>۶۰۴</sup> <sup>۶۰۵</sup> <sup>۶۰۶</sup> <sup>۶۰۷</sup> <sup>۶۰۸</sup> <sup>۶۰۹</sup> <sup>۶۱۰</sup> <sup>۶۱۱</sup> <sup>۶۱۲</sup> <sup>۶۱۳</sup> <sup>۶۱۴</sup> <sup>۶۱۵</sup> <sup>۶۱۶</sup> <sup>۶۱۷</sup> <sup>۶۱۸</sup> <sup>۶۱۹</sup> <sup>۶۲۰</sup> <sup>۶۲۱</sup> <sup>۶۲۲</sup> <sup>۶۲۳</sup> <sup>۶۲۴</sup> <sup>۶۲۵</sup> <sup>۶۲۶</sup> <sup>۶۲۷</sup> <sup>۶۲۸</sup> <sup>۶۲۹</sup> <sup>۶۳۰</sup> <sup>۶۳۱</sup> <sup>۶۳۲</sup> <sup>۶۳۳</sup> <sup>۶۳۴</sup> <sup>۶۳۵</sup> <sup>۶۳۶</sup> <sup>۶۳۷</sup> <sup>۶۳۸</sup> <sup>۶۳۹</sup> <sup>۶۴۰</sup> <sup>۶۴۱</sup> <sup>۶۴۲</sup> <sup>۶۴۳</sup> <sup>۶۴۴</sup> <sup>۶۴۵</sup> <sup>۶۴۶</sup> <sup>۶۴۷</sup> <sup>۶۴۸</sup> <sup>۶۴۹</sup> <sup>۶۵۰</sup> <sup>۶۵۱</sup> <sup>۶۵۲</sup> <sup>۶۵۳</sup> <sup>۶۵۴</sup> <sup>۶۵۵</sup> <sup>۶۵۶</sup> <sup>۶۵۷</sup> <sup>۶۵۸</sup> <sup>۶۵۹</sup> <sup>۶۶۰</sup> <sup>۶۶۱</sup> <sup>۶۶۲</sup> <sup>۶۶۳</sup> <sup>۶۶۴</sup> <sup>۶۶۵</sup> <sup>۶۶۶</sup> <sup>۶۶۷</sup> <sup>۶۶۸</sup> <sup>۶۶۹</sup> <sup>۶۷۰</sup> <sup>۶۷۱</sup> <sup>۶۷۲</sup> <sup>۶۷۳</sup> <sup>۶۷۴</sup> <sup>۶۷۵</sup> <sup>۶۷۶</sup> <sup>۶۷۷</sup> <sup>۶۷۸</sup> <sup>۶۷۹</sup> <sup>۶۸۰</sup> <sup>۶۸۱</sup> <sup>۶۸۲</sup> <sup>۶۸۳</sup> <sup>۶۸۴</sup> <sup>۶۸۵</sup> <sup>۶۸۶</sup> <sup>۶۸۷</sup> <sup>۶۸۸</sup> <sup>۶۸۹</sup> <sup>۶۹۰</sup> <sup>۶۹۱</sup> <sup>۶۹۲</sup> <sup>۶۹۳</sup> <sup>۶۹۴</sup> <sup>۶۹۵</sup> <sup>۶۹۶</sup> <sup>۶۹۷</sup> <sup>۶۹۸</sup> <sup>۶۹۹</sup> <sup>۷۰۰</sup> <sup>۷۰۱</sup> <sup>۷۰۲</sup> <sup>۷۰۳</sup> <sup>۷۰۴</sup> <sup>۷۰۵</sup> <sup>۷۰۶</sup> <sup>۷۰۷</sup> <sup>۷۰۸</sup> <sup>۷۰۹</sup> <sup>۷۱۰</sup> <sup>۷۱۱</sup> <sup>۷۱۲</sup> <sup>۷۱۳</sup> <sup>۷۱۴</sup> <sup>۷۱۵</sup> <sup>۷۱۶</sup> <sup>۷۱۷</sup> <sup>۷۱۸</sup> <sup>۷۱۹</sup> <sup>۷۲۰</sup> <sup>۷۲۱</sup> <sup>۷۲۲</sup> <sup>۷۲۳</sup> <sup>۷۲۴</sup> <sup>۷۲۵</sup> <sup>۷۲۶</sup> <sup>۷۲۷</sup> <sup>۷۲۸</sup> <sup>۷۲۹</sup> <sup>۷۳۰</sup> <sup>۷۳۱</sup> <sup>۷۳۲</sup> <sup>۷۳۳</sup> <sup>۷۳۴</sup> <sup>۷۳۵</sup> <sup>۷۳۶</sup> <sup>۷۳۷</sup> <sup>۷۳۸</sup> <sup>۷۳۹</sup> <sup>۷۴۰</sup> <sup>۷۴۱</sup> <sup>۷۴۲</sup> <sup>۷۴۳</sup> <sup>۷۴۴</sup> <sup>۷۴۵</sup> <sup>۷۴۶</sup> <sup>۷۴۷</sup> <sup>۷۴۸</sup> <sup>۷۴۹</sup> <sup>۷۵۰</sup> <sup>۷۵۱</sup> <sup>۷۵۲</sup> <sup>۷۵۳</sup> <sup>۷۵۴</sup> <sup>۷۵۵</sup> <sup>۷۵۶</sup> <sup>۷۵۷</sup> <sup>۷۵۸</sup> <sup>۷۵۹</sup> <sup>۷۶۰</sup> <sup>۷۶۱</sup> <sup>۷۶۲</sup> <sup>۷۶۳</sup> <sup>۷۶۴</sup> <sup>۷۶۵</sup> <sup>۷۶۶</sup> <sup>۷۶۷</sup> <sup>۷۶۸</sup> <sup>۷۶۹</sup> <sup>۷۷۰</sup> <sup>۷۷۱</sup> <sup>۷۷۲</sup> <sup>۷۷۳</sup> <sup>۷۷۴</sup> <sup>۷۷۵</sup> <sup>۷۷۶</sup> <sup>۷۷۷</sup> <sup>۷۷۸</sup> <sup>۷۷۹</sup> <sup>۷۸۰</sup> <sup>۷۸۱</sup> <sup>۷۸۲</sup> <sup>۷۸۳</sup> <sup>۷۸۴</sup> <sup>۷۸۵</sup> <sup>۷۸۶</sup> <sup>۷۸۷</sup> <sup>۷۸۸</sup> <sup>۷۸۹</sup> <sup>۷۹۰</sup> <sup>۷۹۱</sup> <sup>۷۹۲</sup> <sup>۷۹۳</sup> <sup>۷۹۴</sup> <sup>۷۹۵</sup> <sup>۷۹۶</sup> <sup>۷۹۷</sup> <sup>۷۹۸</sup> <sup>۷۹۹</sup> <sup>۸۰۰</sup> <sup>۸۰۱</sup> <sup>۸۰۲</sup> <sup>۸۰۳</sup> <sup>۸۰۴</sup> <sup>۸۰۵</sup> <sup>۸۰۶</sup> <sup>۸۰۷</sup> <sup>۸۰۸</sup> <sup>۸۰۹</sup> <sup>۸۱۰</sup> <sup>۸۱۱</sup> <sup>۸۱۲</sup> <sup>۸۱۳</sup> <sup>۸۱۴</sup> <sup>۸۱۵</sup> <sup>۸۱۶</sup> <sup>۸۱۷</sup> <sup>۸۱۸</sup> <sup>۸۱۹</sup> <sup>۸۲۰</sup> <sup>۸۲۱</sup> <sup>۸۲۲</sup> <sup>۸۲۳</sup> <sup>۸۲۴</sup> <sup>۸۲۵</sup> <sup>۸۲۶</sup> <sup>۸۲۷</sup> <sup>۸۲۸</sup> <sup>۸۲۹</sup> <sup>۸۳۰</sup> <sup>۸۳۱</sup> <sup>۸۳۲</sup> <sup>۸۳۳</sup> <sup>۸۳۴</sup> <sup>۸۳۵</sup> <sup>۸۳۶</sup> <sup>۸۳۷</sup> <sup>۸۳۸</sup> <sup>۸۳۹</sup> <sup>۸۴۰</sup> <sup>۸۴۱</sup> <sup>۸۴۲</sup> <sup>۸۴۳</sup> <sup>۸۴۴</sup> <sup>۸۴۵</sup> <sup>۸۴۶</sup> <sup>۸۴۷</sup> <sup>۸۴۸</sup> <sup>۸۴۹</sup> <sup>۸۵۰</sup> <sup>۸۵۱</sup> <sup>۸۵۲</sup> <sup>۸۵۳</sup> <sup>۸۵۴</sup> <sup>۸۵۵</sup> <sup>۸۵۶</sup> <sup>۸۵۷</sup> <sup>۸۵۸</sup> <sup>۸۵۹</sup> <sup>۸۶۰</sup> <sup>۸۶۱</sup> <sup>۸۶۲</sup> <sup>۸۶۳</sup> <sup>۸۶۴</sup> <sup>۸۶۵</sup> <sup>۸۶۶</sup> <sup>۸۶۷</sup> <sup>۸۶۸</sup> <sup>۸۶۹</sup> <sup>۸۷۰</sup> <sup>۸۷۱</sup> <sup>۸۷۲</sup> <sup>۸۷۳</sup> <sup>۸۷۴</sup> <sup>۸۷۵</sup> <sup>۸۷۶</sup> <sup>۸۷۷</sup> <sup>۸۷۸</sup> <sup>۸۷۹</sup> <sup>۸۸۰</sup> <sup>۸۸۱</sup> <sup>۸۸۲</sup> <sup>۸۸۳</sup> <sup>۸۸۴</sup> <sup>۸۸۵</sup> <sup>۸۸۶</sup> <sup>۸۸۷</sup> <sup>۸۸۸</sup> <sup>۸۸۹</sup> <sup>۸۹۰</sup> <sup>۸۹۱</sup> <sup>۸۹۲</sup> <sup>۸۹۳</sup> <sup>۸۹۴</sup> <sup>۸۹۵</sup> <sup>۸۹۶</sup> <sup>۸۹۷</sup> <sup>۸۹۸</sup> <sup>۸۹۹</sup> <sup>۹۰۰</sup> <sup>۹۰۱</sup> <sup>۹۰۲</sup> <sup>۹۰۳</sup> <sup>۹۰۴</sup> <sup>۹۰۵</sup> <sup>۹۰۶</sup> <sup>۹۰۷</sup> <sup>۹۰۸</sup> <sup>۹۰۹</sup> <sup>۹۱۰</sup> <sup>۹۱۱</sup> <sup>۹۱۲</sup> <sup>۹۱۳</sup> <sup>۹۱۴</sup> <sup>۹۱۵</sup> <sup>۹۱۶</sup> <sup>۹۱۷</sup> <sup>۹۱۸</sup> <sup>۹۱۹</sup> <sup>۹۲۰</sup> <sup>۹۲۱</sup> <sup>۹۲۲</sup> <sup>۹۲۳</sup> <sup>۹۲۴</sup> <sup>۹۲۵</sup> <sup>۹۲۶</sup> <sup>۹۲۷</sup> <sup>۹۲۸</sup> <sup>۹۲۹</sup> <sup>۹۳۰</sup> <sup>۹۳۱</sup> <sup>۹۳۲</sup> <sup>۹۳۳</sup> <sup>۹۳۴</sup> <sup>۹۳۵</sup> <sup>۹۳۶</sup> <sup>۹۳۷</sup> <sup>۹۳۸</sup> <sup>۹۳۹</sup> <sup>۹۴۰</sup> <sup>۹۴۱</sup> <sup>۹۴۲</sup> <sup>۹۴۳</sup> <sup>۹۴۴</sup> <sup>۹۴۵</sup> <sup>۹۴۶</sup> <sup>۹۴۷</sup> <sup>۹۴۸</sup> <sup>۹۴۹</sup> <sup>۹۵۰</sup> <sup>۹۵۱</sup> <sup>۹۵۲</sup> <sup>۹۵۳</sup> <sup>۹۵۴</sup> <sup>۹۵۵</sup> <sup>۹۵۶</sup> <sup>۹۵۷</sup> <sup>۹۵۸</sup> <sup>۹۵۹</sup> <sup>۹۶۰</sup> <sup>۹۶۱</sup> <sup>۹۶۲</sup> <sup>۹۶۳</sup> <sup>۹۶۴</sup> <sup>۹۶۵</sup> <sup>۹۶۶</sup> <sup>۹۶۷</sup> <sup>۹۶۸</sup> <sup>۹۶۹</sup> <sup>۹۷۰</sup> <sup>۹۷۱</sup> <sup>۹۷۲</sup> <sup>۹۷۳</sup> <sup>۹۷۴</sup> <sup>۹۷۵</sup> <sup>۹۷۶</sup> <sup>۹۷۷</sup> <sup>۹۷۸</sup> <sup>۹۷۹</sup> <sup>۹۸۰</sup> <sup>۹۸۱</sup> <sup>۹۸۲</sup> <sup>۹۸۳</sup> <sup>۹۸۴</sup> <sup>۹۸۵</sup> <sup>۹۸۶</sup> <sup>۹۸۷</sup> <sup>۹۸۸</sup> <sup>۹۸۹</sup> <sup>۹۹۰</sup> <sup>۹۹۱</sup> <sup>۹۹۲</sup> <sup>۹۹۳</sup> <sup>۹۹۴</sup> <sup>۹۹۵</sup> <sup>۹۹۶</sup> <sup>۹۹۷</sup> <sup>۹۹۸</sup> <sup>۹۹۹</sup> <sup>۱۰۰۰</sup> <sup>۱۰۰۱</sup> <sup>۱۰۰۲</sup> <sup>۱۰۰۳</sup> <sup>۱۰۰۴</sup> <sup>۱۰۰۵</sup> <sup>۱۰۰۶</sup> <sup>۱۰۰۷</sup> <sup>۱۰۰۸</sup> <sup>۱۰۰۹</sup> <sup>۱۰۱۰</sup> <sup>۱۰۱۱</sup> <sup>۱۰۱۲</sup> <sup>۱۰۱۳</sup> <sup>۱۰۱۴</sup> <sup>۱۰۱۵</sup> <sup>۱۰۱۶</sup> <sup>۱۰۱۷</sup> <sup>۱۰۱۸</sup> <sup>۱۰۱۹</sup> <sup>۱۰۲۰</sup> <sup>۱۰۲۱</sup> <sup>۱۰۲۲</sup> <sup>۱۰۲۳</sup> <sup>۱۰۲۴</sup> <sup>۱۰۲۵</sup> <sup>۱۰۲۶</sup> <sup>۱۰۲۷</sup> <sup>۱۰۲۸</sup> <sup>۱۰۲۹</sup> <sup>۱۰۳۰</sup> <sup>۱۰۳۱</sup> <sup>۱۰۳۲</sup> <sup>۱۰۳۳</sup> <sup>۱۰۳۴</sup> <sup>۱۰۳۵</sup> <sup>۱۰۳۶</sup> <sup>۱۰۳۷</sup> <sup>۱۰۳۸</sup> <sup>۱۰۳۹</sup> <sup>۱۰۴۰</sup> <sup>۱۰۴۱</sup> <sup>۱۰۴۲</sup> <sup>۱۰۴۳</sup> <sup>۱۰۴۴</sup> <sup>۱۰۴۵</sup> <sup>۱۰۴۶</sup> <sup>۱۰۴۷</sup> <sup>۱۰۴۸</sup> <sup>۱۰۴۹</sup> <sup>۱۰۵۰</sup> <sup>۱۰۵۱</sup> <sup>۱۰۵۲</sup> <sup>۱۰۵۳</sup> <sup>۱۰۵۴</sup> <sup>۱۰۵۵</sup> <sup>۱۰۵۶</sup> <sup>۱۰۵۷</sup> <sup>۱۰۵۸</sup> <sup>۱۰۵۹</sup> <sup>۱۰۶۰</sup> <sup>۱۰۶۱</sup> <sup>۱۰۶۲</sup> <sup>۱۰۶۳</sup> <sup>۱۰۶۴</sup> <sup>۱۰۶۵</sup> <sup>۱۰۶۶</sup> <sup>۱۰۶۷</sup> <sup>۱۰۶۸</sup> <sup>۱۰۶۹</sup> <sup>۱۰۷۰</sup> <sup>۱۰۷۱</sup> <sup>۱۰۷۲</sup> <sup>۱۰۷۳</sup> <sup>۱۰۷۴</sup> <sup>۱۰۷۵</sup> <sup>۱۰۷۶</sup> <sup>۱۰۷۷</sup> <sup>۱۰۷۸</sup> <sup>۱۰۷۹</sup> <sup>۱۰۸۰</sup> <sup>۱۰۸۱</sup> <sup>۱۰۸۲</sup> <sup>۱۰۸۳</sup> <sup>۱۰۸۴</sup> <sup>۱۰۸۵</sup> <sup>۱۰۸۶</sup> <sup>۱۰۸۷</sup> <sup>۱۰۸۸</sup> <sup>۱۰۸۹</sup> <sup>۱۰۹۰</sup> <sup>۱۰۹۱</sup> <sup>۱۰۹۲</sup> <sup>۱۰۹۳</sup> <sup>۱۰۹۴</sup> <sup>۱۰۹۵</sup> <sup>۱۰۹۶</sup> <sup>۱۰۹۷</sup> <sup>۱۰۹۸</sup> <sup>۱۰۹۹</sup> <sup>۱۱۰۰</sup> <sup>۱۱۰۱</sup> <sup>۱۱۰۲</sup> <sup>۱۱۰۳</sup> <sup>۱۱۰۴</sup> <sup>۱۱۰۵</sup> <sup>۱۱۰۶</sup> <sup>۱۱۰۷</sup> <sup>۱۱۰۸</sup> <sup>۱۱۰۹</sup> <sup>۱۱۱۰</sup> <sup>۱۱۱۱</sup> <sup>۱۱۱۲</sup> <sup>۱۱۱۳</sup> <sup>۱۱۱۴</sup> <sup>۱۱۱۵</sup> <sup>۱۱۱۶</sup> <sup>۱۱۱۷</sup> <sup>۱۱۱۸</sup> <sup>۱۱۱۹</sup> <sup>۱۱۲۰</sup> <sup>۱۱۲۱</sup> <sup>۱۱۲۲</sup> <sup>۱۱۲۳</sup> <sup>۱۱۲۴</sup> <sup>۱۱۲۵</sup> <sup>۱۱۲۶</sup> <sup>۱۱۲۷</sup> <sup>۱۱۲۸</sup> <sup>۱۱۲۹</sup> <sup>۱۱۳۰</sup> <sup>۱۱۳۱</sup> <sup>۱۱۳۲</sup> <sup>۱۱۳۳</sup> <sup>۱۱۳۴</sup> <sup>۱۱۳۵</sup> <sup>۱۱۳۶</sup> <sup>۱۱۳۷</sup> <sup>۱۱۳۸</sup> <sup>۱۱۳۹</sup> <sup>۱۱۴۰</sup> <sup>۱۱۴۱</sup> <sup>۱۱۴۲</sup> <sup>۱۱۴۳</sup> <sup>۱۱۴۴</sup> <sup>۱۱۴۵</sup> <sup>۱۱۴۶</sup> <sup>۱۱۴۷</sup> <sup>۱۱۴۸</sup> <sup>۱۱۴۹</sup> <sup>۱۱۵۰</sup> <sup>۱۱۵۱</sup> <sup>۱۱۵۲</sup> <sup>۱۱۵۳</sup> <sup>۱۱۵۴</sup> <sup>۱۱۵۵</sup> <sup>۱۱۵۶</sup> <sup>۱۱۵۷</sup> <sup>۱۱۵۸</sup> <sup>۱۱۵۹</sup> <sup>۱۱</sup>

تو دے چکا ہی اور حلال کیں وے عورتیں جنکا تو مالک ہی یعنی لونڈیاں جو خدا نے تجھکو دی ہیں لوٹ کے مال سے اور حلال کیں ہم نے تجھپر تیرے چچا کی بیٹیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور خالائوں کی بیٹیاں جنہوں نے تیرے ساتھ وطن چھوڑا اور حلال کی ہم نے ہر ایک عورت مسلمان جو اپنا نفس نبی کو بخش دے اگر نبی بھی اُس سے نکاح کرنا چاہے یہہ حکم تیرے ہی واسطے ہی اور مسلمانوں کے واسطے نہیں ہی ہمکو معلوم ہی جو تھہرا دیا ہم نے اُنپر اُنکی عورتوں میں اور اُنکے ہاتھ کے مال میں یہہ حکم اس واسطے دیا تا کہ تجھپر تنگی نہ رہے اور خدا بخشنے والا مہربان ہی فقط \* مولوی عبدالقادر نے اس آیت کا فائدہ یہہ لکھا ہی (ف) جو عورتیں تیری ہیں جنکا مہر دیا خواہ قریش سے ہوں اور مہاجر ہوں یا نہوں یہہ حلال ہیں اور ماموں چچا کی بیٹیاں یعنی قریش میں کی بشرط ہجرت کے اگر ہجرت نہ کی تو حلال نہیں اور جو عورت بخشے نبی کو اپنی جان یعنی بدون مہر کے آپکو نیاز کرے یہہ خاص پیغمبر ہی کو حکم ہی فقط \* تفسیر احمدی میں لکھا ہی کہ یہہ آیت اس واسطے نازل ہوئی کہ خدا نے ازواجِ کثیرہ سے نکاح کرنا رسول کو حلال کر دیا تھا اور چار قسم کی عورتیں اُنکے واسطے حلال ہو گئی تھیں قسم اول وے عورتیں کہ جنسے نکاح ہو چکا تھا اور اُنکے مہر اُنکو دیدئے تھے—دوسری لونڈیاں اور باندیاں جو لوٹ میں آویں سب حلال ہو گئیں—تیسرے قسم کی عورتیں چچائوں کی بیٹیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور ماموں اور خالہ کی بیٹیاں—چوتھی قسم کی وے عورتیں جو رسول کو اپنا

نفس آپ بخشدیں بدون نکاح اور مہر کے \* پس وہ عورت جس نے نبی کو اپنا نفس بخشا تھا میمونہ بنت جابر یا خولہ بنت حکیم یا ام شریک تھی پر اس سے صحبت نہیں ہونے پائی اس پر اثر اہل علم متفق ہیں اور زینب بنت خزیمہ نے درمیان رمضان سنہ ۳ ہجری کے اپنے آپ رسول کو اپنا نفس بخش دیا تھا بدون مہر اور نکاح کے اور آٹھ مہینے تک خدمت میں پیغمبر کے حاضر رہ کر درمیان سنہ ۴ ہجری ماہ ربیع الآخر کے فوت ہو گئی یہ چار عورتیں ہیں جنکا ذکر اثر مفسرین نے کیا ہی اور حسینی نے پانچویں ایک عورت اور بھی لکھی ہے یعنی ام سہیل جو قبیلہ بنی اسد کی تھی و قال ابن عباس ہذہ بیان حکم المستقیل و لم یکن حین النزول عند النبی احد منہن بالہبۃ ابن عباس کہتے ہیں کہ جسوقت یہہ آیت ہبہ نفس کی نازل ہوئی اسوقت تک کسی عورت نے ایسا کام نہیں کیا تھا بعد نازل ہونے اس حکم کے کئی عورتوں نے رسول کو اپنا نفس بخشا — تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے کہ امہانی بنت ابی طالب جو پیغمبر کے چچا کی بیٹی تھی اُسکی خواہش پیغمبر نے کی تھی مگر اُس نے انکار کیا جبکہ یہہ آیت نازل ہوئی تو امہانی کہتی ہیں کہ میں بچ گئی کیونکہ چچا کی بیٹیوں کے ساتھ شرط ہجرت کی تھی اور میں نے ہجرت رسول کے ساتھ نہیں کی تھی پس اس واسطے میں اُن پر حلال نہوئی \* پس اب ذرا غور کرنیکی بات ہے کہ خدا تعالیٰ ایسی تعلیمیں کیا کرتا ہے اور ہر ایک خواہش نفسانی کے واسطے حکم اباحت اور حلال کرنے کی اُتارتا



رہتا ہی اور جس طرح رسول چاہتا ہی یا اُسکا جس میں فائدہ  
 نفسانی ہوتا ہی وہی حکم نازل فرماتا ہی اور محمد صاحب کو  
 بڑے بڑے مزے اور لذتیں عورتوں کے دینا چاہتا ہی اور کیسی  
 گندی تعلیم عورتوں کو دینا ہی کہ محمد صاحب کے خوش کرنیکو  
 یہاں تک خدا موجود ہی کہ جس عورت کا جی چاہے بلا نکاح اور  
 بلا مہر کے بھی اِس آیت کے بھروسہ پر حاضر ہو کر اپنا نفس محمد  
 کو بخش دے چنانچہ پانچ عورتیں جنکا ذکر اُوپر ہوا انکے سوا  
 خولہ بنت ہذیل نے بھی ایسا ہی کیا اور اسماع جونیہ نے بھی یہی  
 حرکت کی مگر صحبت اُس سے نہ ہوئی اور سوا اِسکے بہت عورتوں  
 کی درخواست کی تھی مگر وہ قابو میں نہ آئیں جسکا ارادہ زیادہ  
 ہو وہ سرورالمعزوں مولیٰ شاہ ولی اللہ صاحب کی دیکھ لیوے قولہ  
 و زنی دیگر چوں آنحضرت خراستند کہ نزدیک شوند فرمودند  
 ہنی بی نفسک نفس خود بس دہ گفت ہیچ زن رئیسۂ نفس خون را  
 بیازاری میدہد پس آنحضرت اورا جدا ساختہ و خطبہ کردند زنی  
 را پس پدرش گفت کہ وے داغ سفید دارد و بوی ہیچ علت نبود  
 و خطبہ کردند زنی را از پدرش وی صفت وی بیان کرد و گفت  
 زیادہ ازیں آنست کہ گاہی بیمار نشدہ است فرمودند اورا نزدیک  
 خدا ہیچ خیر نیست پس ترک کردند الغرض باوجود اِس حکم  
 عام کے بھی حضرت نے نفس امارہ کو قابو میں نکیا بلکہ اُو ماملکت  
 ایمانکم کا حکم بھی جاری ہوا یعنی جو عورت لوت میں تمہارے ہاتھ  
 آوے اُسکو بھی بلا نکاح اپنی صحبت میں رکھو تب تو مسلمان اور

حضرت دونوں خرش ہوئے اور عملِ اِس آیت پر ہونا شروع ہوا چنانچہ پیغمبر کے پاس بھی آتھ لوندیاں خدمت میں حاضر تھیں اول سلمیٰ دوسری اُم رافع تیسری رضوی چوتھی امیمہ پانچویں اُم صمیر چھٹی ماریہ ساتویں شیریں آٹھویں اُم ایمن جسکو برکت بھی کہتے ہیں \*

علاوہ ازیں قصہ ماریہ قبلیہ کا جو سورہ تحریم میں لکھا ہی وہ یہ ہے \* <sup>۱۰۸</sup>يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تَحْرِمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ج <sup>۱۰۹</sup>تَبْنِغِي <sup>۱۱۰</sup>مَرْضَاتِ <sup>۱۱۱</sup>ازْوَاجِكَ ط <sup>۱۱۲</sup>وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ \* <sup>۱۱۳</sup>قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ <sup>۱۱۴</sup>إِيمَانِكُمْ ج <sup>۱۱۵</sup>وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ ط <sup>۱۱۶</sup>وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ \* اِس آیت کا قصہ تفسیر احمدی

میں یوں لکھا ہی کہ دو روایت ہیں ایک یہ کہ محمد کو شہد کھانیکا بڑا شوق تھا ایک روز زینب کے پاس گئے اُسنے آپکو شہد دیا آپ نے پیا اور خوش ہوئے عایشہ بنت ابوبکر اور حفصہ بنت عمر پر یہہ شاق گذرا اِسلئے اُن دونوں نے قسم کھائی کہ اگر رسول ہمارے پاس آویگا تو ہم یہہ کھینگی کہ تیرے منہ سے ایسی بدبو آتی ہی جیسے کیکر کی چھال کا عرق پیا ہو چنانچہ جب وہ آئے ایسا ہی اُن دونوں نے کہا اُنھوں نے کہا کہ میں نے تو شہد پیا ہی زینب کے گھر میں کیکر کی چھال کا عرق تو نہیں پیا اور محمد نے قسم کھائی اور کہا کہ شہد بھی میں نے اپنے پر حرام کیا اُج سے پھر کبھی نہ پیونگا \* بیضاری میں لکھا ہی کہ شہد حفصہ کے گھر میں پیا اور صحبت عایشہ سودہ اور صفیہ سے کی اُنھوں نے یہہ کہا

کہ ہمکو بدبو آتی ہی غرضیکہ قسم کھا لی اس واسطے یہہ آیت نازل ہوئی۔ دوسری روایت یہہ ہی کہ جس روز عایشہ کی صحبت کا دن تھا اُس دن ماریہ کوفندی سے صحبت کر لی تھی یہہ بات حفصہ کو معلوم ہو گئی تھی اُسکو کہا کہ تو اس بات کو ظاہر نہ کیجیو آج سے پھر میں ماریہ سے صحبت نہ کرونگا اور تجھکو میں خوشخبری دیتا ہوں کہ میرے بعد اُمت کے مالک ابوبکر اور پھر تیرا باپ عمر ہونگے اُسنے عایشہ سے کہدیا چنانچہ اسی سبب اُن دونوں عورتوں میں بڑی دوستی اور محبت ہو گئی کیونکہ اُن دونوں کے باپوں کو مالک اُمت کا بنایا۔ بعضے یہہ کہتے ہیں کہ محمد ایک روز حفصہ کے گھر میں گئے اور باری بھی اُسی کی تھی مگر اُسکا باپ عمر بیمار تھا وہ باجائزت رسول کے اپنے باپ کی عیادت کو گئی تھی یہہ تفسیر حسینی میں ہی یا کچھ کھانا لینے گئی تھی یہہ تفسیر زاہدی میں ہی پس محمد نے اُسکے گھر میں ماریہ قبلیہ کو بلا لیا اور صحبت کی یہہ بات اُسکو ناگوار گذری اس لئے رسول نے ماریہ کو اپنے پر حرام کر لیا اور قسم کھا لی کہ پھر صحبت اُس سے نہ کرونگا اور اُس کو خوشخبری دی کہ میرے بعد ابوبکر اور پھر تیرا باپ عمر مالک اُمت کے ہونگے یہہ سب بات حفصہ کے خوش کنیکو کی اور کہا کہ اس بات کو ظاہر نہ کرنا پر اُسنے ظاہر کر دی اس لئے اُسکو طلاق دیدیا اور آپ نے اپنی سب بیبیوں کو چھوڑ کر اُتیس دن ماریہ کے گھر میں اقامت کی پس جبرائیل نازل ہوا اور کہا کہ حفصہ کو پھر اپنے گھر میں بلا لو کیونکہ وہ بہت دروزہ رکھتی ہی اور وہ جنت میں تیری بیبیوں میں ہوگی یہہ تفسیر کشاف

میں لکھا ہی اور مدارک میں بھی ہی بعضے یہہ بھی کہتے ہیں کہ طلاق نہ دیا تھا بلکہ اُسکا شکوہ کیا تھا یہہ روایت تفسیر زہدی میں ہی \* پس یہہ آیت نازل ہوئی جسکا یہہ ترجمہ ہی ای نبی تو کیوں حرام کرتا ہی اپنے پر وہ جو حلال کیا اللہ نے تبھیر تو چاہتا ہی رضامندی اپنی عورتوں کی اور اللہ بخشنیوالا مہربان ہی تھہرا دیا ہی اللہ نے تمکو تورّ قَالَا اِنِیْ قَسَمُوْا کَا اور اللہ صاحب ہی تمہارا اور وہی ہی سب جاننا حکمت والا۔ یعنی محمد تو اپنے پر کیوں حرام کرتا ہی شہد یا صحبت ماریہ قبطلیہ کی وہ خدا نے حلال کی ہی تبھیر اِس حرام تھہرانے اور قسم کھانے سے تو اپنی بیویوں یعنی عایشہ اور حفصہ اور سودہ اور صفیہ کو خوش کرنے چاہتا ہی حالانکہ خدا بخشنے والا مہربان ہی اللہ نے قسم تورّنا تمکو بنلا دیا ہی کہ اُسکا کفارہ دیدو اور قسم تورّ قَالُوْ چنانچہ مقاتل روایت کرتا ہی کہ اِس ماریہ قبطلیہ سے جو قسم کھالی تھی اِس قسم کے تورّنے کی عیوض ایک غلام محمد نے آزاد کیا تھا تا کہ وہ کفارہ ہو جاوے اور حسن کی یہہ روایت ہی کہ محمد نے کفارہ بھی نہیں دیا کیونکہ اُسکے گناہ اگلے اور پچھلے خدا نے سب معاف کردئے تھے یہہ صرف اُمت کو تعلیم ہی کہ جب قسم اُن اشیاء میں کھاؤ جو حلال ہوں اور اُنکو تم حرام اپنے پر تھہرا لو تو بر وقت اُس قسم تورّنے کے کفارہ دیدیا کرو \*

اور سورہ احزاب میں مسماۃ زینب اور زید کا قصہ یوں لکھا ہی \*

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضٰی اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَهُمْ

الْخَيْرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا \* وَإِذْ  
 تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ  
 وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ  
 تَخْشَاهُ ط فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَا كُهَا لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ  
 حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ط وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا \*  
 یہہ دو آئینیں ہیں پہلی اس بیان میں ہی کہ زینب کا نکاح زید  
 سے ہوا دوسری اس بیان میں ہی کہ زید نے زینب کو طلاق دیا  
 اور پھر اُسکا نکاح محمد سے ہوا تفسیر احمدی میں جو لکھا ہی  
 اُسکا ترجمہ کرتا ہوں زید بنی کلاب سے تھا عرب لوگ جب بنی کلاب  
 پر تاخت لائے تو زید کو پکڑ کر مکہ میں لے آئے اور خدیجہ کے ہاتھ  
 اُسکو فروخت کر دیا جب خدیجہ نے محمد سے نکاح کیا تو اپنا  
 تمام مال معہ غلاموں کے رسول اللہ کو ہبہ کر دیا تھا اُن میں زید بھی  
 آگیا ایک مدت کے بعد جب بنی کلاب کے لوگ مکہ میں تجارت  
 کرنے کو آئے اُنکو معلوم ہوا کہ زید رسول اللہ کے پاس ہی اُنھوں نے  
 درخواست کی کہ جو قیمت کہو ہم زید کی دیدیں اُسکو ہمیں  
 واپس کر دو آپ نے زید سے پوچھا اُسنے انکار کیا اور کہا کہ میں  
 رسول اللہ کی خدمت میں رہنا منظور کرتا ہوں ما باپ کے پاس  
 جانا نہیں چاہتا پس محمد نے اُسکو آزاد کر دیا اور لپیٹا بیتا  
 بنا لیا یہہ سب بیان تفسیر زاہدی کا ہی بعد ازاں رسول اللہ زینب

بنت حبش سے جو محمد کی بھوپھی کی بیٹی تھی زید کی شادی  
 کی تجویز تھہرائی زینب نے اور اُسکے بھائی عبداللہ نے انکار کیا  
 پس اُسوقت یہہ آیت نازل ہوئی \* وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا  
 قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ اَمْرًا اَنْ يَكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهٖمْ \* وَ مَنْ يَعْصِ اللّٰهَ  
 وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ صَلًا مَبِيْنًا \* کسی مرد مسلمان یا کسی عورت مسلمان  
 کو اپنے کام کا اختیار نہیں جبکہ خدا اور اُسکا رسول ایک بات تھہرا  
 دے اور جو کوئی بے حکم چلا اللہ اور اُسکے رسول کے سوا وہ راہ بھولا  
 صریح فقط \* مفسرین لکھتے ہیں مسلمان سے مراد عبداللہ تھا اور عورت  
 مسلمان سے مراد زینب تھی پس جب یہہ آیت نازل ہوئی اُسوقت  
 زینب اور عبداللہ دونوں راضی ہو گئے پس محمد نے زینب کا نکاح  
 زید سے کر دیا بعد اِس نکاح کے رسول نے زینب کو ایک روز دیکھا  
 تو اُسکی محبت دل میں آگئی اور اُسکے حسن پر مقتون ہو کر یہہ  
 کہا سبحان اللہ مقلب القلوب یہہ الفاظ زینب نے سنی لئے وہ سمجھے  
 گئی کہ مجھ پر محمد کا دل آگیا اُسنے اپنے خاوند زید سے یہہ حال  
 کہا وہ سمجھے گیا اور اُسی وقت سے اُسکی صحبت سے اُسکو کراہت  
 ہو گئی اور رسول کے پاس آ کر کہا کہ میں اپنی بیوی زینب کو چھوڑنا  
 چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کہ کیا تجھکو ہوا کوئی بد بات تو نے  
 اُسکی دیکھی ہی اُسنے کہا کہ خدا کی قسم میں نے تو اُسکی کوئی  
 بدی نہیں دیکھی پر وہ اپنے تئیں مجھ سے برا سمجھتی ہی اور  
 مجھکو حقیر جانتی ہی پس رسول نے اُسے کہا اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ

وَتَقَى اللَّهَ يَعْنِي رَهْنے دے اپنے پاس اپنی جو رو کو اور خدا سے قَدَر پس  
 اِسکے بعد دوسری آیت نازل ہوئی وَ اِنْ تَقُولُ لِلَّذِي اَنعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 اَنعَمَتْ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَ تَخْشَى فِي نَفْسِكَ مَا لِلَّهِ  
 مُبْدِيَةٌ وَ تَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاهُ فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا  
 وَطَرًا زَوَّجْنَا كَهَا لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي اَزْوَاجِ اَدْعِيَائِهِمْ  
 اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ اَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا \* ترجمہ اور جب تو  
 کہنے لگا اُس شخص کو جس پر اللہ نے احسان کیا اور تو نے  
 احسان کیا (یعنی زید پر خدا نے یہہ احسان کیا کہ اُسکو  
 مشرف اسلام سے کیا اور محمد نے یہہ احسان کیا کہ اُسکو آزاد  
 کر دیا) رهنے دے اپنے پاس اپنی جو رو اور قَدَر اللہ سے اور ای محمد تو  
 چھپاتا تھا اپنے دل میں ایک چیز جسکو اللہ کھولا چاہتا تھا (یعنی  
 عشقِ زینب کا) اور تو قَدَر تا تھا لوگوں سے اور حال آنکہ اللہ سے  
 تجھکو زیادہ قَدَر نا چاہئے پھر جب زید تمام کرچکا اُس عورت سے  
 اپنی غرض ہمنے وہ تیرے نکاح میں دی تا نرھے سب مسلمانوں پر  
 گناہ یا تنگی اِس بات میں کہ اپنے لیپالکوں کی جو روں سے شادی  
 کر لیا کریں جبکہ وہ اپنی غرض اُن سے پوری کر لیا کریں اور خدا  
 کا کام پہلے ہی سے کیا ہوا تھا \*

گویا خدا تعالیٰ محمد سے یوں کہتا ہی کہ زید جس پر ہمنے  
 اور تو نے احسان کیا ہی اُسکو ای محمد تو یوں کہتا تھا کہ اپنی  
 بیوی کو اپنے پاس رهنے دے اُسکو نسبتِ کبر اور عظمِ نفس کے

نہ کر یعنی یہہ جو کہتا ہی کہ وہ مجھکو حقیر جانتی ہی یہہ تہمت  
 اُس پر نہ کر خدا سے قدر اور دل میں تیرے یہہ بات تھی کہ اگر  
 زید طلاق دیدے تو میں اُسکو کر لوں یا عشق تجھکو جو اُس کا  
 ہو گیا تھا وہ تو دل میں چھپاتا تھا اور تو لوگوں سے دترتا تھا اس  
 لئے کہ وہ یوں کہینگے کہ محمد نے اپنے لیپالک بیٹے کی جورو سے نکاح  
 کر لیا پس یہہ خوف لوگوں سے بیجا تھا تجھکو خدا سے دترنا چاہئے  
 نہ کہ لوگوں سے پس جبکہ زید اپنی حاجت اُس عورت سے پوری  
 کر چکا اور اب اُس میں کچھ ہمت نہ رہی اور طلاق اُسکو  
 دے چکا تو ہمنے تیرا نکاح زینب سے کر دیا تاکہ تیری اُمت کے  
 واسطے یہہ دلیل ہو اور مسئلہ حلیہ نکاح کا متنبی کی جورو سے  
 نکل آوے تاکہ اُمت کے لوگوں کو کچھ تنگی اور ہرج نہرے فقط \*  
 یہہ مضمون اس آیت کا ہی تفسیر احمدی وغیرہ میں یوں ہی  
 لکھا ہی حرف بہ حرف ترجمہ میں نے کر دیا جسکا جی چاہے دیکھ  
 لیوے پس اب پڑھنیوالے خود ہی انصاف کریں کہ خدا تعالیٰ  
 محمد کی کتنی خاطر کرتا ہی کہ جس قدر وہ جوروں کوئی چاہتا  
 ہی حلال کرتا جاتا ہی اور لونڈیاں بیشمار حلال کر دیں اور پھر  
 اجازت عام دیدی کہ کوئی عورت مسلمان اگر اپنے نفس کو ہبہ  
 کر دے تو وہ بھی حلال ہی اور محمد کے رشتہ داروں چچا پھوپھی  
 ماموں خالا ان سب کی بیٹیاں حلال کر دیں یہاں تک کہ لیپالک  
 کی جورو تک بھی بعد خلائ حلال ہوگی یہہ افعال خدا کے اُن  
 اوصاف کے مخالف ہیں جو کتب الہامیہ میں درج ہیں پس ان  
 افعال سے نہ ایسے خدا کو اپنا خدا اور نہ ایسے پیغمبر کو اپنا پیغمبر



هم مان سکتے ہیں \* القصۃ جبکہ کثرت ازواج ہوگئی تو جو جو  
 قباحتیں کثرت ازواج سے وقوع میں آیا کرتی ہیں سب نمودار  
 ہوئیں اُس وقت آنحضرتؐ گھبرائے اور جوڑوں سے نفرت ہوگئی  
 اور قہم کھائی کہ ایک مہینے تک ان میں سے کسی عورت کے پاس  
 نہ جاؤنگا وجہ اسکی یہہ تھی کہ محمد صاحب کی طاقت اور  
 مقدور سے زیادہ اچھا کھانا اور اچھا کپڑا مانگتی تھیں لاچار ہوکر  
 محمد ایک مہینے تک مسجد میں بیٹھے رہے بعد گزرنے ایک  
 مہینے کے یہہ آیت نازل ہوئی جو سورہ اخراب میں واقع ہی  
 یا ایہا النبی قل لا زواج ان کنتن تردن الحیوة الدنیا و زینتها  
 فتعالین امتعن و اسرحن سراجا جمیلا \* و ان کنتن تردن اللہ  
 و رسوله و الدار الآخرة فان اللہ اعد للمحسنات منکں اجرا عظیما \*  
 تفسیر حسینی میں یوں لکھا ہی کہ ارباب سیر برآند کہ در سال  
 تاسع از ہجرت سید عالم از ازواج طاهرات ہجرت نمود و سوگند  
 خورد کہ یک ماہ بایشان مصاحبت نکند و سبب آن بود کہ ازوے  
 نفقہ و کسوت زیادہ از مقدور میطلبیدند چون بردیمانی و دق  
 مصری و امثال آن و چیزها صلح میکردند کہ در تصرف آنحضرت  
 نبود و اسباب دیگر کہ در کتب سیر مذکور است و بزہر تقدیر  
 ملول گشتہ از ایشان اعتزال فرمود و بعزلت کہ در مسجد خزانه وے  
 بود تشریف فرمود بعد از بست و نہ روز کہ ماہ بدان عدد تمام شدہ  
 بود جبرائیل آیت تخخیر فرود آورد کہ یا ایہا النبی ای پیغمبر

قُلْ لَا زُجَّاجَ بَکُو مَرْزَنَانِ خُودِرَا اِنْ کُنْتَن تَرَدْنَ اِگر هَسْتِيد شَمَا کَه  
 مِیخَوَاهِید الْحَیَوَةُ الدُّنْیَا زَنَدگَانِی دَنیَارَا یَعْنِی تَنعَم دَرَان وَ زَیْنَتَهَا  
 وَ آرَایِشِ آنرَا چُون ثِیَاب فَخْرَه وَ پِیرَاهَن بِنَتَلَف فَتَعَالِیْن پَس بِنَا یَنَد  
 کَه اَمْتَعَن بَدَهَم شَمَارَا مَتْعَه طَلَّاق وَ اَسْرَحَن وَ رَهَا کَنِیم شَمَارَا سَرَا جَا  
 جَمِیلاً رَهَا کَرْدَن نِیکُو بَر غَبْت نَه اَز رَوِی کَرَاهَت وَ اَنْ کُنْتَن تَرَدْنَ اَللَّه  
 وَ اِگر هَسْتِيد کَه مِیخَوَاهِید ثَوَاب خُدا تَعَالٰی وَ رَسُوْلَه وَ خُوشنُودِی رَسُوْل  
 اُورَا وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَ نَعِیم سَرَاے دِیْگَر فَانِ اَللَّه پَس بَد رَسْتِیْکَه خُدا تَعَالٰی  
 اَعَدَّ اَمَادَه کَرْدَه اَسْتُ لِلْمَحْسَنَاتِ مَرْزَنَانِ نِیکُو کَار رَا مَنکن اَز شَمَا  
 یَعْنِی اَنهَا کَه اَخْتِیَار شَق ثَانِی کُنْد اَجْرًا عَظِیْمًا مَثْرَدے بَزْرَگ کَه  
 زَخَارِف دُنْیَا دَر جَنّت اَنْ مَحْقُور وَ مَخْتَصِر بَاشَد اُورْدَه اَنَد کَه اَوَّل  
 کَسِیْکَه اَز اَزْوَاج طَاهِرَات کَه خُدا وَ رَسُوْل رَا اَخْتِیَار فَرْمُود عَیْشَه  
 صَدِیْقَه بُوَد \* یَعْنِی اِی نَبِی اِیْنِی جُورُؤُن کُو کِهْدے کَه اِگر تَعْمَارَا  
 اَرَادَه دُنْیَا کِی زَنَدگِی اُور لَذّت اُور زَیْنَت کَا هِی تُو اُو تَمکُو کُچْهَه  
 دِیْکَر طَلَّاق دِیدُون اُور اِچْهَی طَرَح تَمکُو رَهَا کَرْدُون اُور اِگر اَللَّه اُور  
 رَسُوْل کِی خُوشنُودِی اُور عَاقِبَت کِی خُوبِی چَا هَنَی هُو تُو خُدا نِی  
 تَم مِی سَے اُن عُورَتُوں کَے وَاسَطَے جُو نِیک هِیْن بَرَا اِجْر مَقْرَر اُور  
 مَهِیَا کَر رَهَا هِی چَنَانْچَه فَاطِمَه بَنَت ضَحَاک جُو حَضْرَت کِی اِیک  
 زُوجَه تَهی اُسْنِی کَها کَه بَهْتَر یُوں هِی اَپ مَجْهُکُو چَهوَرْدِیْن پَس

اُسکو طلاق دیدیا وہ اونٹوں کی مینگنیاں چنتی پھرا کرتی تھی اور لوگ آنحضرت کے ازدواج پر بہتان بندیاں بھی کرنے لگے تھے چنانچہ حضرت عایشہؓ پر بہتان بندی کرنے کا قصہ قرآن میں بھی مذکور ہے جسکو عقل سلیم تکذیب نہیں کرسکتی مگر ہم ایسی باتیں لکھنا نہیں چاہتے غرض ہماری یہہ ہی کہ آنحضرت نے ابتدا میں تو اس مقدمہ میں بہت زور شور مچایا اور اپنے ساتھیوں کو بھی ایسی باتوں کی تعلیم و ترغیب دی آخر کو جب ثنوت ازدواج کے برے نتیجے دیکھے تو طلاق دینے پر طیار ہو گئے اور آگے کو بھی بس کئے چنانچہ سورہ احزاب میں آیت نازل ہوئی \* لَا يَحِلُّ

لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدِ وَلَا اَنْ تَبْدَلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَلَوْ اَعْجَبَكَ حَسَنُھُنَّ

اَلَا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ \* یعنی نہیں حلال ہیں تجھکو عورتیں بعد ان نو کے اور یہہ بھی حلال نہیں رہا کہ ایک کی عوض دوسری بدل لے اگرچہ اُنکا حسن تجھے خوش آوے جیسے کہ پہلے حلال تھا مگر لونڈیاں حلال رہیں — اور جبکہ حضرت کو یہہ بھی شرم آئی کہ اب یہہ عورتیں خراب حال پہرینگی یا دوسروں کے گھر میں جا کر نکاح کرلیںگی اس میں ہماری عزت دنیاوی جاتی دھینگے تو پھر سورہ احزاب میں یہہ آیت نازل ہوئی \* وَلَا اَنْ تَنْكِحُوْا اَزْوَاجَہٗ مِنْۢ بَعْدِہٖۤ اَبَدًا \* یعنی محمد صاحب کی

عورتوں سے اُسکے پیچھے کبھی کوئی نکاح نہ کرے اگرچہ وہ مطلقہ ہوں یا راند حال آنکہ آنحضرت خود غیروں کی مستعملہ عورتوں سے نکاح کرلیں مگر کوئی اُنکی مستعملہ سے نکاح نہ کرے اگر کھو تعظیماً

یہہ حکم آیا ہی تو میں کہتا ہوں کہ پہلے سے محفوظہ غیر مستعملہ عورتیں خدا نے اُنکو کیوں ندیں اُس وقت تعظیم کہاں گئی تھی \* اب اِس تمام بیان مذکورہ سے چند نتیجے برآمد ہوتے ہیں — پہلا نتیجہ تو یہہ ہی کہ آنحضرت نفس امارہ کے از حد مطیع تھے اور نفسانی خواہشوں کے پابند ہمارے مانند تھے — دوسرے یہہ کہ ہر موقع پر بموجب اپنے مطلب کے آیت نازل کرتے تھے اُنکے مطلب کے خلاف کبھی کوئی آیت نازل نہوئی کبھی خدا نے یہہ نہ کہا کہ اے محمد کیوں زید کی جو رو کا عشق تیرے دل میں پیدا ہوا اِس سے باز آ کیوں عورتوں کا شوق زیادہ از حد دل میں رکھتا ہی توبہ کر کے روحانیات کی طرف توجہ کر بخلاف اِسکے جس طرف نفس امارہ توجہ کرتا گیا اُسی طرف سے ایک آیت بمراد دل نازل ہوتی گئی پہلا کونسا عقلمند ایسی باتیں دیکھکر اُنکو اپنا شفیق قرار دیگا — تیسرے یہہ کہ اِس خراب تعلیم کے سبب بہت سی عورتیں جمع کر کے اُنکو ایک ایک خاوند کرنے سے باز رکھا اور اُنکے دلکی حسرت نکلنے ندی کیونکہ موسیٰ کی پہلی کتاب کے باب دوم کی آیت ۲۲ میں لکھا ہی کہ وے دونوں یعنی عورت مرد ایک تن ہونگے محمد صاحب نے ایک تن نہرنے دیا اپنا عیش مد نظر رکھا عورتوں کے عیش پر توجہ نہ کی — چوتھے یہہ کہ جب اُنکے بدن کی طاقت جسمانی کم ہوگئی تو طلاق دینے پر راضی ہوگئے پھر بھی شرم دنیاوی کے سبب اُنکو دوسرا نکاح کرنے کی اجازت ندی یہہ اُن عورتوں پر کیا سخت ظلم ہوا — اب بعضے علماء محمدیہ کہتے ہیں کہ داؤد وغیرہ نے بھی لونڈیاں رکھی ہیں اور اوریا کی

جورو سے زنا کیا ہی اور اُڑ بہت سی جوروں رکھی ہیں باوجود ان حرکات کے داؤں کی نبوت تمہارے نزدیک مسلم ہی پھر محبت پر ایسے معاملات کی جہت سے کیوں اعتراض کرتے ہو—جواب یہہ ہی کہ اُنکی حرکات ناشایستہ اُنکی نبوت میں متخل نہیں ہیں مگر محمد کی حرکات اُسکی نبوت میں خلل انداز نہیں کیونکہ اُنکی اور اُنکی حرکات یکساں نہیں بلکہ زمین آسمان کا فرق رکھتی ہیں دو وجہ سے اول آنکہ وہ لوگ یعنی داؤں وغیرہ انبیا تھے اور انبیا معصوم نہیں ہوتے کیونکہ جانبین کی کتابیں اس امر کی گواہ ہیں اور دونوں + کتابوں میں انبیا کے گناہوں کا ذکر بھی آیا ہی اور کوئی آیت معصومیت انبیا پر نہ مسلمانوں کے پاس ہی اور نہ عیسائیوں کے اور آیت لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ مَا تَأَخَّرَ میں لفظ ذنب جو گناہ کے معنے رکھتا ہی اور علماءِ محمدیہ ترکِ اولیٰ کے معنے سمجھتے ہیں یہہ اُنکا تکلف اُس وقت تسلیم ہو سکتا ہی کہ جب وہ کوئی آیت قرآنی عصمتِ انبیا پر پیش کریں ورنہ اُنکے عقلی عقیدہ کے ثبوت کے لئے آیت قرآنی میں تاویل کر کے ذنب کو ترکِ اولیٰ کے معنے میں ہم کسی طرح نہیں سمجھ سکتے \* پس جبکہ دونوں کتابوں سے ثابت ہو گیا کہ انبیا معصوم نہیں ہوتے تو اب ہم کہتے ہیں کہ داؤں وغیرہ انبیا تھے اور اُنکے واسطے عصمت شرط نہیں ہی پس اُنکی حرکات یا تو ضرورتِ شرعی یا خطیات میں داخل ہیں اور اُنکی نبوت میں خلل انداز نہیں

+ یعنی ببیل و قرآن \*

ہیں کیوں اُنہوں نے نفس امارۃ کی اطاعت سے یا ضرورت شرعی سے یہہ کام کئے ہیں چنانچہ داؤں ۵۱ زبور میں اپنے گناہ کا اقرار کر کے صاف روتا ہی مگر محمد صاحب دعویٰ کرتے ہیں کہ میں نفس کی اطاعت سے یہہ کام نہیں کرتا بلکہ مجھے خدا نے یہہ کام کرنے کا حکم دیا ہی اور اُسکی مرضی سے کرتا ہوں یعنی زید کی جورو سے خدا نے میرا خون نکاح پڑھا دیا اور ماریہ قبیلۃ کی بابت جو قسم کھائی تھی اُسکے توڑنے کا بھی مجھے خدا نے حکم دیا اور سب عورتوں کی باتیں بموجب حکم الہی کے کرتا ہوں اب دیکھئے کہ خدا پر تہمت لگائی جاتی ہی کہ وہ ایسی بیہودہ حرکات کرنے کا اُنہیں حکم دیتا ہی اس لئے داؤں کی حرکات کی مانند یہہ حرکات محمدیہ نہیں ہو سکتی کہ اُنکا نظیر دینا جائز ہو—دوسری وجہ یہہ کہ انبیا کے واسطے تو عصمت شرط نہیں ہی مگر شفیع کے واسطے نہایت ضروری شرط ہی کیونکہ بدون عصمت کے شفیع نہیں ہو سکتا ورنہ وہ خون شفیع کا محتاج ہوگا پس محمد صاحب مدعی شفاعت ہیں اگر انکی حرکات مثل داؤں کے خطیات میں شمار کی جاویں تو لازم آویگا کہ وہ شفیع نہیں ہیں اور یہہ خلاف معروض کے ہی پس یہہ نظیر دینا مسلمانوں کا باطل ہی—اب علماء محمدیہ پردہ پوشی کے لئے یوں کہتے ہیں کہ آنحضرت نبی و شفیع اور معصوم وغیرہ سب کچھ تھے اور یہہ یعنی کثرت ازواج اور عام مسلمان عورتوں کو بلا مہر و بلا نکاح لفظ ہبہ سے صحبت میں لانا وغیرہ جو جو امور ہیں یہہ سب خصایص محمدیہ میں داخل ہیں پس یہہ محمد ہرئے نہ عیوب—اس کا

جواب یہہ ہی کہ جو امور ادم کے وقت سے آج تک عقل سلیم اور شریعت الہی نے عیوب میں داخل سمجھے ہیں اور جنکے سبب سے اشرار و ابرار میں تمیز کیجاتی ہی ان امور کو اگر ہم اپنے شفیعؑ یوم البعث میں پاویں تو بتلاؤ کہ کس دلیل سے وہ عیوب محامد میں خیال کئے جاویں جس دلیل سے اُنکے حق میں محامد سمجھوئے اُسی دلیل سے اشرار لوگ اپنے حق میں بھی محامد و خصایص سمجھینگے اگر کثرت ازواج وغیرہ عیش کی باتیں خصایص محمڈیہ میں داخل ہیں تو خصایص کرشن یا کنہیاجی کے اور خصایص امرا القیسہ میں بھی یہی امور درج ہیں اُنکو بھی مطعون نہ کرو اسکے کیا معنے کہ دوسرے کے حق میں تو یہہ عیب ہی مگر میرے حق میں ہنر۔ ہاں ایسے خصایص بتلاؤ کہ جیسے یسوع مسیح کے پاک خصایص ہیں \* مثلاً ساری عمر کنوارا رہنا گناہ سے معصوم رہنا۔ مختارانہ معجزات دکھلانا لوگوں کے گناہوں کی خاطر مارا جانا۔ تین دن بعد گور سے اُٹھنا۔ جہان کو گناہوں سے پاک کرنا۔ خدا کے دھنے ہاتھ ہمیشہ بیتھنا۔ جہان کا انصاف کرنے کو قیامت کے دن انا۔ وغیرہا من المحاسن والمحامد الحقیقۃ پس یہہ خصایص مسیحیہ ہیں بھلا جسکے خصایص ایسے عمدہ ہوں وہ نجات دیگا یا وہ شخص کہ جسکے خصایص مثل خصایص گنہگاروں کے ہوں اور زبردستی سے ایک گروہ اُنکو محامد میں داخل کر کے تکلف کی جھوٹی باتیں کرے \*

## دوسرا اعتراض تعلیمِ محمدیہ پر

بابت بہشت کے ہی آنحضرت نے بہشت کے باب میں ایسی تعلیم کی ہے کہ عقلاً و نقلاً وہ بیان درست نہیں ہے بلکہ محض دھوکھا اور ترغیب معلوم ہوتی ہے ناظرین کو چاہئے کہ سب آیات بہشت کو ملاحظہ کریں بعد ازاں اُن سب آیات کے مضامین سے جو نتیجہ نکلتا ہے دیکھکر انصاف کریں پس واضح ہو کہ قرآن میں بہشت کی بابت سورہ محمد میں یوں لکھا ہے

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وَعَدَ الْمُتَّقُونَ ط فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ ج وَأَنْهَارٌ

مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ ج وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ ج وَأَنْهَارٌ

مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى ط وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ ط

یعنے حال اُس بہشت کا جنکا متقیوں سے وعدہ ہوا ہے ایسا ہے کہ وہاں نہریں ہیں جنکا پانی بو نہیں کرتا اور دودھ کی نہریں ہیں جسکا مزہ نہیں بدلتا اور شراب کی نہریں ہیں جو پینیرالوں کو مزا دیتی ہیں اور صاف شہد کی نہریں ہیں اور ہر قسم کے میوے اور وے لوگ اپنے خدا کی بخشش حاصل کریں گے \* پھر سورہ رحمن میں ہے

فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرَفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌ \*

یعنے بہشت میں ایسی حوریں ہیں نیچی نگاہ والیاں کہ اُنکو کسی آدمی یا جن نے پہلے بہشتیوں کے نہیں چھوا پھر سورہ نبا میں ہے



وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا وَكَاسًا دِهَاقًا \* یعنی بہشت میں نئی چھاتیوں والی عورتیں ہیں اور لبالب بھرے پیالے شراب کے ایسی طرح کے مضمون قرآن میں بہت سے لکھے ہیں مگر یہہ سب بناوٹ معلوم ہوتی ہی کیونکہ کتب سماوی سے یہہ ثابت ہوا ہی کہ بہشت میں مجازی خوشی کوئی نہیں ہی بلکہ روحانی خوشی وہاں پر ہومگی چنانچہ حضرت عیسیٰ نے متی کے ۲۲ باب آیت ۲۲ سے ۳۰ تک میں صاف کہا ہی کہ وہاں پر عورتیں نہیں ملتیں بلکہ فرشتوں کی مانند رہتے ہیں جبکہ حضرت عیسیٰ بہشت کی کیفیت اس طرح پر بیان کرچکے اور اگلے انبیا کی کتابیں بھی ایسے قسم کے بیانات سے مملو ہیں پھر یہہ نیا بہشت جو بیان ہوتا ہی کسطرح یقین کیا جاوے اور ان بیانات سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ جو جو چیزیں دنیا دار لوگ اس جہان میں پسند کرتے ہیں یعنی جوان عورتیں اور شراب خواری اور چاندی سونا اور فرشوں پر تکیہ لگا کر بیٹھنا اور نوکر و غلام سامنے کھڑے کرنا وہ سب بموجب انکی خواہش کے بہشت میں ثابت کیا گیا ہی یہاں سے صاف ظاہر ہی کہ جہلاء کو ترغیب دیکر اپنے مذہب میں لانا منظور تھا کیونکہ انکے دلی خواہش کے مطابق اُنسے وعدہ کیا جاتا ہی \*

### تیسرا اعتراض بابت جہاں وغیرہ کے

سورۃ تحریم میں ہی یا ایہا النبی جَاهِدِ الْكَافِرَ وَالْمُنَافِقِينَ وَأَغْلِبْ عَلَيْهِمُ \*

یعنی ای نبی جہاں کر کافروں اور منافقوں سے اور اُن پر سختی کر۔

سابق میں جبکہ مسلمان کمزور تھے تو یہہ آیت آئی تھی  
لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ \* یعنی تم اپنے دین پر رہو ہم اپنے دین پر رہیں  
نہ تم ہمکو سناؤ نہ ہم تمکو کچھ کہیں۔ یہاں سے یہہ بات معلوم  
ہوئی کہ جب آنحضرت ضعیب اور ناصلاقت تھے تو یہہ عہد  
باندھا تھا کہ ہم تم اپنے اپنے دین پر قائم رہیں مگر اب جو طاقت  
آگئی اور عرب کے کچھ لوگ مسلمان ہو گئے تو پہلے وعدہ سے  
انحراف کر کے لڑائی کا حکم جاری کیا یہاں سے گونگیرا بن اور دلکا  
کیٹ ظاہر ہوتا ہی اور ایک طرح کی دغا بازی کفار کے ساتھ پائی  
جاتی ہی علاوہ ازیں خون نفس جہاد پر بھی اعتراض ہی کیونکہ  
یہہ امر نہایت قبیح اور دین کے باب میں مکروہ ہی اور اسکے جاری  
کرنے سے دین کا کوئی فائدہ نظر نہیں آتا بلکہ دین کا بڑا نقصان  
ہوتا ہی ہاں اتنا فائدہ ہی کہ مسلمانوں کو لوت کا مال اور پرائی  
عورتیں اور غلام مفت ہاتھ آجایا کرتے تھے اور آنحضرت کو بھی  
پانچواں حصہ لوت کے مال سے ملتا تھا۔ یہاں سے صاف ظاہر ہی  
کہ اسی طمع پر جہاد کئے جاتے تھے چنانچہ قرآن میں جابجا  
مسلمانوں کو مال غنیمت کی ترغیب دلائی گئی ہی جیسے کہ فصل  
دویم میں مذکور ہی اور پرائی عورتوں سے جو جہاد میں ہاتھ  
آویں بلا نکاح صحبت بھی ایسے مطلب سے جایز کی گئی ہی ہم تو  
جب جانتے کہ خالصتہ اللہ یہہ کام ہوتا ہی جبکہ پانچواں حصہ لوت  
کا آنحضرت بھی نہ لیتے اور مسلمان بھی پرائی عورتوں اور مال پر  
دست اندازی نہ کرتے یہہ سب باتیں اپنی غرض کے واسطے ہیں

اور اُسکا نام یہہ رکھا گیا ہی کہ خدا کا دین جاری کرنے کے واسطے  
یہہ کام ہوتا ہی اگر ہم تمام بیان جہاں کا اور جو جو کچھ  
آنحضرت اور اُنکے اصحاب نے کیا ہی اِس جگہ پر بیان کریں تو  
کتاب بھی بڑھ جاوے گی اور ایک طرح کے خلق کے بھی خلاف ہی  
اِس لئے مصنف کے واسطے اِسہی قدر کافی ہی بعض مسلمان یوں  
کہتے ہیں کہ موسیٰ و داؤد وغیرہ انبیاء نے بھی جنگ کئے ہیں  
اور فوج کشی کر کے مال غنیمت بکھایا ہی اُن کو چھوڑ کر آنحضرت  
پر کیوں اعتراض کرتے۔ ہو اِسکا جواب یہہ ہی کہ اُن لوگوں نے  
دنیاوی جنگ کئے ہیں اور مراد اُنکی اِن لڑائیوں سے یہہ تھی  
کہ اُنکو ملک ہاتھ آئے اور خدا کو بھی یہی منظور تھا کہ کنعانیوں  
کے ممالک و اسباب یہودیوں کو دیوے اِس لئے اُسنے حکم دیا کہ  
کنعانیوں کو قتل کرو اور اُنکے ملک چھین لو اور تم عیش و آرام سے  
اُس ملک میں رہو یہہ غرض نہیں تھی کہ اگر وہ ایمان لاریں تو  
چھوڑ دو اور جو نہ لاریں تو اُنسے روپیہ لیلو اور جو نہ ایمان لاریں  
اور نہ تمکو روپیہ دیں تو قتل کرو اور اُنکی عورتیں اور بچے پکڑ کے  
نفع اُٹھاؤ وے معاملے تو ایسے تھے جیسے کہ کوئی غضب الہی خاص  
کسی فرقہ یا خاص کسی سے شہر پر آتا ہی یعنی کنعانیوں پر غضب  
الہی بنی اسرائیل کے ذریعہ سے بھیجا گیا تھا اگر وہ ایمان لاریں  
تو بھی مارے جاویں اور جو نہ لاریں تو بھی مارے جاویں کسی  
حالت میں معاف نہیں ہو سکتے الغرض جہاں کی صورت تو اور  
ہی اور موسیٰ وغیرہ کے جنگ کی صورت اور ہی اِسکا نظیر دینا  
نامناسب ہی اور یہی باعث ہی کہ آج تک عیسائیوں اور

یہودیوں نے یہہہ مسلمانوں کا نظیر قبول نہیں کیا — محقق منصف پر خوب روشن ہے کہ موسیٰ وغیرہ کے جنگ اور اُسکی علت غائی اور صورت وقوعِ تردیت میں کچھ اور ہے اور جہاں محمدی کی صورت اور علت غائی کچھ اور ہے ہرگز مطابقت نہیں ہے \*

## چوتھا اعتراض

ساری تعلیم محمدی مجازی تعلیم ہے روحانی بات کوئی بھی اُنہوں نے تعلیم نہیں کی اگر کوئی تعلیم محمدی قرآن میں دوتانی لکھی ہو تو مسلمان لوگ ہمکو بتلاویں ہم نے تو سارے قرآن میں محمدی تعلیم کو غور سے دیکھا بالکل جسمانی تعلیم ہے مثلاً کعبہ کا حجب صفا مزوہ کے درمیان دوڑنا — سات کنکریاں پہاڑ پر جا کر پھینکنا — کعبہ میں چلکر سر منڈانا — حجرا سون کو بوسے دینا — بکری ذبح کرنا — وضو کرنا — غسل کو عبادت جاننا — آب زمزم پینا — کعبہ کے غلاف کو چومنا — الفاظ پرستی کرنا — وغیرہ یہہہ سب مجازی باتیں ہیں بعضی بت پرستوں کے مذہب کی ہیں اور بعضی شریعت موسوی کی جو کہ موقت تھے اور حضرت مسیح نے اُسکی تکمیل کر کے جہاں کو اُنسے آزاد کیا تھا اور مسیح کے آنے سے وہ سب متروک ہو کر بجائے اُنکے روحانی تعلیم جاری ہوئی تھی اب تعلیم محمدی اُس روحانی تعلیم کو جو عقلاً و نقلاً اور تجربہً و سایل نجات ہیں اور انجیل بالکل اُنسے بھری ہوئی ہے چھوڑنا چاہتی ہے کوئی دانا تجربہ کار منصف ایماندار مسیح کی تعلیم کے

سامنے اس تعلیم محمدی کو ہرگز پسند نہ کریگا بخوف طوالت اس فصل میں بطور نمونہ تھوڑا سا لکھا جواب الجواب میں اچھی تشریح کر دی جاوے گی انشاء اللہ تعالیٰ پس جبکہ نہ تو معجزات ثابت ہوتے ہیں اور نہ پیش گوئیاں اور نہ کسی اگلے نبی نے اُنکی خبر دی ہے اور نہ اُنکی تعلیم اچھی ہے اور نہ اُنکی معصومیت ثابت ہوتی ہے اور نہ اُنکا چال و چلن اچھا ہے بھلا پھر انصاف کرو کہ کس بدروسے پر اُنکو اپنا شفیع قرار دیں اور نبوت کے قابل ہوں تعصب کو چھوڑو عدالت کا دن یاد کر کے انصاف کرو آئندہ اختیار ہے و ما علی الرسول الا البلاغ فقط \*

## باب دوم

اس امر کے بیان میں کہ آیا دین عیسائی من جانب اللہ ہے یا نہیں اور اگر حق ہے تو کون سی دلیلوں سے اُسکا حق ہونا ثابت ہوا \*

واضح ہو کہ اول تو انہیں چار علامتوں کا تلاش کرنا جو باب اول میں مذکور ہوئیں یہاں پر بھی لازم ہے بعد اُسکے بعض خصوصیات جو اس مذہب میں پائی جاتی ہیں اور اُنکی جہت سے اس دین کا من جانب اللہ ہونا متحقق ہوتا ہے آخر میں ذکر کیجاوے گی \*

## فصل اول

حضرت عیسیٰ کے معجزات کی تحقیقات میں \*

اگرچہ اہل اسلام اُنکے معجزات کا انکار نہیں کر سکتے کیونکہ قرآن کو معجزات عیسویہ ہی سے رونق دی گئی ہے تو بھی بعض معجزات حضرت مسیح کے ذکر کرنا ضروریات سے ہے تا کہ معلوم ہو جاوے کہ یہہ معجزات نصوص سے ثابت ہیں آیات مشترکات سے ثابت نہیں اور انکے وقوع میں مفسرین بھی اختلاف نہیں کرتے جیسے کہ معجزات محمدیہ کے وقوع میں مفسرین قرآن اختلاف کرتے ہیں اور یہہ معجزات رسولان برحق یعنی حواریوں کی تحریرات سے ثابت ہیں جو کہ اُنہوں نے اپنی حین حیات ہی میں منتشر کر دی تھیں اور خود بھی اُنکی اصلاح کے واسطے سفر کرتے پھرتے تھے چنانچہ قرآن میں بھی سورہ یاسین کے اندر اُنکی رسالت اور سفر کا ذکر آیا ہے \* <sup>۸۶۸</sup>وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا اَصْحَابَ الْقَرْيَةِ <sup>۸۶۸</sup>۞ اِنْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ <sup>۸۶۸</sup>۞ اِنْ اَرْسَلْنَا اِلَيْهِمُ الثَّنِيْنَ <sup>۸۶۸</sup>فَكَذَّبُوهُمَا فَعُزِّنَا بِاِلٰهٍ فَقَالُوا <sup>۸۶۸</sup>اِنَّا اِلَيْكُمْ

مرسلوں \* یعنی بیان کر واسطے اُنکے بات گانوں والوں کی جب کہ وہاں گئے رسول جب کہ بھیج دئے ہم نے اُنکے پاس دو رسول تو جھٹھلایا اُنہوں نے اُنکو پس تقویت کی ہم نے اُنکی تیسرا رسول بھیج کر پس کہا اُنہوں نے کہ ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں مفسرین لکھتے ہیں کہ یہہ یوحنا و شمعون وغیرہ تھے چنانچہ

انکے ذکر میں جدا رسالہ لکھا گیا ہی پس اگر کوئی صاحب آن معجزات عیسویہ سے کما حقہ واقف ہونا چاہے تو انجیل کو اول سے آخر تک علماء مسیحیہ سے سمجھکر پڑھے مگر بندہ اُن میں سے کچھ یہاں پر ذکر کرتا ہی \*

### نمبر ۱ کورہی پر کا معجزہ

متی کے ۸ باب آیت ۲ سے ۳ تک—دیکھو ایک کورہی نے آکے اُسے سجدہ کیا اور کہا۔ ای خداوند اگر تو چاہے تو مجھے صاف کرسکتا ہی۔ یسوع نے ہاتھ بڑھاکے اُسے چھوا اور کہا میں چاہتا ہوں کہ تو صاف ہو اور وہیں اُسکا کورہ جاتا رہا \*

### نمبر ۲ فالج زدہ پر کا معجزہ

متی کا ۸ باب آیت ۵ سے ۱۳ تک—دیکھو جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ یسوع نے صوبہ دار کو کہا جا اور جیسا تو ایمان لایا تیرے لئے ہو اور اُسی گھڑی اُسکا چھوکرا چنگا ہو گیا \*

### نمبر ۳ ہوا اور دریا پر کا معجزہ

متی کا ۸ باب آیت ۲۲ سے ۲۷ تک—اور دیکھو دریا میں ایسی بڑی آندھی آئی کہ ناولہروں میں چھپ گئی پر وہ سوتا تھا تب اُسکے شاگردوں نے پاس آکے اُسے جگایا اور کہا ای خداوند ہمیں بچا کہ ہم ہلاک ہوتے ہیں اور اُسنے اُنہیں کہا ای کم اعتقاد کیوں

دَرتے ہو تب اُس نے اُتھکے ہوا اور دریا کو دانتا اور بڑا چپن ہو گیا اور لوگوں نے تعجب کیا اور کہا کہ یہہ کیسا آدمی ہی کہ ہوا اور دریا بھی اُسکی ماتے ہیں \*

### نمبر ۴ مفلوج پر کا معجزہ

متی کا ۹ باب آیت ۲ سے ۷ تک—دیکھو ایک مفلوج کو جو چارپائی پر پڑا تھا اُس پاس لائے اور يسوع نے اُسکا ایمان دیکھکر مفلوج کو کہا ای بیٹے خاطر جمع رکھہ تیرے گناہ تجھے معاف ہوئے اور دیکھو بعضے فقیہوں نے اپنے دل میں کہا کہ یہہ کفر بکتا ہی پر يسوع نے اُنکے دل کی جانکر کہا کیوں اپنے دلوں میں بدگمانی کرتے ہو کونسا آسان ہی یہہ کہنا کہ گناہ تجھے معاف ہوئے یا یہہ کہنا کہ اُتھکے اور چل پر اسلئے کہ تم جانو کہ انسان کے بیٹے کو زمین پر گناہ معاف کرنیکا اختیار ہی سو اُس نے مفلوج کو کہا اُتھکر اپنی چارپائی اُتھا اور اپنے گھر چلا جا اور وہ اُتھکر اپنے گھر چلا گیا \*

### نمبر ۵ عورت حایضہ پر کا معجزہ

متی کا ۹ باب آیت ۲۰ سے ۲۲ تک—دیکھو کہ ایک عورت نے جسکا بارہ برس سے لہو جاری تھا پیچھے سے آکے اُسکے کپڑے کا دامن چھوا کیونکہ اپنے جی میں کہا کہ اگر اُسکا کپڑا چھروں تو چنگی ہو جاؤنگی تب يسوع نے پھر کے اور اُسے دیکھکر کہا ای بیٹی



خاطر جمع رکھہ کہ تیرے ایمان نے تجھے بچایا سو عورت اُسی گھڑی سے چنکی ہو گئی \*

## نمبر ۶ لڑکی کے زندہ کرنیکا معجزہ

متی کا ۹ باب آیت ۲۳ سے ۲۶ تک—جب یسوع سردار کے گھر میں آیا اور بانسلی بچانے والوں اور بھیڑ کو غل مچاتے دیکھا تو اُنہیں کہا کنارہ ہو کہ لڑکی نہیں مری بلکہ سوتی ہی اور وہ اُسپر ہنسنے پر جب بھیڑ نکالی گئی اُسکے اندر جا کے اُسکا ہاتھ پکڑا اور لڑکی اُٹھی اور اُسکی شہرت اُس تمام ملک میں پھیل گئی \*

## نمبر ۷ دو اندھوں کو آنکھیں دینے کا معجزہ

متی کا ۹ باب آیت ۲۷ سے ۳۰ تک—جب یسوع وہاں سے روانہ ہوا دو اندھے اُسکے پیچھے پکارتے اور کہتے آئے کہ ای داؤد کے بیٹے ہم پر رحم کر اور جب وہ گھر میں پہونچا اندھے اُسکے پاس آئے اور یسوع نے اُنہیں کہا کیا تمہیں اعتقاد ہی کہ میں یہہ کر سکتا ہوں وہ بولے ہاں ای خداوند تب اُسنے اُنکی آنکھوں کو چھوا اور کہا تمہارے اعتقاد کے موافق تمہارے لئے ہو اور اُنکی آنکھیں کھل گئیں \*

## نمبر ۸ گونگے کو زبان دینے کا معجزہ

متی کا ۹ باب آیت ۳۲ سے ۳۳ تک—جسوقت وہ نکلے دیکھو لوگ ایک گونگا دیوانہ اُس پاس لائے اور جب دیو نکلا گیا تھا

موتگا بولنے لگا اور لوگوں نے تعجب کر کے کہا ایسا کبھی اسرائیل  
میں نہ دیکھا گیا \*

## نمبر ۹ دوٹیوں کا معجزہ

متی کا ۱۴ باب آیت ۱۷ سے ۲۱ تک۔ اُنہوں نے اُسے کہا یہاں  
ہمارے پاس پانچ دوٹیوں اور دو مچھلیوں کے سوا کچھ نہیں ہی  
وہ بولا اُنہیں یہاں میرے پاس لاؤ اور اُس نے حکم دیا کہ لوگ گھاس  
پر بیٹھیں اور اُن پانچ دوٹیوں اور دو مچھلیوں کو لیکے اور آسمان  
کی طرف دیکھ کر برکت چاہی اور توروں کے شاگردوں کو اور شاگردوں  
نے لوگوں کو دیں اور سبھوں نے کھایا اور سیر ہوئے اور تکتروں کی  
جو بیچ رہے بارہ توکریاں بھری اُتھائیں اور کھانیوالے سوا عورتوں اور  
لڑکوں کے تخمیناً پانچ ہزار مرد تھے \*

## نمبر ۱۰ دریا پر چلنے کا معجزہ

متی کا ۱۴ باب آیت ۲۲ سے ۲۷ تک۔ فوراً یسوع نے اپنے  
شاگردوں کو تاکید کر کے کہا کہ جب تک میں لوگوں کو رخصت  
کروں تم نار پر چڑھ کے میرے آگے پار جاؤ اور لوگوں کو رخصت کر کے  
دعا مانگنے کے لئے پہاڑ پر اکیلا چڑھ گیا اور جب شام ہوئی وہاں  
اکیلا تھا پر نار اُس وقت دریا کے بیچ پہونچی اور لہروں سے دنگماتی  
تھی کیونکہ ہوا مخالف تھی اور رات کے چوتھے پہر یسوع گریا پر  
چلتا ہوا اُن پاس آیا اور شاگرد اُسے دریا پر چلتے دیکھ کر گھبرائے

اور کہنے لگے کہ یہ بھوت ہی اور قدر کے مارے چلائے دھیں یسوع  
نے انہیں کہا خاطر جمع رکھو میں ہوں مت ڈرو \*

## نمبر ۱۱ سوکھا ہاتھ درست کرنیکا معجزہ

مرقس کا ۳ باب آیت ۱ سے ۵ تک۔ اور وہ پہر عبادت خانہ  
میں داخل ہوا اور وہاں ایک آدمی تھا جسکا ہاتھ سوکھا گیا تو  
اور وہ اُسکے گھات میں لگے تا کہ اگر اُسے سبت کے دن چنگا کر۔  
اُسپر نالش کریں اور اُسنے اُس آدمی کو جسکا ہاتھ سوکھا گیا تو  
کہا نیچ میں کھڑا ہو اور اُسنے انہیں کہا کیا سبت کو نیکی کر  
دوا ہی یا بدی جان بچانا یا مارنا پر وہ چپ رہے تب اُسنے غصہ  
سے اُنپر نظر کر کے اور اُنکی سخت دلی کے سبب غمگین ہو کر اُس  
آدمی کو کہا کہ اپنا ہاتھ پھیلا اور اُسنے پھیلایا اور اُس کا ہاتھ  
دوسرے کی مانند چنگا ہو گیا \*

## نمبر ۱۲ لعادر کو چار دن بعد قبر سے

### جلانیکا معجزہ

یوحنا کا ۱۱ باب آیت ۱ سے ۴۶ تک۔ جسکا خلاصہ یہ ہے کہ  
کئی آدمیوں کے ساتھ مسیح لعادر کی قبر پر گیا جو کہ چار دن کا  
مدفون تھا اور بلند آواز سے پکارا کہ ای لعادر نکل آ اور وہ قبر سے کفن  
پوش زندہ ہو کر نکل آیا \*

## نمبر ۱۳ پانی کو شراب بنانیکا معجزہ

یوحنا کا ۲ باب آیت ۱ سے ۱۱ تک خلاصہ آنکہ قانائے گلیل میں مسیحا ییہا ہوا یسوع اور اُسکی ما اور اُسکے شاگرد، یہی گئے تھے جب انگوری شراب گھٹ گئی تو مسیح نے چھ مٹکوں میں پانی بھروایا پھر جو نکالا تو شراب نہایت عمدہ بن گئی \*

## نمبر ۱۴ کسی رانگ کے مردہ بیٹے کو جلانیکا معجزہ

لوقا کا ۷ باب آیت ۱۱ سے ۱۷ تک خلاصہ آنکہ جب لوگ اُس بیوہ کے بیٹے کا جنازہ لئے جاتے تھے اور وہ روتی جاتی تھی مسیح نے رحم کر کے کہا مت رو اور پاس آ کے تابوت کو چھو اور اُٹھانیوالے کھڑے رہے مسیح نے کہا ای جوان میں تجھے کہتا ہوں اُٹھ اور وہ مردہ اُٹھ بیٹھا اور بولنے لگا تب مسیح نے اُسکی ما کو سونپا اور لوگ خدا کی ستائش کر کے بولے کہ بڑا نبی ہم میں مبعوث ہوا۔ الغرض انجیل مقدس میں حضرت عیسیٰ کے بہت سے معجزے صراحت کے ساتھ مذکور ہیں کسی طرح ان معجزات کے وقوع میں شک نہیں ہی اور غیر لوگ یعنی کفار بھی اُسکے معجزات کے قابل تھے مگر اتنا کہتے تھے کہ بعلزبول کی مدد سے کرتا ہی جسکا جواب بھی مسیح نے نہایت درست دیا یعنی شیطان شیطان کو دفع نہیں کر سکتا اور جو کریگا تو اپنی سلطنت میں متخل ہوگا

اور یہ بات بھی خیال کے لائق ہی کہ محمد کو کفار عرب مجنون یا شاعر یا ساحر کہتے تھے مگر حضرت عیسیٰ کو کہتے تھے کہ بعزبول کی مدد سے کرتا ہی اور اُسکے کاموں سے سخت حیران تھے یہ اعتراض اُنکا کہ بعزبول اُسکے ساتھ ہی وقوع معجزات پر نص قطعی ہی مگر محمد صاحب کی نسبت ان تین یعنی مجنون و شاعر و ساحر کے خیالوں کے اجتماع سے جو نتیجہ برآمد ہوتا ہی عقل سلیم پر پوشیدہ نہیں ہی \*۔



## دوسری فصل مسیح کی پیش گوئیوں کے بیان میں

اس فصل میں بھی بطور نمونہ چند مقام لکھے جاویں گے کیونکہ ناظرین انجیل میں خود سب کچھ دیکھ سکتے ہیں \*۔

### نمبر ۱ یروشلیم کی تباہی کی خبر

لوقا کا ۱۹ باب آیت ۴۳—کیونکہ وہ دن تجھ پر آویں گے کہ تیرے دشمن تیرے گرد مورچہ باندھیں گے اور تجھے گھیر لیں گے اور سب طرف سے تنگ کرین گے اور تجھ کو اور تیرے لوگوں کو جو تجھے میں ہیں خاک میں ملاویں گے اور تجھے میں پتھر پر پتھر نہ چھوڑیں گے اس لئے کہ تو نے اسوقت کو کہ تجھ پر نگاہ تھی نہیں پہچان لیا— پس ایسا ہی ہوا کہ یروشلیم برباد ہوئی اور اسطرح کی تباہی اُس شہر پر آئی کہ قیامت کا نمونہ ہو گیا اور وہ جو موسیٰ نے استثنا کے

۱۸ باب کے آیت ۱۸ میں کہا تھا کہ جو کوئی اُسکی نڈ سنیگا میں اُس سے مطالبہ کرونگا پورا ہوا یعنی یروشلم کے باشندوں نے جو اُسکی نڈ سنی تو اُن سے سخت مطالبہ کیا گیا \*

## نمبر ۲ یہود اُسکریوطی کی خبر

یوحنا کا ۱۳ باب آیت ۲۱ یسوع یہہ کہے روح میں مضطرب ہوا اور گواہی دیکے بولا میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایک تم میں سے مجھے حوالے کریگا۔ اور اُسکا نام بھی اُس نے بتلا دیا کہ وہ یہودا اسکریوطی ہی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اُس نے اُسے پکڑایا \*

## نمبر ۳ غیر قوموں کے ایمان کی خبر

متی کا ۸ باب آیت ۱۱ میں ہی میں تمہیں کہتا ہوں کہ بہتیرے یورب و پیچم سے آوینگے اور ابراہیم و اسحاق و یعقوب کے ساتھ آسمان کی بادشاہت میں بیٹھینگے پر بادشاہت کے فرزند باہر اندھیرے میں قالے جاوینگے وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ دیکھو یہہ پیش گوئی کیسی صادق آئی کہ کزورہا مردم یورب و پیچم کے باشندے ایمان لاکر مسیح کی کلیسیا میں داخل ہوچکے مگر بادشاہت کے فرزند یعنی یہودی قریب چالیس لاکھ کے بے ایمان بھرتے ہیں کیونکہ اُنکے باپ دادوں نے مسیح کے خون کا وبال اپنی اور اپنی اولاد کی گردن پر لیا تھا \*

## نمبر ۴ مسیح کے تیسرے دن جي اُتھنے کي خبر

متيٰ کا ۱۶ باب آیت ۲۱ میں ہی اُسوقت سے یسوع اپنے شاگردوں کو جتنا لگا کہ مجھے ضرور ہی کہ یروشلم کو جاؤں اور بزرگوں اور سردار کاهنوں اور فقیہوں سے بہت دکھ اُٹھاؤں اور مارا جاؤں اور تیسرے دن جي اُتھوں—پس ایساہي ہوا کہ وہاں گیا اور بموجب اپنے ارشاد کے مارا گیا پھر تین دن بعد جي اُٹھا اور آسمان پر چلا گیا \*

## نمبر ۵ بطرس کے انکار کي خبر

متيٰ کا ۲۶ باب آیت ۳۴—یسوع نے اُسے کہا میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ اِسي رات مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا انکار کریگا—چنانچہ ایساہي ہوا کہ اُس نے تین بار انکار کیا پھر جب کہ اُسکو مسیح کي پیش گوئی یاد آئی تو وہ رونے لگا \*

## نمبر ۶ مسیح کے لتکائے جانیکي خبر

یوحنا کا ۳ باب آیت ۱۲ و ۱۵ میں ہی اور جس طرح موسیٰ نے سانپ کو جنگل میں اُونچا کیا ضرور ہی کہ انسان کا بیٹا اُٹھایا جاوے۔ تاکہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہلاک نہو بلکہ حیات ابدی پاوے—ایساہي ہوا کہ وہ صلیب پر لتکایا گیا اور اُسپر ایمان لانے سے بندوں کو نجات ملني ہی \*

## نمبر ۷ اُسکی باتیں نہ تُلنے کی خبر

متی کا ۲۴ باب آیت ۳۵ آسمان اور زمین تل جاین گے پر میری باتیں نہ تَلینگی یہ خبر بھی کیسی اچھی طرح ظہور میں آئی غیر مذہب والوں نے عیسائیوں کو ابتدا میں بڑی سخت تکلیف دی اور یہ چاہا کہ کسی طرح انکو دنیا سے نیست و نابود کر دیں اور اب بھی یہی چاہتے ہیں مولوی رحمت اللہ بھی جانتے ہیں چنانچہ اعجاز عیسوی میں لکھا ہے کہ اوایل میں دس دفعہ عیسائیوں پر قتل عام کا حکم ہوا اور صدہا مردم مارے بھی گئے مگر بموجب اس پیش گوئی کے کہ میری باتیں نہ تَلینگی کچھ تزل نہوا بلکہ روز بروز ترقی ہوتی گئی یہاں تک کہ اب دیکھتے ہو—اور کیوں نہو کہ جب مسیح نے خون کہا تھا کہ اترو چپ کرینگے تو پتھر چلائی گئے \*

## نمبر ۸ انجیل کی منادی کی خبر

متی کا ۲۴ باب آیت ۱۲ میں ہے اور بادشاہت کی یہ خوشخبری ساری دنیا میں سنائی جائیگی تاکہ سب قوموں پر گواہی ہو اور اُسوقت آخر آریگا—سب لوگ جانتے ہیں کہ یہ کیسی عجیب پیش گوئی ہے کیونکہ جسوقت مسیح دنیا میں تھے اُسوقت دین عیسائی نہایت ضعیف تھا مگر بموجب اس پیش گوئی کے تمام جہان میں پھیل چلا تھوڑے سے ممالک باقی رہ گئے ہیں سو اُمید قوی ہے کہ جلد تر وہاں پر بھی کلام الہی سنایا جاوے اس اُتھارے



سو برس میں ایسی ترقی ہوئی کہ سارے جہان میں اس بادشاہت کی خوشخبری سنائی جانیکا یقین کامل ہو گیا فقط اور کون اسکا انکار کرسکتا ہی \*

## نمبر ۹ جھوٹے نبیوں کی خبر

متی کا ۲۲ باب آیت ۱۱ میں ہی اور بہت جھوٹے نبی اُٹھینگے اور بہتوں کو گمراہ کرینگے اور بیدینی پھیل جانیکے سبب بہتوں کی محبت تھنڈھی ہو جاوے گی پر جو آخر تک سہیگا وہی نجات پاویگا۔ یہہ پیش گوئی بھی پوری ہوئی اور ہوتی جاتی ہی کہ بہت سے لوگ ناحق نبوت کا دعویٰ کرچکے اور آئندہ کو بھی شاید کریں \*

## نمبر ۱۰ حواریوں کی مصیبت کی خبر

متی کا ۲۲ باب آیت ۹ تب وہ تمہیں دکھ میں حوالے کرینگے اور مارتا الینگے اور میرے نام کے سبب قومیں تم سے کینہ رکھینگی۔ یہہ بھی ہو گیا اور آج تک عیسائیوں کو دکھ دیتے ہیں یہہ بھی بڑے تعجب کی بات ہی اگر کوئی شخص زناکار یا چور یا شرابی یا ہندو یا سکھ یا فارسی یا دھرم یا برہم سبھائی یا مجوسی یا مسلمان یا بدھ وغیرہ مذہب کا ہو جاوے تو کوئی بھی اُسکو دکھ نہیں دیتا مگر عیسائی کو نہایت تکلیف و دکھ دیتے ہیں اور جو ممکن ہوتا ہی تو قتل بھی کر دیتے ہیں اسکا یہی باعث ہی کہ اُس جہان کا آدمی اس جہان کے لوگوں کو نہایت ناگوار ہی

اور آپس میں یہہ سب اسلئے خوش رہتے ہیں کہ سب ایک ہی جہان اور ایک ہی بادشاہت کے لوگ ہیں۔ اب ہم کہاں تک مسیح کی بتائی ہوئی پیش گوئیاں بیان کریں بہتر یوں ہی کہ شوقین آپ انجیل میں دیکھ لے اور مکاشفات یوحنا جو بالکل پیش گوئیوں سے مملو ہی بغور پڑھ تاکہ اُسپر مسیح کی پیش گوئیوں کا لطف کھل جاوے۔ اب ناظرین کو چاہئے کہ محمدی معجزات اور اُنکی پیش گوئیاں اور حضرت عیسیٰ کے معجزات اور اُنکی پیش گوئیاں قطع نظر اُن پیش گوئیوں کے جو توریت میں مذکور ہیں اچھی طرح ایمانداری سے مقابلہ کر کے دیکھے کہ کسکو ترجیح ہی اور کون سی بات قابل یقین ہی \* ۔

## تیسری فصل

اس امر کے بیان میں کہ اگلے نبیوں نے حضرت عیسیٰ کے حق میں کچھ خبر دی ہی یا نہیں \*

واضح ہو کہ حضرت عیسیٰ کے حق میں انبیاء سابق کے اخبار بکثرت ہیں مگر بعضے صراحتاً اور بعضے اشارتاً نہ یہہ کہ سب اشارتاً ہیں جیسے کہ مولوی رحمت اللہ کا باطل گمان ہی اور یہہ بھی ہم نہیں کہہ سکتے کہ سب پیش خبریاں صراحتاً ہیں کیونکہ بعضی خبروں میں عام الفاظ اور عام مضامین ہیں تاہم اُن نصوص کی جہت سے جو بالتصریح بیان ہوئے ہیں مسیح کے حق میں قطعی

گمان کئے جاتے ہیں اور جو خبریں اشارتاً ہیں وہ سب بسبب  
قرینہ قوی کے اُسی کے حق میں تصور کیجاتی ہیں اور چونکہ  
میزان الحق وغیرہ میں ایسی خبریں ذکر ہوچکی ہیں اور ہر  
کتاب بڑھانی منظور نہیں اس لئے صرف پتہ نشان بتلاتا ہوں جو  
صاحب کو شوق ہو ببیل میں دیکھ لیں نمبر ۱ یرمیا نبی  
کتاب باب ۲۳ کے آیت ۵ و ۶ نمبر ۲ داؤد کا ۷۲ زبور تمام نمبر  
یشعیاہ نبی کا ۹ باب آیت ۵ و ۶ نمبر ۲ یسعیاہ کا ۱۱ و ۱۲ باب  
تمام نمبر ۵ یسعیاہ کا ۲۰ باب آیت ۱ و ۱۱ نمبر ۶ یرمیا کا ۳  
باب آیت ۱۲ سے ۱۶ تک نمبر ۷ دانیال کا ۹ باب آیت ۲۲  
۲۷ تک نمبر ۸ ذکریا کا ۳ باب آیت ۸ نمبر ۹ ذکریا کا ۶ باب آیت  
۱۲ سے ۱۵ تک نمبر ۱۰ پیدایش کا ۴۹ باب آیت ۱۰ سے ۱۲ تک  
نمبر ۱۱ یسعیاہ نبی کا ۶۲ باب آیت ۱۱ سے ۱۲ تک نمبر  
حزقئیل کا ۲۱ باب آیت ۲۷ نمبر ۱۳ یسعیاہ کا ۱۲ باب آیت ۱  
۲ تک نمبر ۱۲ یسعیاہ کا ۴۲ باب آیت ۱ سے ۲ تک نمبر ۱۵ یشع  
کا ۴۹ باب آیت ۶ سے آخر تک نمبر ۱۶ یسعیاہ کا ۵۳ باب ۶  
نمبر ۱۷ میکا کا ۵ باب آیت ۲ نمبر ۱۸ یسعیاہ کا ۷ باب آیت ۴  
انکے سوا اور بہت سے مقام ہیں ان سب مقاموں کے دیکھنے  
معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان نبیوں کی معرفت ہمارے نجات  
دہندہ کا پتہ نشان بہت اچھی طرح پر بتلا دیا ہے کہ وہ کون  
پیدا ہوگا اور کسکی اولاد سے اور کسی شہر میں اور کب پیدا ہو  
اور کیا کریگا اور کس طرح پر گناہوں کا کفارہ ہوگا اور بدون اُسکے  
کوئی شخص نجات نہیں پاسکتا \*

اگر محمد صاحب شفیع گناہکاران تھے تو اُنکے حق میں انبیاء ایسی خبریں کیوں نہیں دیں کوئی نبی اُنکا ذکر بھی نہیں کرتا \*

## چوتھی فصل

مسیح کی تعلیم کے ذکر میں \*

مسیح کی تعلیم ایسی عمدہ اور پاک ہی کہ کسی بشر میں طاقت نہیں جو ایسی عمدہ تعلیم دے سکے چنانچہ اُن انجیل کے پڑھنے والوں پر جنہوں نے کشادہ تعلیم پائی ہی یہ مطلب خوب ظاہر ہی ہاں تنگ تعلیم یافتہ لوگ انجیل کو نہیں سمجھتے مگر وہ معذور ہیں \* اور بعض انجیل کی تعلیموں پر جو لوگ اعتراض کرتے ہیں اسکا باعث بھی نادانی اور جہالت ہی کیونکہ جن تعلیمات پر اعتراض ہوتا ہی وہ سب مباحث سے خارج ہیں اور اُس میں عقل کو دخل دینا حماقت ہی یعنی متشابہات پر اعتراض کرتے ہیں — اگر متشابہات پر ان لوگوں کو اعتراض کرنا جائز ہو تو ہم بھی قرآن کے متشابہات پر اعتراض کرینگے اور اُن سے اُن متشابہات کے حقیقی معنے دریافت کرینگے اگر وہ لوگ مطابق عقل کے جواب نہ دے سکیں گے تو اُنکو بموجب قاعدہ اول کے لازم ہوگا کہ عیسائیوں کے متشابہات پر بھی اعتراض کریں — مسیح کی تعلیم کے وہ مسایل جن پر اہل اسلام اعتراض کرتے ہیں اُن میں سے ایک مسئلہ تثلیث کا ہی مسلمان اسکو نہایت نامعقول بات خیال کرتے ہیں اسلئے اسکے باب میں چند سطروں کا لکھنا ضرور ہوا \*

اب ابدیت شاہ سلامت—پھر ذکر کیا کہ ۱۳ باب آیت ۷ میں ای تلوار تو میرے چڑواہے پر اُس انسان پر جو میرا ہمنما ہی بیدار ہو رہا ہے (الافواج فرماتا ہے)—پھر یہہ ہی کہ مسیح نے خود آپ کو خدا کہا ہے مٹاشغات کا پہلا باب آیت ۱۱ میں ہی میں الفا و امگا اول و آخر ہوں—پھر یوحنا کا ۱۰ باب آیت ۳۰ میں اور باپ ایک ہیں پھر یوحنا کا ۱۲ باب آیت ۹ اور متی کا ۱۹ باب آیت ۱۵ سے ۱۷ تک پھر یوحنا کا ۵ باب آیت ۱۷ سے ۲۳ تک اور پھر زبور ۲ تمام پڑھو کہ داؤد مسیح کو خدا کا بیٹا کہتا ہے—اب رہا یہہ کہ لفظ ابن کس معنے سے استعمال ہوتا ہے اسکا جواب یہہ ہی کہ جیسے مسلمان لفظ سمع و بصر و ید وغیرہ کا استعمال خدا پر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہہ سب متشابہات میں سے ہے اسی طرح عیسائی بھی لفظ ابن مسیح پر بولتے ہیں اور اس کے معنے نہیں جانتے کیونکہ متشابہات میں سے ہے اور متشابہات میں تاویل کرنی منع ہے اس لئے تاویل نہیں کرتے بلکہ اُمنّا کہتے ہیں—تیسرا اعتراض یہہ ہی کہ مسیح کفارہ ہوا اس کے کیا معنی کہ گناہ تو کوئی کرے اور سزا کوئی پاوے \* جواب یہہ ہی کہ کفارہ کی اصل فضل اور رحمت ہے کہ جس کے بغیر نجات نہیں ہوسکتی اور یہہ فضل بدون کفارہ کے صورت نہیں پکرتا ورنہ عدالت تو تہی ہے اس لئے خداوند کریم نے گناہگاروں پر رحم فرما کر یہہ صورت مقرر فرما دی ہے اور جب تک کہ یہہ صورت وقوع میں نہ آئی تھی تب تک بچھڑے یا بکرے وغیرہ کا کفارہ دنیا میں مقرر کیا تھا کیونکہ اس سے حقیقی کفارہ کا وہ نمونہ تھا اور خدا نے انبیاءوں سے یہہ بھی ابتدائی میں کہہ دیا تھا کہ آخر کو

سے بھی بعضے فرقے اہل اسلام کے تثلیث کا اقرار کرتے تھے چنانچہ غنیۃ الطالبین میں فرقہ صالحیہ کے عقاید میں لکھا ہے کہ اِن قول من قال ثلث ثلثہ لیس بکفر۔ یعنی خدا کی ذات میں تثلیث کا قایل ہونا کفر نہیں ہے \*

دوسرا اعتراض یہہ کرتے ہیں کہ یسوع مسیح کو خدا اور خدا کا اِکلوٹا بیٹا کیوں کہتے ہو۔ جواب اگلے انبیا بھی مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا مانتے تھے۔ اور مسیح نے خود بھی کہا کہ میں خدا کا اِکلوٹا بیٹا ہوں بلکہ خدا بھی ہوں۔ اور مسیح کے اِنحال مختارانہ جو خدا کو شایان ہیں اُسکی اُلوہیت پر دلالت کرتے ہیں اِن تین وجہ سے ہم اُسکو خدا اور خدا کا بیٹا مانتے ہیں اور اُسکے انکار کو کفر جانتے ہیں۔ اور واضح رہے کہ جیسے یسوع مسیح کو ہم لوگ خدائے کامل جانتے ہیں ویسے ہی اُسکو انسان کامل بھی جانتے ہیں انسانیت کے اعتبار سے وہ ابن آدم وغیرہ کہلاتا ہے اور اُلوہیت کی جہت سے ابن اللہ ہے دیکھو داؤد صاف مسیح کو خدا کہتا ہے زبور ۱۱۰ آیت اول خداوند نے میرے خدا کو کہا تو میرے دھنے ہاتھ بیٹھ جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پانوں کی چوکی کروں۔ پھر زبور ۴۵ میں آیت ۹ اے خدا تیرا تخت ابد الابد ہے \*

یہہ منادی بھی مسیح ہی کیونکہ اِسی کو کہتا ہے کہ تجھے مسیح کیا پھر یسعیاہ نبی کا ۹ باب آیت ۵ ہمارے لئے ایک فرزند تولد ہوتا اور ہم کو ایک فرزند بخشا جاتا اور سلطنت اُسکے کاندھے پر ہے اور وہ اِس نام سے کہلاتا ہے عجب مصلح خدائے قادر

اب ابدیت شاہ سلامت — پھر ذکر کیا کہ ۱۳ باب آیت ۷ میں ای تلوار تو میرے چرواہے پر اُس انسان پر جو میرا ہمتا ہی بیدار ہو رب الافواج فرماتا ہے — پھر یہ کہ ہی کہ مسیح نے خود آپ کو خدا کہا ہی مکاشفات کا پہلا باب آیت ۱۱ میں ہی میں الفا و امنا اول و آخر ہوں — پھر یوحنا کا ۱۰ باب آیت ۳ میں اور باپ ایک ہیں پھر یوحنا کا ۱۲ باب آیت ۹ اور متی کا ۱۹ باب آیت ۱۵ سے ۱۷ تک پھر یوحنا کا ۵ باب آیت ۱۷ سے ۲۳ تک اور پھر زبور ۲ تمام پڑھو کہ داؤد مسیح کو خدا کا بیٹا کہتا ہے — اب رہا یہ کہ کہ لفظ ابن کس معنے سے استعمال ہوتا ہے اسکا جواب یہ کہ ہی کہ جیسے مسلمان لفظ سمع و بصر و ید وغیرہ کا استعمال خدا پر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سب متشابہات میں سے ہی اسبطرح عیسائی بھی لفظ ابن مسیح پر بولتے ہیں اور اس کے معنے نہیں جانتے کیونکہ متشابہات میں سے ہی اور متشابہات میں تاویل کرنی منع ہے اس لئے تاویل نہیں کرتے بلکہ آمانا کہتے ہیں — تیسرا اعتراض یہ کہ ہی کہ مسیح کفارہ ہوا اس کے کیا معنی کہ گناہ تو کوئی کرے اور سزا کوئی پاورے \* جواب یہ کہ ہی کہ کفارہ کی اصل فضل اور رحمت ہے کہ جس کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی اور یہ فضل بدون کفارہ کے صورت نہیں پکرتا ورنہ عدالت توتتی ہے اس لئے خداوند کریم نے گناہگاروں پر رحم فرما کر یہ صورت مقرر فرما دی ہے اور جب تک کہ یہ صورت وقوع میں نہ آئی تھی تب تک بچھڑے یا بکرے وغیرہ کا کفارہ دنیا میں مقرر کیا تھا کیونکہ اس سے حقیقی کفارہ کا وہ نمونہ تھا اور خدا نے انبیاءوں سے یہ کہ بھی ابند امین کہنیا تھا کہ آخر کو

میں خونِ کفارہ ہونگا تب تم نجات پاسکو گے کیونکہ تمہارے کام تو سب گندے اور ناقابلِ ہیں چنانچہ موسیٰ کی کتابِ استثنا کا ۳۲ باب آیت ۲۳ میں ہی خدا اپنی زمین اور اپنی قوم کا کفارہ ہوگا۔

پھر داؤد کے ۸۵ زبور آیت ۲ میں ہی تو نے اپنے لوگوں کے گناہ بخش دیئے تو نے انکی سب خطائیں چھپا دالیں۔ پھر ۱۹ زبور آیت ۱۲ خداوند میرا چٹان اور میرا فدیہ دین والا ہے۔ پھر یسعیاہ کا ۵۳ باب آیت ۴ سے ۱۲ تک۔ یقیناً اُس نے ہماری مشقتیں لے لیں اور ہمارے غموں کا بوجھ اُٹھا لیا اور ہم نے اُسکی قدر اتنی جانی کہ وہ خدا کا مارا کوتا اور ستایا گیا ہے پر وہ ہمارے گناہوں کے لئے گھائل کیا گیا اور ہماری بدکاریوں کے لئے کچلا گیا اور ہماری سلامتی کے لئے اُسپر سیاست ہوئی اور اُسکے کو قتل ہونے سے ہم چنگے ہوئے ہم سب بھیڑونکی مانند بھٹک گئے ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا اور خداوند نے ہم سبھونکی بدکاری اُسپر لادی وہ مظلوم تھا اور غمزدہ تو بھی اُس نے اپنا منہ نہ کھولا وہ جیسے بڑے جسے ذبح کرنے لیجاتے ہیں اور جیسے بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے بیڑبان ہی اُس طرح وہ اپنا منہ نہ کھولتا ایذا دیکے اور اُسپر حکم کر کے وہ اُسے لیگئے پر کون اُسکے دودمان کا بیان کریگا وہ زندوں کی زمین سے کات ڈالا گیا میری گروہ کے گناہوں کی خاطر اُسپر مار پڑی اُسکی قبر بھی شہروں کے درمیان تھہرائی گئی تھی پر اُسکی موت میں وہ دولت مندوں کے ساتھ ہوئی اُس نے کسی طرح کا ظلم نہ کیا اور اُسکے منہ میں ہرگز چول نہ تھا لیکن خداوند کو پسند آیا کہ اُسے کچلے اُس نے اُسے غمگین کیا جب اُسکی جان گناہ کے لئے گدرا نی



چارے تو وہ اپنی نسل کو دیکھینگا اُسکی عمر دراز ہوگی اور خدا کی مرضی اُسکے ہاتھ کے وسیلہ برآویگی وہ اپنی جان کے دردوں کا حاصل دیکھکر سیر ہوگا اپنی معرفت سے میرا صادق بندہ بہتوں کو راستہ تیراویگا کیونکہ وہ اُنکی بدکاریاں اپنے اُوپر اُٹھا لیگا اِسلئے میں اُسے بزرگوں کے ساتھ ایک حصہ دونگا اور وہ لوٹ کا مال زور آورونکے ساتھ بانٹ لیگا کہ اُسنے اپنی جان موت کے لئے سپرد کی اور وہ گنہگاروں کے درمیان شمار کیا گیا اور اُسنے بہتوں کے گناہ اُٹھا لئے اور گنہگاروں کی شفاعت کی۔ پھر دانیال کا ۹ باب آیت ۲۶ میں کہتا ہے کہ ستر + ہفتوں کے بعد مسیح قتل کیا جاوے گا پر نہ اپنے لئے \* الغرض کفارہ پر اعتراض کرنا و اہیات اور موجب نادانی ہی وہ دو اعتراض یعنی تثلیث و اُلوہیت کا متشابہات میں سے ہیں اُنکے باب میں جسقدر انسان کے لئے سمجھنا چاہئے بیان کیا گیا سواہ اُنکے اور کوئی تعلیم حضرت مسیح کی قابل اعتراض نہیں بلکہ موجب تحیر اور من جانب اللہ ہونے کی حجت کامل ہی محمدی تعلیم کے موافق ناقص نہیں ہی فقط \*



## خاتمہ

بعض خصوصیات انجیل مقدس میں ایسے پائی جاتی ہیں کہ

+ دانیال مسیح سے ۴۹۰ برس پیشتر دنیا میں تھا پس ایک ہفتہ برابر ہی سات برس کے اور ۷۰ + ۷ = ۴۹۰ برس کے \*

اُسکے من جانب اللہ ہونے کی دلائل تھہرتی ہیں اور کسی مذہب کی کتاب میں وہ خصوصیات پائی نہیں جاتی چنانچہ ذیل میں درج کرتا ہوں اور ذیل اُنکے ثبوت کی صرف اپنا تجربہ اور صداہا علما و فضلا کا تجربہ جو بلا تعصب طالب حق گذرے، ہیں اور اب بھی موجود ہیں \*

پہلی خصوصیت—جو جو حقائق و معارف کی باتیں کہ بیدانت اور تصوف سے نہایت دقت اور مشقت کے بعد حاصل ہوتی ہیں اور پھر بھی طبیعت انسانی میں کشادگی و اطمینان پیدا نہیں کرتی وے سب بلا مشقت و دقت بہت سہولیت سے خدا کے سچے طالب کو انجیل مقدس سے حاصل ہو جاتی ہیں اور اُنپر بھروسہ کرنے کے لئے انبیاء سابقین کی ایسی گواہی ملتی ہے کہ وہ عقاید انسان کو عین الیقین و حق الیقین کے مرتبہ میں پہنچا دیتے ہیں انجیل کے پڑھنے سے آدمی اپنی حالت اور خدا کے جلال و کمال کا منصب بقدر امکان اور اپنی نجات کا طریقہ حاصل کر سکتا ہے بشرطیکہ سچی طلب پیدا کرے یہ بات کسی کتاب میں نہیں قرآن میں بھی ہرگز نہیں پائی جاتی بلکہ اسکا خلاف وہاں سے حاصل ہوتا ہے \*

دوسری خصوصیت—انجیل کا لکھوانیوالا ضرور عالم الغیب ہے کیونکہ ہر انسان کے دل کا بید بیان کرتا ہے اور ایسی تقریر کرتا ہے کہ روح مضطرب کو تسکین و تسلی پیدا ہوتی ہے اور نجاست باطن سے دلو صاف کر کے صفائی حقیقی بخشتا ہے \*

تیسری خصوصیت—انجیل کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ جسکا

یہہ کلام ہی اُسکے دل میں دغا بازی اور غرضِ نفسانی ذرا سی بھی نہیں ہی بالکل سچا اور پاک رحیم خدا ہی بخلاف قرآن کے کہ اُسکی عبارت سے دھوکھا دھی اور متکلم کے دل کا کپت ظاہر ہوتا ہی \*

چوتھی خصوصیت—انجیل بے تعصب انسان کے دل کو مبدل کر دیتی ہی چنانچہ بڑے بڑے سرکش فاسق فاجر متکبر لوگ انجیل کے سبب حلیم رحیم مسکین نیک طینت ہو گئے ہیں اور آج تک ہوتے جاتے ہیں قرآن میں یہہ بات نہیں ہی ہم نے تو بیس برس تک بڑے پیار سے سمجھتے بوجھتے پڑھا پھر یہہ بات نہ دیکھی اور کسی مسلمان میں یہہ تبدیل دل دیکھنے میں نہ آیا بلکہ وہی نفسانیت اور غصہ اور تعصب اور وہی دل موجود رہتا ہی اگرچہ کیسا ہی کامل مسلمان ہو \*

پانچویں خصوصیت—جو آدمی بلا تعصب محض طالب حق ہو کر انجیل و قرآن وغیرہ کو دیکھتا ہی فوراً انجیل پر ایمان لے آتا ہی قرآن کے ساتھ آج تک یہہ معاملہ تجربہ میں نہ آیا اسلئے ناظرین کی خدمت میں التماس ہی کہ بندہ نے محض دوستی اور خیر خواہی کی راہ سے یہہ رسالہ لکھ دیا آپ بھی خدا کے خوف کے ساتھ بلا تعصب اسکو پڑھیں اور انصاف کریں اس چند روزہ زندگی کے واسطے خداوند کو ناراض نہ کریں بلکہ حق و باطل میں تمیز کر کے راہِ راست اختیار کریں اور شیطان کے دھوکھوں سے بچیں اور میں تو اس رسالہ کو دعا پر ختم کرتا ہوں—ای خداوند کریم جہان کے پروردگار ہم گنہگار اور نادان ہیں تیری تلاش میں سرگردان

پڑتے ہیں تو جانتا ہی کہ ہمارے دل میں صرف تیرے ہی ملنے  
 کی خواہش ہی تو مہربانی کر کے ای رحیم خدا آپ ہمارا رہبر  
 ہو جا اور اپنا سچا دین جس سے تو راضی ہی سب پر منکشف  
 کر دے تا کہ سب آدمی عذاب ابدی سے نجات پاویں اور ہمیشہ  
 تیری ستائش کریں اور قیامت کے دن عدالت میں تو ہم سب سے  
 راضی ہو آمین یا رب العالمین \*

تمام شد \*

## فہرست کتاب

صفحہ سے صفحہ تک

مضمون

۲ سے ۱	.....	دیباچہ
۳ سے ۱	.....	خداوند کی حمد و مہر لکھنے کی سرگزشت۔ سبب تالیف کتاب
۳ سے ۳	.....	چھ قواعد جن کا ماننا تحقیق حق کے لئے واجب ہے

## مقدمہ

۱۹ سے ۲	.....	تخریف کے بیان میں کہ وہ کیا چیز ہے اور قرآن میں اُس کا ذکر آیا ہے اور بموجب اُس کے کتب مقدسہ میں ہوئی ہے یا نہیں
۹ سے ۵	.....	ترجموں کے اختلاف سے اصل کتاب محرف نہیں ہو سکتی
۷ سے ۶	.....	توریت کے عدم تخریف کی دلیل
۱۲ سے ۷	.....	اعجاز عیسوی کے مقصد سیوم کی پہلی فصل کا مختصر و شافی جواب
۱۲ سے ۱۲	.....	اعجاز عیسوی کے مقصد سیوم کی دوسری فصل کا مختصر و شافی جواب
۱۸ سے ۱۸	.....	اعجاز عیسوی کے مقصد سیوم کی تیسری فصل کا مختصر و شافی جواب
۱۹ سے ۱۸	.....	اعجاز عیسوی کے مقصد سیوم کی چوتھی فصل کا مختصر و شافی جواب

## باب اول

محمد صاحب کی نبوت کی تحقیقات کے بیان میں  
کہ آیا وہ خدا کی طرف سے رسول تھے یا نہیں ... ۱۹ سے ۱۱۳

اس امر کا بیان کہ محمد صاحب کا کیا دعویٰ ہے  
اور حضرت عیسیٰ کا کیا دعویٰ ہے — اور چار علامتوں  
یعنی معجزہ — پیشگوئی — پیش خبری — عمدہ تعلیم  
کا بیان کہ بدون ان علامات کے شفیع ثابت نہیں  
ہو سکتا — اگرچہ محض نبی میں ان چار علامات  
کا اجتماع ضرور نہیں پر شفیع میں واجبات سے  
ہی — محمد صاحب میں یہ چار علامات موجود  
نہ تھیں جیسے کہ حضرت مسیح میں ثابت ہیں ... ۱۹ سے ۵۹

فصل اول — محمدی معجزات کی تحقیقات میں اور  
یہ کہ محمد صاحب کوئی معجزہ لیکر خدا  
کی طرف سے نہیں آئے تھے صاف قرآن سے

ثابت ہے ..... ۲۳ سے ۲۲  
فصاحت و بلاغت کے معجزہ کا رد ..... ۲۲ سے ۳۳  
شق القمر کے معجزہ کا رد ..... ۳۳ سے ۳۵  
معراج کے معجزہ کا رد ..... ۳۹  
فرشتوں کی فوج کے معجزہ کا رد ..... ۳۹ سے ۳۷  
خاک دالنے کے معجزہ کا رد ..... ۳۸

محمد صاحب نے خود قرآن میں اقرار کیا ہے کہ  
مجھے خدا نے معجزے دیکر نہیں بھیجا ..... ۳۹ سے ۲۲

- فصل دوسری۔ محمد صاحب کی دس پیشگوئیوں  
کے دن میں جو کہ مولوی رحمت اللہ نے  
ازالۃالارہام میں لکھی ہیں اور پیشگوئی کے معنی ۲۲ سے ۲۸
- فصل تیسری۔ اس بیان میں کہ کسی نبی سابق نے  
محمد صاحب کی خبر نہیں دی اور ۲۳  
خبریں جو توریت و انجیل سے نکال کر مولوی  
رحمت اللہ نے ازالۃالارہام میں بیان کی ہیں  
انکے معنی مولوی صاحب نے نہیں سمجھے ... ۲۸ سے ۸۳
- فصل چوتھی۔ محمد صاحب کی تعلیم کے بیان میں  
یعنی اسبات کا ذکر کہ انکی تعلیم خراب تھی ۸۳ سے ۱۰۷
- عمدہ تعلیم کسکو کہتے ہیں ..... ۸۳ سے ۸۴
- اس امر کا بیان کہ محمدی تعلیم سے ہماری کیا مراد  
ہی۔ تعلیم مشترکہ دو وجہ سے تعلیم محمدی نہیں  
ہوسکتی اور اس امر کا ثبوت کہ اچھی اچھی باتیں  
توریت و انجیل سے چوری ہو کر قرآن میں درج  
ہوئی ہیں چنانچہ خود قرآن اور اُسکی معتبر  
تفسیروں سے ثابت ہو گیا ہی ..... ۸۴ سے ۸۷
- پہلا اعتراض تعلیم محمدیہ پر بابت عورتوں کے کہ کیا کیا  
واہیات انہوں نے کیا جو لایق نہ تھا ..... ۸۷ سے ۱۰۷
- دوسرا اعتراض۔ محمد صاحب نے بہشت کا بیان  
محض غلط اور سب انبیاء کے برخلاف قرآن میں  
ذکر کیا ہی ..... ۱۰۸ سے ۱۰۹
- تیسرا اعتراض جہاد کی تعلیم اچھی نہیں۔ اور لوت  
کا مال جمع کرنے کے واسطے یہہ تعلیم انہوں نے قرآن  
میں درج کیا تھی ..... ۱۰۹ سے ۱۱۲

چوتھا اعتراض—ساری محمّدی تعلیم جسمانی و مجازی  
 ہی روحانی تعلیم ایک بھی اُنہوں نے نہیں بتائی  
 اور جو کوئی روحانی بات قرآن میں لکھی ہو وہ  
 ببیل ہے چوری کر کے لکھی گئی ہی ..... ۱۱۲ سے ۱۱۳

## باب دوم

اس بیان میں کہ آیا دین عیسائی کونسی دلیلوں سے  
 حق ثابت ہوا ..... ۱۱۳ سے ۱۳۳  
 فصل اول مسیح کے ۱۲ معجزوں کا ذکر ..... ۱۱۲ سے ۱۲۱  
 فصل دوسری مسیح کی دس پیشگوئیوں کا ذکر ... ۱۲۱ سے ۱۲۶  
 فصل تیسری مسیح کے حق میں اعلیٰ نبیوت کی پیش  
 خبری کی فہرست ..... ۱۲۶ سے ۱۲۷  
 فصل چوتھی مسیح کی عمدہ تعلیم کا ذکر ..... ۱۲۸ سے ۱۳۳  
 تثلیث کے اعتراض کا مختصر جواب ..... ۱۲۹ سے ۱۳۰  
 مسیح کو خدا کا بیٹا کیوں کہتے ہیں اسکا جواب ... ۱۳۰ سے ۱۳۱  
 کفارہ پر جو اعتراض کرتے ہیں اُسکا جواب ..... ۱۳۱ سے ۱۳۳

## خاتمہ

پنچ روحانی خصوصیات جو انجیل میں ہیں اور قرآن  
 وغیرہ کسی کتاب میں ہرگز نہیں پائی جاتی ..... ۱۳۳ سے ۱۳۶







